

هُوَ الْفَتْحُ الْعَلِيُّ

مَا لِي أَرَاكُمْ رافِعِيْ إِيْدِيْكُمْ كَانَهَا  
أَذْنَابَ خَيْلٍ شَمْسٌ اسْكَنْنَا فِي الصَّلَوةِ  
(سلم شریف)

# لَوْزُ الصَّبَّاج

صَدَقَةٌ

فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بَعْدَ الْإِفْتَاحِ

تَأْلِيف

مَنَاظِرِ إِسْلَامٍ

مولانا حافظ محمد جبیری اللہ ڈیروی

سابق استاذ الحدیث نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ناشر

جامعة اسلامیہ جبیریہ العلوم بلال آباد ڈیرویہ اسماعیل خان

|                          |  |
|--------------------------|--|
| نام کتاب                 | نور الصیاح فی ترك رفع اليدین بعد القتل |
| مصنف                     | مولانا حافظ جبیب اللہ طریقی            |
| سوق                      | سید ابو حسین نفیس رقم مظلہ             |
| کتابت                    | محمد امان اللہ قادری                   |
| تعداد                    | ایک ہزار                               |
| مطبع                     | _____                                  |
| ناشر                     | _____                                  |
| قیمت                     | _____                                  |
| طبع سوم مع ترمیم و اضافہ | ۱۳۲۱ھ، سمیرت                           |

## ملنے کے پتے

— ناظم ادارہ نشر و اشاعت نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

— مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

— مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور

— مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار اول پنڈی

— مکتبہ احاقیہ جونا مارکیٹ کراچی



# فہرست ضمایں

| نمبر | ضمائیں                                | نمبر | صفحہ | صفحہ | ضمائیں                                 |
|------|---------------------------------------|------|------|------|--|
| ۱    | پیش لفظ                               | ۱۱   | ۹    | ۱۱   | بیک رفع الیین کے دلائل غیر مقلدین      |
| ۲    | مقدمة الکتاب                          | ۱۲   | ۱۴   | ۱۲   | کے بزرگوں کے ہاں صحیح ہیں              |
| ۳    | مقدمة خیج دوہر                        | ۱۳   | ۱۸   | ۱۸   | عنفیوں کیلئے دعا و مضرت ناجائز ہے      |
| ۴    | سالمیتیہ منورہ                        | ۱۴   | "    | "    | شاہ اسماعیل نے رفع الیین سے درجع کی    |
| ۵    | غیر مقلدین کے دھرمنے محفوظ رہا ہے     | ۱۵   | ۱۹   | ۱۵   | غیر مقلدین کے سوا کوئی مذہب بھی        |
| ۶    | "                                     | ۱۶   | "    | "    | امام البر خیفہ رفع الیین سے منع کرتے   |
| ۷    | "                                     | ۱۷   | "    | "    | تھے اور امام محمد ترک رفع الیین پر عمل |
| ۸    | مولوی گھر جاگہی غیر مقلدہ کا فتویٰ کر | ۱۸   | ۲۰   | ۱۸   | رفع الیین کے ذکر نہیں نماز باطل ہے     |
| ۹    | "                                     | ۱۹   | "    | "    | امام دیکھ امام البر یوسف بھی ترک       |
| ۱۰   | رفع الیین کرنے تھے                    | ۲۰   | ۲۱   | "    | رفع الیین کرنے نماز باطل ہے            |
| ۱۱   | اغر رفع الیین عند الافتتاح صحیح چھڑا  | ۲۱   | ۲۲   | ۲۱   | امام ابراہیم امام حسن بن صالح حدث      |
| ۱۲   | "                                     | ۲۲   | "    | "    | اسحق بن ابی اسرائیل بھی ترک فرمکے      |
| ۱۳   | غیر مقلدین کا ایک اور دھرک            | ۲۳   | ۲۳   | ۲۳   | پر عمل کرتے تھے                        |
| ۱۴   | غیر مقلدین کا ایک اور دھرک            | ۲۴   | "    | "    | امام حسن بن زید امام زفر امام مذاہ     |

| صفہ | ضد ایونٹ   | نمبر | صفہ | ضد ایونٹ  | نمبر |
|-----|--|------|-----|---|------|
| ۳۴  | تابعی بھی ترک رفع الیدين کرتے تھے  | ۳۳   | "   | بھی ترک رفع الیدين کرتے تھے                                     | "    |
| ۳۵  | حضرت شیخہ تابعی بھی ترک رفع میں کرتے تھے                                       | ۳۶   | "   | تمام فقہا کا ترک رفع الیدين پر اجماع                            | ۱۹   |
| ۳۶  | حضرت ابا الحاق سیفی تابعی " " " " " "  | ۳۷   | "   | تمام اہل کوفہ کا ترک رفع الیدين پر اجماع                        | ۲۰   |
| ۳۷  | حضرت عبار بن زبیر تابعی " " " " " "  | ۳۸   | "   | حافظ ابن حجر کی تین غلطیاں                                      | ۲۱   |
| ۳۸  | حضرت علی و حضرت ابن سعدؓ کے تمام اصحاب کا ترک رفع الیدين پر اجماع              | ۳۹   | "   | علامہ بن عبد البر مالکی بھی رفع میں شکستہ                       | ۲۲   |
| ۳۹  | امام مالک بھی ترک رفع میں کرتے تھے   | ۴۰   | "   | حافظ ابن حجر کی ایک اور غلطی                                    | ۲۳   |
| ۴۰  | امام مالک کے دور میں اہل مدینہ منورہ کا ترک رفع الیدين پر اجماع تھا            | ۴۱   | "   | امام اسیل فرماتے ہیں کہ رفع الیدين کے فعل سے نماز کو بچایا جائے | ۲۴   |
| ۴۱  | یصحح ابو عوانہ میں صحیحین کی بعض اوصوڑی روایتوں کو مکمل طور پر بیان کیا گیا ہے | ۴۲   | "   | امام اسیل فرماتے ہیں کہ رفع الیدين کے فعل سے نماز کو بچایا جائے | ۲۵   |
| ۴۲  | حضرت ابن عمرؓ سے رفع الیدين کی روایت " " " " " "                               | ۴۳   | "   | مالکیہ کے اہل رفع الیدين کروہ ہے                                | ۲۶   |
| ۴۳  | سفيان ثوریؓ بھی رفع میں نہ کرتے تھے  | ۴۴   | "   | سفيان ثوریؓ بھی رفع میں نہ کرتے تھے                             | ۲۷   |
| ۴۴  | حضرت ابرہیم سیفی تابعی " " " " " "   | ۴۵   | "   | حضرت ابرہیم سیفی تابعی " " " " " "                              | ۲۸   |
| ۴۵  | حضرت عبدالرحمن بن ابی سلیلؓ " " " " " "  | ۴۶   | "   | قاضی شرکانیؓ ایک غلطی   | ۲۹   |
| ۴۶  | قاضی شرکانیؓ ایک غلطی  | ۴۷   | "   | اہم شعبی تابعی بھی رفع الیدين نہ کرتے تھے                       | ۳۰   |
| ۴۷  | دیل ۲ مدونہ کبری سے  | ۴۸   | "   | اہم شعبی تابعی بھی رفع الیدين نہ کرتے تھے                       | ۳۱   |
| ۴۸  | (لطیفہ)  | ۴۹   | "   | اعلامہ سید ابوالرشادؒ کا ترک رفع الیدين کے منکریں کو چلنے       | ۳۲   |
| ۴۹  | دیل ۳ خلافیات سیفی کے حوالے اس روایت کا اعتراض اور اس کا جواب                  | ۵۰   | "   | حضرت اسود تابعی و حضرت علقمؓ کی حفت غلطی                        | ۳۳   |

| مبلغار | صناہنے                                   | صفہ | نمبر شار | صناہنے                                     | صفہ |
|--------|--|-----|----------|--|-----|
| ۵۰     | حافظ ابن حجرؓ کے کرشمے                   | ۶۹  | ۶۸       | محمد بن حضرت سے اسکی تیبیع                 | ۹۰  |
| ۵۱     | شیخ محمد عابدؓ حضرت میرزا منورہ کا فیض   | ۶۸  | ۶۹       | غیر مقلدین کے بندگوں سے اس روایت           | ۹۱  |
| ۵۲     | دلیل ۵ بحوالہ نصب الائیہ                 | "   | "        | کی تیبیع                                   | ۹۰  |
| ۵۳     | اس روایت پر اعتراض و اسکا جواب           | ۶۸  | ۷۰       | (الطیف)                                    | ۹۵  |
| ۵۴     | دلیل ۶ بحتم طبرانی سے                    | "   | "        | عاصم بن کلیبؓ پر جرح اور اس کا جواب        | ۹۰  |
| ۵۵     | اس روایت پر اعتراض اور اس کا جواب        | ۷۰  | ۷۱       | جواب روپری صاحب کی اکیت زبرد غلطی          | ۹۸  |
| ۵۶     | حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فتویٰ کتبخانہ   | ۷۱  | ۷۳       | اس روایت پر دوسرا اعتراض                   | ۹۹  |
| ۵۷     | خشوع نماز کے خلاف ہے                     | ۷۲  | ۷۲       | مولوی محمد جوناگر طحی غیر مقلد کی ضرولی بڑ | ۱۰۰ |
| ۵۸     | دلیل ۷ موطأ محمد سے                      | "   | "        | ترمذی میں ترک رفع یہ دین کے باب کا         | ۱۰۱ |
| ۵۹     | دلیل ۸ حضرت ابو ہریرہؓ سے                | ۷۳  | ۷۲       | ثبوت                                       | "   |
| ۶۰     | دلیل ۹ حضرت ابو الکاشھیؓ سے              | ۷۰  | ۷۲       | ترمذی کی روایت میں حسنؐ کے ساتھ تصحیح      | "   |
| ۶۱     | دلیل ۱۰ حضرت جابر بن سمرة سے             | ۷۶  | ۷۰       | کا ثبوت                                    | "   |
| ۶۲     | دلیل ۱۱ امریل تیکٹ خلائقیہ بیہقی سے      | ۷۹  | ۷۰       | حافظ ابن حجرؓ کی اکیت زبرد غلطی            | ۱۰۲ |
| ۶۳     | دلیل ۱۲ حضرت ابن سعوؓ سے                 | ۸۲  | ۷۸       | امام بخاریؓ کا رواۃ سے برداڑ               | ۱۰۸ |
| ۶۴     | دلیل ۱۳ حضرت امام البغیفؓ سے             | ۸۳  | ۷۹       | اس حدیث پر اعتراض                          | ۱۱۲ |
| ۶۵     | دلیل ۱۴ حضرت ابن مبارکؓ کے مکالمہ        | ۸۰  | ۷۰       | کا رفع الیہ دین کے بارے مکالمہ             | ۱۱۳ |
| ۶۶     | امام بخاریؓ کی غلطی                      | ۸۱  | ۷۰       | امام بخاریؓ کی غلطی                        | ۱۱۴ |
| ۶۷     | دلیل ۱۵ حضرت عبداللہ بن مبارکؓ کی جرح کے | ۸۲  | ۷۰       | اصل محل کی تعین                            | ۱۲۰ |
| ۶۸     | امام ابن دقیق العیدؓ کی طرف جرح کا جواب  | ۸۸  | ۸۳       | صاحب مشکوہ کے چند ادھام                    | "   |
| ۶۹     | دلیل ۱۶ ابن سعوؓ سے                      | ۸۹  | ۸۳       | اس حدیث پر اعتراض اور غیر مقلدین           | ۱۲۲ |

| نمبر | مضامینے صفر   | نمبر | صفر                                      | مضامینے                                       |
|------|---|------|--|---|
| ۱۴۵  | عرفات کے موخر پر جمیع بین الصلة کا جواہر                                      | ۹۸   | ۱۲۲                                      | ۸۵ اس حدیث پر اعتراض رہ                       |
| ۱۴۶  | دلیل ۱۳ حضرت ابن مسعود سے جس پر<br>ابن مبارک کی جرح مشورہ ہے                  | ۹۹   | ۰  | ۸۶ شیخ ابن عربیؒ کا ذکر                       |
| "    | علام عبد العزیزؒ کی غلطی  | ۱۰۰  | ۱۲۶                                      | ۸۷ اس حدیث پر اعتراض رہ                       |
| ۱۴۷  | دلیل ۱۴ حضرت ابن مسعود سے ~   | ۱۰۱  | ۱۲۲                                      | ۸۸ " " " "                                    |
| ۱۴۸  | محمد بن جابر بیانی پر جرح اور اس کا جواب<br>ابن جوزیؒ کا احادیث بنویں سے برآؤ | ۱۰۲  | ۱۲۸                                      | ۸۹ غیر مقلدین حضرات کے ہاں صحیحین میں بعض     |
| "    | قدیمی شرکانیؒ کا  | ۱۰۳  | ۰  | حدیثیں ضعیفہ ہیں                              |
| ۱۵۰  | قاضی شرکانیؒ کا   | ۱۰۴  | ۰  | ۹۰ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اگر صحیحین کی روایت |
| ۱۵۱  | محمد شاہ بن ابی اسرائیلؒ ابن جابرؒ  | ۱۰۵  | ۰  | پرمحدثین کرامؑ کی تنقید ہو جائے تو وہ         |
| "    | کی روایت پر عمل کرتے ہیں  | "    | "  | روایت صحیحین کی رسمیت اور حیاری حدیث          |
| "    | امام بخاریؒ کی بے چینی  | ۱۰۶  | ۰  | شمارہ کی جائے گی۔                             |
| ۱۵۲  | دلیل ۱۵ حضرت ابن مسعود سے بطریق   | ۱۰۷  | ۱۲۰                                      | ۹۱ اس حدیث پر اعتراض رہ جس میں غیر            |
| ۱۵۳  | امام ابوحنیفہؓ  | ۰    | "  | مقلدین نے حضرت ابن مسعود پر غلط               |
| "    | مولانا مبارک پوریؒ کا مند عظم کے  | ۱۰۸  | ۰  | اعتراض کہتے ہیں                               |
| ۱۵۴  | باقر سے مرفق  | "    | ۱۲۳                                      | ۹۲ معذہ میں وفات حضرت ابن مسعودؓ کے           |
| "    | حضرت امام ابوحنیفہؓ تابعی تھے   | ۱۰۹  | ۰  | ۹۳ ہاں قرآن میں سے ہیں                        |
| "    | دلیل ۱۶ حضرت برادر بن عازبؓ   | ۱۱۰  | ۰  | بعض روایات کا ذکر جن میں حضرت ابن             |
| ۱۵۵  | یزید بن ابی زیاد کوفیؓ پر جرح اور<br>اس کی توثیق                              | ۱۱۱  | ۰  | ۹۴ مسعودؓ کی طرف غلط نسبت کی گئی ہے           |
| "    | قطنی شرکانیؒ و مبارک پوریؒ کی سخت غلطی  | ۱۱۲  | ۱۲۲                                      | ۹۵ قرآنؓ کی غلطی کا جواب                      |
| ۱۵۶  | تطبیقی کا جواب  | ۰    | ۹۶ دو مقدموں کے درمیان بھڑے ہو نکال جواب | ۹۷ دو مقدموں کے درمیان بھڑے ہو نکال جواب      |
| ۱۵۷  | اس حدیث پر اعتراض رہ  | ۱۱۳  | ۰  | ۹۸ دو مقدموں کے درمیان بھڑے ہو نکال جواب      |

| مکار | ضایعہ                                   | مکار | ضایعہ                                   | مکار | ضایعہ |
|------|---|------|---|------|-------|
| ۱۱۳  | دلیل مٹا حضرت برادر سے                  | ۱۸۲  | حدیث تاجر البحرين بھی صحیح ہے           | ۱۶۲  | ۱۲۲   |
| ۱۱۴  | محمد بن عبدالرحمن بن ابی سلیل ثقہ ہیں   | ۱۸۳  | حفیظ مذہبیک دشن وجوہ ترجیح              | ۱۲۲  | "     |
| ۱۱۵  | دلیل مٹا حضرت عبداللہ بن زبیر سے        | ۱۸۹  | الباب الثالث                            | ۱۲۵  | ۱۲۲   |
| ۱۱۶  | آثار حضرات صحابہ کرام                   | ۱۸۰  | رفع الیدين کی زبردست دلیل جو اصل        | ۱۲۶  | "     |
| ۱۱۷  | اثر ماحضرت صدیق اکابر و حضرت عمر        | ۱۸۱  | میں ترک رفع الیدين کی دلیل ہے           | "    | "     |
| ۱۱۸  | فاروقی رفع الیدين نہ کرتے تھے           | ۱۸۲  | اس کے چڑھے جوابات                       | ۱۲۶  | "     |
| ۱۱۹  | اثر مٹا                                 | ۱۹۹  | دلیل مٹا حضرت علی بن نے سے              | ۱۲۸  | "     |
| ۱۲۰  | صحابہ کرام کا ترک رفع الیدين پر جامع    | ۱۸۰  | اس کا جواب کر عبدالرحمن بن ابی الزنار   | ۱۲۹  | "     |
| ۱۲۱  | لطیفہ                                   | ۱۸۱  | ضعیفت ہے                                | "    | "     |
| ۱۲۲  | انکار تقلید کے نتائج                    | ۱۸۲  | فرشته رفع الیدين کرتے ہیں یہ روایت      | ۱۲۳  | "     |
| ۱۲۳  | اعتراض اور اس کا جواب                   | ۱۸۳  | موضوع ہے                                | "    | "     |
| ۱۲۴  | اثر مٹا حضرت عثمان                      | ۱۸۱  | دلیل مٹا حضرت ابو الحمید ساعدیہ نے سے   | ۱۲۱  | "     |
| ۱۲۵  | اثر مٹا حضرت علی رفع الیین نہ کرتے تھے  | ۱۸۲  | اس کی سند میں عبدالحمید بن جعفر ضعیف ہے | ۱۲۲  | "     |
| ۱۲۶  | اثر مٹا حضرت ابن عمر سے                 | ۱۸۴  | محمد بن شرود بن عطاء کا حضرت ابو قاتلہ  | ۱۲۴  | ۱۲۵   |
| ۱۲۷  | امام بخاری کا ابو بکر بن عیاش پر اعتراض | ۱۸۵  | سے سامنے نہیں ہے                        | "    | "     |
| ۱۲۸  | ادم صحیح بخاری میں اس سے احتیاج         | ۱۸۳  | جناب روپری صاحب کی بے علمی              | ۱۲۳  | "     |
| ۱۲۹  | حضرت ابن عمر سے دو شاہراو حضرت          | ۱۸۰  | دلیل مٹا حضرت عبداللہ بن زبیر سے        | ۱۲۵  | "     |
| ۱۳۰  | ابوسعید خدری کا عمل                     | ۱۸۱  | اس کی سند میں ابن لہیج ضعیف ہے          | ۱۲۶  | "     |
| ۱۳۱  | مولوی محمد غیر مقلد کا اعتراض           | ۱۸۲  | دلیل مٹا حضرت ابن عباس سے               | ۱۲۷  | "     |
| ۱۳۲  | اور اس کا جواب                          | ۱۸۳  | اس کی سند میں عمر بن رباح درجال ہے      | ۱۲۸  | "     |
| ۱۳۳  | اثر مٹا حضرت ابن سعید سے                | ۱۸۴  | نصرین کثیر سعدی ضعیف ہے                 | ۱۲۹  | "     |

| نمبر شمار | صخو | مضامینے  | نمبر شمار | صخو   | مضامینے |
|-----------|-----|--|-----------|---|---------|
| ۲۲۶       | ۱۷۰ | دلیل ۱۲ حضرت جابر رضے سے<br>یہ روایت موقوف ہوئے کے علاوہ | ۲۲۳       | دلیل ۱۲ حضرت جابر رضے سے<br>ابا یحیم بن طحان کی یہ روایت محدثین " " | ۱۵۰     |
| "         | ۱۷۱ | کرام کے ہال بے اصل ہے                                    | "         | "   | ۱۵۱     |
| ۲۲۸       | ۱۷۲ | دلیل ۱۲ حضرت عمر بن خطاب سے                              | ۲۱۵       | دوسرے ادی موسی بن مسعود بھی ضعیف ہے                                 | ۱۵۲     |
| "         | ۱۷۳ | یہ روایت رفع یہین میں غیر واضح ہے                        | "         | حافظ ابن حجر رضی کی توثیق کا حال                                    | ۱۵۳     |
| ۲۲۹       | ۱۷۴ | دلیل ۱۲ حضرت مالک بن حوریث سے                            | "         | " کے ہاں قصہ غرائیق   | ۱۵۵     |
| "         | ۱۷۵ | اس کے دو چوب اور رفع یہین                                | "         | العلیٰ صحیح ہے  |         |
| "         | ۱۷۶ | فی السجدوں کے منکرین کا رد                               | ۲۱۶       | دلیل ۱۲ حضرت عمر رضے سے   | ۱۵۶     |
| ۲۳۰       | ۱۷۷ | حافظ ابن حجر رضی علامہ سید کشمیری رضی کی عنصری           | "         | جو اب یہ روایت بناؤٹی ہے  | ۱۵۷     |
| ۲۳۱       | ۱۷۸ | اذان کی دعائیں والدرجۃ الرفیعة                           | ۲۱۷       | دلیل ۱۲ حضرت صدیق اکبر رضے سے                                       | ۱۵۸     |
| "         | ۱۷۹ | کا مضبوط ثبوت  | "         | اس حدیث میں تین خرابیاں ہیں   | ۱۵۹     |
| ۲۳۲       | ۱۸۰ | دلیل ۱۲ حضرت واکل بن حجر سے                              | ۲۱۹       | جناب گھر حاکمی صاحب کی بناوٹی بات                                   | ۱۶۰     |
| "         | ۱۸۱ | دلیل ۱۲ حضرت معاذ بن جبل سے                              | "         | دلیل ۱۲ حضرت معاذ بن جبل سے   | ۱۶۱     |
| "         | ۱۸۲ | اس کے تین جوابات   | "         | یہ روایت مو صنوع ہے   | ۱۶۲     |
| ۲۳۶       | ۱۸۰ | اعرابی کی روایت مجہول ہے                                 | ۲۲۰       | دلیل ۱۲ حضرت ابوہریرہ رضے سے  | ۱۶۳     |
| "         | ۱۸۱ | حضرت برائی بن عازب سے روایت                              | "         | اسکی سند میں سماںیل بن عیاش ضعیف ہے                                 | ۱۶۴     |
| "         | ۱۸۲ | رفع الیدين کی بالکل غلط اور ان کے                        | ۲۲۱       | حضرت ابوہریرہ رضے کی ایک اور روایت                                  | ۱۶۵     |
| "         | ۱۸۳ | ذہب کے خلاف ہے   | "         | اسکی سند میں کسی خرابیاں میں  | ۱۶۶     |
| ۲۳۷       | ۱۸۲ | غیر مقلدین کے ہاں قوائق صحیح ہے                          | ۲۲۲       | دلیل ۱۲ حضرت جابر رضے سے  | ۱۶۷     |
| "         | ۱۸۳ | غیر مقلدین کا ایک باطل رعنی اور جھوٹی روایت              | ۲۲۳       | یہ حدیث سخت قسم کی ضعیف ہے  | ۱۶۸     |
| ۲۳۸       | ۱۸۴ | کان کے متعلق ضابطہ                                       | ۲۲۴       | حافظ ابن حجر رضی کا ایک اور وہم                                     | ۱۶۹     |
| ۲۳۹       | ۱۸۵ | فیروز آبادی کی ایک گپ                                    | "         |   |         |

# لقطہ پیسوں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنَصَّلِي عَلَى مُسْوِلِهِ الْكَرِيمِ

اما بعد جب سے دنیا میں مخلوق چلی آ رہی ہے اُسی وقت سے اختلافات بھی ساتھ ساتھ چلے آئے ہیں اسی ایک امر سے بخوبی امدازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ابھی انسانوں میں سے ایک بھی دنیا سے رخصت نہیں ہوا تھا کہ ہابیل و قابیل کا حجھٹرا اور اختلاف اکھڑا کھڑا ہوا اُس وقت سے تاہموز اختلافات چلے آئے ہیں اور ما قیامت ہیں گے اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول سے قبل اختلافات مت جائیں گے تو وہ یقیناً وہم کا شکار ہے ان اختلافات میں سے ایک مذہبی اور مسلکی اختلاف بھی ہے جو دیگر اختلافات کی نسبت زیادہ مذموم ہے اس لیے کہ مذہب توافق و اتحاد اور یگانگت کا درس اور سبق دیتی ہے نہ کہ اختلاف و تحریب اور تشتت کا مگر افسوس کریے سب کچھ دنیا میں رونما ہوا اور اب بھی موجود ہے اور جاری و ساری ہے گا بکہ احادیث کے پیش نظر ہر آئے والا دن اپنے اندر نئے حوارثات اور جدید فتنے اور امدازہ بتازہ اختلافات و نزعات لے کر آتے گا اور فتنوں میں کسی قسم کی کھمی کی توقع بالکل عبث ہے، کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو حبلہ فتنوں سے اگل تھلک رہ کر اپنی منزل کی طرف

روال دوال ہیں سے

پسے ہے جسخ نیلی فام سے منزلِ مسلمان کی ستے جبکی گرد را ہوں وہ کار وال تو ہے  
نمہبی اختلافات اصولاً دو قسم کے میں ایک عقائد و اصول کے دوسرے  
اعمال و فروع کے اول قسم کے اختلافات بہر حال وہ بکھر فہم ذموم اور زہر قاتل ہیں  
علم و دیانت کے ساتھ ہوں یا علمی اور نیک فیتی سے زہر کو اگر کوئی شخص زہر مجھ پر کر  
کھائے تب بھی اس کا اثر مرتب ہو گا اور اگر بے خبری میں اے کھانڈ یا چور ان سمجھو کر  
استعمال کرے عالم اسباب میں بھر بھی اس کا اثر ضرور مرتب ہو گا اس لیے اصولی  
اور عقیدہ کے اختلاف میں علم و دیانت اور اجتہاد و قیاس کوئی چیز اس کی قباحت  
و شناخت میں کمی پیدا نہیں کرتی اور ایسے اصولی اختلافات جن میں ضروریاتِ دین میں  
سے کسی امر کا انکار یا تاویل ہو یقیناً کفر اور قطعاً باعث طامت و گرفت ہے ہے  
فروعی اختلافات تو ان میں خاصی تفصیل ہے جس کے لیے دفتر کے دفتر بھی ناکافی  
ہیں اس کا نتایج ہی مختصر الفاظ میں خلاصہ یہ ہے کہ گر فرع اختلاف لاشیں جن میں  
جو اور اختلاف کرنے والا مجتہد ہو اور اس کی دریافت و مددالت اور تقویٰ و درج عقائد  
ہو اور اتنا اختلاف میں بھی خط لفظ اور اپنی خواہش کی بیرونی میں ہو اور اسے تن آسانی کے  
لیے پانچ نعم کے بلے سرو است طلب ہو تو ایسا مجتہد خدا کی صورت میں بھی صرف  
محمد رسولی خمیں ہو گا بلکہ صحیح احادیث کی روشنی میں بھر بھی ہو گا اور اگر اختلاف  
کرنے والا اجتہاد و دفتر کی کشتی کا پانچواں سورا ہو اور اختلاف میں خط لفظ لور تن  
آسانی بھی لمحظا ہو تو اس کے قیچی ذموم ہونے میں رتی بھر فک نہیں سجاوار جو  
احادیث و ولائل ہتے اور قیاس کی مذمت میں وارد میں وہ سب اسی صورت  
سے وابستہ اور متعلق ہیں لاشٹ فیہ سے  
الفاظ کے پیچوں میں اُبھتے نہیں دانا غرّاں کو مطلب ہے صدق ہے کہ گھر سے؟  
ان فروعی اختلافات میں سے ایک مسئلہ رفع الیہ بن عند الرکوع و عند رفع الرأس

من الکوئے بھی ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی عنہم کے مبارک عہد سے تاہموز چلا آرہا ہے اور دنیا کے اسلام میں کہیں اس کے ثابت اور کہیں اس کے منفی سپلور پر عمل ہوا رہا ہے اگر اس اختلاف کو فرعی اختلاف کی حد تک ہی ہے نہیں دیا جائے اور ہر فرقہ اپنے تحقیق و دانست کے مطابق جو سپلور پر حق اور صحیح نظر آئے اس پر عمل کرے اور دوسرے فرقہ کے لیے بھی گنجائش چھوڑ دے تو کبھی نزارع وجہاں کی نوبت ہی نہیں آتی اور نہ آئے گی مگر نسایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ زمانہ حال کے غیر مقلدین حضرات میں یا لوگوں کی کوئی کمی نہیں جو دیگر اختلافی مسائل کی طرح رفع یہیں کے مسئلہ کو بھی حق و باطل کا معیار بنائے یہیں ہیں اور چند احادیث کے ظاہری الفاظ کو دیکھ کر یہ اٹل فیصلہ صادر کرتے ہیں کہ نماز صرف ہماری ہی ہے اور اخاف وغیرہم حضرات کی نمازوں کو آئی نماز نہیں اور اہل درجہ یہ ہے کہ سُنت کے خلاف ہے اور اس پر ان کے بے شمار رسائل اور کتابیں اور دو زبان میں طبع ہو چکی ہیں اور ان کی جماعتی رنگ میں خوب نشر و اشاعت ہوتی ہے اور عوام جو اصل حقیقت سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں ان رسائل اور کتب کو دیکھ کر غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اگرچہ دیگر مسائل کی طرح مسئلہ ترک رفع یہیں پر بھی حضرات اخاف وغیرہم نے پڑی بھروس اور علمی کتابیں کھھی ہیں مگر ایک تو وہ بیشتر عربی اور فارسی زبان میں ہیں پھر غالباً علمی اور تحقیقی انداز میں ہیں عوام الناس ان سے استفادہ نہیں کر سکتے اور نہ وہ کتابیں ان کی دسترس میں ہیں اور دیگر مسائل کی طرح اس مسئلہ پر بعض اکابر نے اردو میں بھی بعض کتابیں لکھی ہیں لیکن ایک تو وہ نایاب ہیں اور دوسرے ان میں بھی خاصاً علمی انداز ہے جس سے عام اردو خوان حضرات آسانی سے استفادہ نہیں کر سکتے کیونکہ غالباً علمی اصطلاحات سے مدد ناواقف ہوتے ہیں اس سلسلہ میں عرصہ سے اس کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی اور بعض اکابر نے اس بارے میں راقم اشیم کو خطوط بھی لکھے کہ "احسن الکلام کی طرز پر مسلم فتح یعنی

وغیرہ پر بھی رفع اور ترک کے دلائل ضبط تحریر میں آجائیں تو عوام کو اس سے بے حد فائدہ ہو گا جس طرح کہ مسئلہ خلف الامر کے بارے میں فرنیٰ ثانی کا طلب فضله تعالیٰ اب ٹوٹ گیا ہے اور ان کی جارحانہ کارروائی اور چیخ بازی اب بالکل ختم ہو گئی ہے اب تو صرف احسن الکلام کے دلائل کے ذمہ پر وہ مجبور ہے اور اس میں بلا وجہ محض الفاظ کے چکر سے کیرٹے نکالتا ہے مگر عملہ خدا داعقل کے ذریعہ خوب سمجھتے ہیں کہ اس کارروائی سے کیا ہو سکتا ہے ؟ س

پیدا ہے فقط حلقة ارباب حبنوں میں وہ عقل کہ پاجاتی ہے شعلے کو شر سے را قم اشیم نے اس سلسلہ میں خاصاً مواد جمع کیا ہے لیکن کثرتِ مشاغل اور علات بضع کے پیش نظر تاہم نوز ترتیب نہیں دی جاسکی اگر زندگی نے دفاؤ کی تو انش اللہ العزیز اس کی تکمیل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ جزا خیر عطا فرمائے فاضل نوجوان۔ عالمِ اجل نکتہ سن ذہین و فطین۔ و سیع النظر اور کثیر المطالع حضرت مولانا حافظ محمد جبیب اللہ صاحب دام محبہ حمڈ پروری فاضل مدرسہ نصرت العلوم کو حبر الوالہ کو جہنوں نے اس مسئلہ پر قدم اٹھایا اور اس کے ثابت اور منفی پہلو کو خوب اجاءگر کیا ایسے مختصر سالہ میں اتنے ٹھوڑے خواہے اور قسمتی مواد بہت کم کتابوں میں آپ کو سیکھاں کے گا اس کتاب میں موصوف نے بعض غیر مقلدین حضرات کی تعصیب کی بعض مثالیں اور خواہے بھی دیے ہیں جن سے ان حضرات کا غلو اور تعصیب واضح سے واضح تر ہو جاتا ہے اور مسئلہ رفع یہیں و ترک رفع الیدين کے بارے مالک و مذاہب کی بحوالہ نشانہ ہی کی ہے اور غیر مقلدین حضرات کے دلائل کا تانا بانا بھی قاریئن کرام کے سامنے رکھ دیا ہے اور طرفین کے دلائل بحوالہ اس میں درج کئے ہیں ہر منصف مراج آدمی ان حوالوں کی روشنی میں اصل کتب کی طرف مراجعت کر کے بخوبی حقیقت کو پا سکتا ہے اور دل کی تسیل کر سکتا ہے، باقی امور تو قاریئن کرام نے اور خصوصاً حضرات علماء غلطام نے کتابوں میں پڑھے ہوں گے کہ مسئلہ رفع یہیں کا درجہ فہمی طور پر کیا ہے؟ آیا فرض واجب ہے با

سنت و صحیب؟ یا صرف جائز و مباح ہے؟ اور یہ بھی کہ اس میں طرفین کا نزاع  
 صحتیت اور عیسریت یا استحباب و عدم استحباب کا ہے؟ یا افضل وغیراً فضل  
 کا اختلاف ہے؟ یا رفع الیدين عند الرکوع وعند رفع الرأس من الرکوع پلے ہوتا تھا  
 اور پھر فسوق ہو گیا ہے جیسا کہ بعض حضرات کی پڑائے ہے؟ ان سب امور کے  
 حوالے اس کتاب میں موجود ہیں فاضل مؤلف نے اس کتاب میں ایک ترییکات  
 کی نشاندھی کی ہے جو خصوصاً علماء کرام کی توجہ کی مسخر ہے وہ یہ ہے کہ کتب حیث  
 کی مستند کتابوں کی بعض روایتوں میں جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع عامروی ہیں ۔  
 واذارفع رئسہ من الرکوع کی جزاً مذکورہ نہیں مثلاً صحيح ابن خزیمہ و البودود  
 وغیرہ اور بعض میں یہ جزاً مذکور ہے رفعہما مثلاً بخاری و مسلم وغیرہ اور بعض میں  
 یہ جزاً مذکور ہے لایر غفہما مثلاً صحيح ابو عوانہ اور مستند حمیدی وغیرہ اور صحيح ابو عوانہ  
 وغیرہ کی حدیثیں بھی غیر مقلدین حضرات کے ہاں صحیح ہیں اور کتاب میں اس کے  
 حوالے پیے گئے ہیں تو اس واضح تعارض کے رفع کرنے کی ایک صورت تو یہ ہو  
 سکتی ہے کہ اذا تعارض تسا قطعاً تو مناسب یہ ہے کہ دونوں فرقی اقسام  
 کی روایات سے استدلال بالکل ترک کر دیں اور ان کے علاوہ دیگر احادیث کی طرف  
 مراجعت کریں اور دوسری صورت یہ ہے کہ ان میں ایک کو راجح اور دوسری کو محجوج  
 قرار دیں اور علمی طور پر یہی پہلو اسلام ہے گا اب وجہ ترجیح کیا ہو؟ ظاہری طور پر ایسی  
 وجہ ہونی چاہیے جو قریقین کی قدرے تسلی کا باعث ہو اور خود غیر مقلدین حضرات  
 نے سجدہ کے وقت رفع الیدين کرنے کی صحیح روایات میں ترجیح رفع  
 یہیں نہ کرنے کو دی ہے جیسا کہ کتاب ہی میں اس کے حوالے موجود ہیں اور ہماری بھی  
 اس پر صاد ہے تو رکوع کے وقت بھی رفع یہیں کرنے اور نہ کرنے کی دونوں  
 روایتوں میں کیوں نہ یہی طریق اختیار کر لیا جائے کہ نہ ہینگے لگے نہ پھٹکڑی اور  
 نہ کما جائے کہ رکوع کے وقت بھی رفع یہیں نہ کیا جائے تاکہ اس صحیح روایت

پر بھی عمل ہو جائے جن میں لا یرد فهمہ آتا ہے اور نماز کے خٹوئ و خصوص پر بھی کوئی زدنہ پڑے اور خود اپنی پسند کی کی ہوئی تو جیسے بھی راشیگان نہ جائے اور اقل درجہ یہ ہے کہ رفع یہ دین کرنے پر مطلقاً اصرار نہ کیا جائے کبھی رفع الیہ دین کر لیں اور کبھی چھوڑ دیں خصوصاً جب کہ اس حدیث کے مرکزی روایت حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے دونوں پہلو رفع و ترک رفع مردی ہیں جس کے حوالے کتاب میں مذکور ہیں اور فاضل مؤلف کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ اگر لا یرد فهمہ کی صحیح حدیث ترک کرنے والے اور اسی طرح سجدہ کے وقت رفع یہ دین کی صحیح روایات پر عمل نہ کرنے والے نیز ہر اور نجاح اور نجاح میں اور ہر تجیر کے وقت رفع الیہ دین کی روایات پر عمل نہ کرنے والے عامل بالحدیث سے خارج نہیں ہوتے تو پھر کیا وجہ ہے کہ عند الرکوع عند رفع الرس من الرکوع رفع یہ دین نہ کرنے والے ہی ترک حدیث کی وعید شدید کا مور دبنتے ہیں آخر اس کی کی وجہ ہے؟ اور ان کا یہ شعر بھی بجملہ ہے کہ ۔۔

اہل گلشن کیلے بھی باب گلشن بند ہے اس قدر تنگ ظرف کوئی یا غبار و سکھنہ میں یہ کہنا تو مشکل ہے کہ اس مسئلہ پر یہ کتاب حرفتِ آخز ہے لیکن، بلا خوف تردید یہ بات کسی جاسکتی ہے کہ یہ کتاب نور الصیاح فی ترک رفع الیہ دین بعد الافتتاح - خالص علمی - معلومات افزا - اور پرمخت حوالوں سے لبریز ہے جس میں اصل مسئلہ کے علاوہ اسماء الرجال اور باحوالہ اکابر علماء کی علمی اغلاظ کو اشکاف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اور اہل السنّت والجماعۃ کا یہ مسئلہ ہے کہ حضرت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بغیر اصولی طور پر معصوم کوئی بھی نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر کے نیچے آ کر کوئی محفوظ ہو جائے تو معاملہ جد ہے اور خطرو وہم تو انسان کا خاص ہے اس علمی تنقیدے اگر کوئی متعدد یا کوڑ مغز یہ نتیجہ اخذ کرے کہ اکابر علماء یا مسلم شخصیتوں کی توہین و تنقیص کی گئی ہے

تو یہ بالکل غلط ہو گا اور بحمد اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف نے کوئی بات حوالہ کے بغیر نہیں لکھی جو کچھ لکھا ہے باحوالہ لکھا ہے تاکہ اصل مأخذ دیکھا جاسکے یہ بات بھی ملحوظ خاطر ہے کہ اگر کتاب میں ادبی چاشنی یا سائی چٹخانہ نظر نہ آئے تو نکاح کو اس امر پر مرتکز رکھنا چاہیئے — کہ اس کتاب میں لفظ تعلیٰ

نے ہتھ لئی ہیں اور بھروس ہو ائے ہیں اور فاضل مؤلف کو نہ تو اردو ادبے کوئی خاص لگاؤ ہے اور نہ اس فن کے شامہ سوار ہیں یوں سمجھنے کہ سادہ اردو میں بلکہ اپنی درودی بولی میں انہوں نے خواص و عوام کی علمی ضیافت میں کوئی کمی نہیں کی کتاب کی کتابت طباعت عمده ہے اور اس گرفت کے زمانہ میں اس کی قیمت بھی زیادہ نہیں ہے خواص و عوام اور دینی مدارس کے طلباء نظام سے گذارش ہے کہ ایک دفعہ اس کی تکمیل کا ضرور مرطاب الحکم کریں تاکہ مسئلہ زیر بحث کا مثبت اور منفی دونوں پہلو با دلائل اور باحرا سامنے آجائیں اور برابر ہیں کے لحاظ سے تو یہ پہلو ملحوظ خاطر رکھ کر عمل کے لیے کوئی سبیل پیدا ہو جائے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کو جزا و خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے محنت شاق اور غرقہ زیبی سے یہ قیمتی جواہر پائے سیچا کر کے ہر شانہ علم کے سامنے رکھ دیے ہیں اللہ تعالیٰ یہ کتاب ان کے لیے عمدۃ جاہرہ بنائے اور آخرت میں ان کو سیمت ہمارے سر خروکرے آئیں ثم آمین

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ خَيْرِ خَلْقِهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ  
وَعَلَى أَلِهٖ وَاصْحَابِهِ وَآلِ ذِرَّتِهِ وَاتِّبَاعِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ آمِينٌ  
يَا رَبِّ الْعَلَمِينَ وَيَا رَحْمَةِ الرَّاحِمِينَ

احقر الناس ابوالزاید محمد سرفراز خطیب جامع مسجد لکھڑ  
و صدر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۳۰ ربیعہ ۱۴۹۹ھ  
۳۱ ربیعی ۱۴۶۹ھ

## اشتہار و اچب الاظہار

محترم عبدالرشید صاحب انصاری اپنی کتاب الرسائل کے آخر میں نور الصباح کے بارے میں گلفشاںی کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی جھوٹا تاثر دلا رہے ہیں کہ جبیبا اللہ ذیر وی نے مجھ سے اشارہ صدر و پیہ لے لیا ہے اور صحیح جواب نہیں دیا حالانکہ یہ افتادہ ہے۔ تین سال سے تحریری گفتگو چلتی رہی ہے پہلے سوال کا جواب جاتا رہا، پھر عبدالرشید صاحب تسلی کے بعد تین سور و پیہ بھیجتے تھے اگر جواب صحیح نہ تھا تو آپ نے یہ رقم کیوں بھیجی ہے۔ اب انشاء اللہ ہم اصل تحریر پشتائی کریں گے۔

House of Verification

نُوٹ : نور الصباح کے جو جوابات لکھے گئے ہیں انکا جواب انشاء اللہ تعالیٰ نور الصباح کے حصہ دوم میں عنقریب آرہا ہے۔ انتظار فرمائیں۔

# مقدمہ طبع دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بداران اسلام

اللّٰہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے راقم الحروف کی تصنیف ”نور الصباح فی ترک رفع الیدين بعد الافتتاح“ بے حد قبول ہوئی اور غیر مقلدین حضرات اس کی مقبولیت سے گھبرا اُٹھئے۔ غیر مقلدین حضرات کی پریشانی کا ذکر تو بعد میں کیا جائے گا۔ اس سے پہلے راقم الحروف یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ حنفی حضرت نے اس کتاب مقتطف کو حد تک پسند کیا ہے۔ بڑی خوشی و سعادت کی بات یہ ہے کہ اس کتاب مقتطف کا پیش لفظ استاد مکرم محدث عظیم حضرت مولانا ابوالازم محمد سرفراز خان صفت دامت برکاتہم نے لکھا ہے۔ دوسری خوشی کی بات یہ ہے کہ محقق العصر استاذ العالما حضرت مولانا عبد الرشید صاحب نعانی مظلہ اپنے مکتوب میں جو استاد مکرم حضرت مولانا عبدالجید صاحب سواتی دامت برکاتہم کی طرف بھیجا ہے، اس میں لکھتے ہیں ”ہی سنیہ یعنی کتاب مقتطف نور الصباح فی ترک رفع الیدين بعد الافتتاح، وصول ہوئی ہمنون فرمایا جتنا کم اللہ تعالیٰ عنی و عن سائر اہل العلم خیراً مطالعہ کر کے مدرسہ تھرست ہوئی کہ آپ کے مدرسہ نصرت العلوم“، سے ایے فضلاً نکلے

جو اس طرح واد تحقیق دیتے ہیں کثیر اللہ امثالہم، حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما،  
 اذارکع واذارفع رأسه من الرکوع لا یفھما، سبکے پہلے تو مولانا عبد الرحمن  
 اعظمی مذکور نے تعلیقات مسند محمدی میں تنبیہ کی تھی۔ اب ڈیرودی صاحب نے  
 اس پر مزید روشنی ڈالی جحضرت امام کشمیری سے فاضل ڈیرودی نے جو صفحہ ۲۲۰  
 میں اختلاف کیا ہے وہ ان کی بالغ نظری کی دلیل ہے۔ یاد پڑتا ہے احمد شاکر  
 نے بھی ترمذی کی تعلیقات میں وہی بات کہی ہے جو حضرت شاہ صاحب  
 نے فرمائی ہے (چھ مولانا نعمانی نے چند اغلاظ کی نشاندہی فرمائی ہیں جن کی طبع دوم میں  
 اصلاح کر دی گئی ہے) حضرت مولانا ابوالزاہ صاحب اور مولانا ڈیرودی صاحب  
 کی خدمات میں سلام سنون؟ بہر حال اس کتاب کی اشاعت آپ حضرت  
 اور مصنف رجکے لیے قابل مبارک باد ہے۔

محمد عبد الرحمن نعمانی

۱۶ جمادی الاولی ۱۴۰۰ھ

محلس دعوت تحقیق اسلامی کراچی

ماہنامہ بیانات کراچی ۱۴۰۰ھ م ۵۸ تا ۵۹ میں نور الصلاح پر بہترین تبصرہ  
 موجود ہے۔ اس کے آخر میں لکھا، "حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد فراز خان صدر  
 مذکور العالی نے اپنے پیش لفظ میں اس موضوع پر جو مختصر اور جامع کلام فرمایا  
 وہ بجاے خود ایک وقوع مقالہ ہے مولانا مذکور نے اس رسالہ کے باعے میں  
 صحیح لکھا ہے کہ یہ کتنا تو مشکل ہے کہ یہ کتاب اس مسئلہ پر حرف آخر ہے

لیکن بلا خوف تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ یہ کتاب خالص علمی معلومات اور پرمنز  
حوالوں سے لبریز ہے (ص ۱۲)۔

**ہفت روز خدام الدین لامہ جادی الارملہ / ۱۱ اپریل ۱۹۸۰ء ص ۳۰**

میں نور الصباح پر بہت بیش تعریف کیا گیا ہے۔ تبصرہ نگار نے آخر میں لکھا، "اللہ بحلا  
کرے فاضل دوست مولانا حبیب اللہ طمیر وی فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ  
کا جہنوں نے اس مسلکہ پر قلم اٹھایا اور اس کے ماله و ماعلیہ پر خوب خوب روشنی ڈالی،  
درسہ نصرۃ العلوم کے شیخ الحدیث استاذنا المکرم مولانا محمد سرفراز خاں صدر علم و تحقیق  
کی دنیا میں جو معیار قائم کیا ہے اور ان کی کتابوں نے اہل حق کے مخالفین کی جس طرح  
نکہ بندی کی ہے اس سے ایک زمانہ آگاہ ہے،" نور الصلاح کے مصنفوں نے پانچ  
استاد اور شیخ کے ذوق تحقیق کو سامنے رکھتے ہوئے بے پناہ محنت سے کام لیکر  
یہ کتاب مرتب کی ہے۔ جس کا مقدمہ حضرت الشیخ صدر نے لکھا ہے، اور پانچ  
عزیز ترین شاگرد کو، "فاضل نوجوان عالم اجل، نکتہ رس، ذہن و فطیں وسیع النظر و  
کثیر المطالعہ، جیسے الفاظ سے یاد کیا ہے جو میرے خیال میں ایک استاد کی طرف  
سے پانچ شاگرد کے لیے بڑا اعزاز ہے۔"

**غیر مقلدین حضرات کی صفوں میں تو اس کتاب نے کھلبی مجاہدی ہے۔**  
چنانچہ اس کا اعتراف غیر مقلد عالم محمد سیلان صاحب انصاری یوں کرتے ہیں  
اس اکتشاف سے کچھ کھلبی سی مچانے کی کوشش کی گئی ہے (گذارش احوال واقعی)  
مسلکہ رفع الیدين پر ایک نئی کاوش کا تحقیقی جائزہ ص ۳

نورالصباح کے جواب میں ایک غیر مقلد عالم ارشاد احتج صاحب اثری نے ایک چھوٹا سارا سالہ تحریر کیا جس کا نام ہے، التحقیق والا یضلال (للبیس) ماقبل نورالصلح یعنی مسئلہ رفع الیدین پر ایک نئی کاوش کا تحقیقی جائزہ، اس کا پیش لفظ - محمد سیمان صاحب النصاری ناظم نشر و اشاعت دار الدعوة السلفیہ لاہور نے گزارش احوال واقعی کے عنوان سے لکھا ہے۔ جس کو خود غیر مقلدین حضرات نے نظر حفارت سے دیکھا یہی وجہ کہ وہ مقبول نہ ہو سکا، اس لیے گوجرانوالہ کے ایک غیر مقلد عالم خالد گھر جاکھی کو جزر رفع الیدین کے نام سے ایک کتاب لکھنا پڑی جس کے اندر مولانا ارشاد احتج صاحب اثری کے مذکورہ بالا رسائل کا اکثر حصہ درج ہے۔ (ویکھے جزر رفع الیدین خالد گھر جاکھی ص ۲۲۳ تا ۲۵۵) خالد صاحب دار شاد احتج صاحب نے ان میں خیانت اور بد دیانتی سے کام لیا ہے (جس کی کچھ تفصیل بعد میں آرہی ہے) اس لیے خود غیر مقلدین حضرات نے ان دونوں حضرات کی تصنیف کو پذیری نہیں کیا جس کی وجہ سے درجہ قبولیت سے گر گئیں۔ پھر غیر مقلدین حضرات کی ایک جماعت نے خاک عبد الرشید صاحب النصاری کی توجہ نورالصباح کی طرف بندول کہا وی جناب عبد الرشید صاحب النصاری نے سائل بن کر سوالات کرنے شروع کر دیے رقم الحروف نے سمجھایا کہ کتاب نورالصباح کو منتظر انصاف پر اپنے ہوا نثار اللہ تعالیٰ تسلی ہو جائے گی مگر جناب عبد الرشید صاحب النصاری نے میرے ناصحانہ مشورہ کو قبول نہ کیا اور مزید سوالات شروع کر دیے۔ سوالات کا یہ سلسلہ بالآخر تک پہنچ گیا جو کرسکے سب نورالصباح کی عبارتوں پر تھے رقم الحروف نے اس قدر خاموشی افتخار کی توجہ جناب عبد الرشید صاحب نے ایک رجسٹری اور نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اور ایک رجسٹری ہمارے

اساًد مکرم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفتہ مظلہ کے نام سوان  
کی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے جواب ۲۲ محرم ۱۴۳۶ھ  
۲۱ رجب ۱۹۸۳ء کو لکھا گیا جس میں حضرت الشیخ نے فرمایا، مولانا (حافظ محمد حبیب اللہ  
ڈین وی) چونکہ دیس عالم اور مدرس عالم ہیں۔ اس لیے علمی سوال کا جواب الفتاوا اللہ  
العزیز ضرور دیں گے۔ اور محض الحجاؤ دین کی کسی خدمت کا نام نہیں ہے۔ آپ  
(عبد الرشید النصاری) کو کم حوصلہ نہیں ہوتا چاہیے ل الخ۔

اس کے بعد جواب عبد الرشید النصاری نے ۲۲ اگست ۱۹۸۳ء کو پھر  
ایک رجسٹری (یہ پانچویں رجسٹری تھی) رقم الحروف کی طرف روانہ کی جس کے پہلے  
ابتدائی صفحہ پر لکھا، سوالات کی تعداد چھ ہے ہر سوال کے جواب پر سور و پیہ ادا کیا  
جائے گا۔ لہذا آپ سے التماس ہے کہ سور و فخر کے بعد جواب روانہ کریں جو اے  
کے لیے ساتھ ہی لفاظہ بھیج دیا ہے جواب پندرہ دن کے اندر انداز آنا چاہیے<sup>۱۵</sup>  
رقم الحروف نے اس کا جواب یہ دیا کہ آپ کے سوالات کا جواب نور الصباح  
طبع دوم میں آپ کے نام سے دیا جائے گا۔ جواب عبد الرشید صاحب نے  
رجسٹری ملا بھیجی اور اس کے ابتدائی صفحہ پر لکھا۔ جواب کتابت و طباعت  
ہوتی رہے گی اور اپنے وقت پر وہ شائع ہو جائیگی جو آپ نے جواب لکھا ہے وہ  
بغیر طباعت کے ہی بھیج دیں کیونکہ اسکی پڑمال ہونی ہے۔ اس کے بعد الغام دیا  
جائے گا کیا جوابات درست ہیں یا نہیں، پھر عبد الرشید صاحب نے اسی  
رجسٹری کے ص ۳ پر لکھا، سائل نے آپ کو لکھا تھا کہ ہر سوال کے صحیح جواب  
پر ایک سور و پیہ پیش کروں گا جو آپ اپنی ذات پر یا اپنی صواب دید پر جیاں

چاہیں خرچ کریں مگر سائل اب بات عام لوگوں کے سامنے آیا ہے۔ جو کوئی ان چھ سوالوں کا جواب دیگا۔ ہم اس کو ہر سوال کے صحیح حل پر تین سور و پیہ ادا کریں گے یعنی چھ سوالوں کے حل پر اٹھارہ سور و پیہ دیا جائے گا۔ (الی ان قال) سائل نے جو العام مقرر کیا ہے ظاہری اس باب کے مطابق کیا ہے کیونکہ ایک دوسرے کی مدد کرنا ضروری ہے، پھر اسی رجسٹری کے صفحوں پر کہا ہے۔ سائل نے جو العام مقرر کیا ہے۔ پھر ص ۵ پر لکھا، سائل نے جو العام مقرر کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا دیا ہوا مال ہے (الی ان قال) سائل نے جو العام مقرر کیا ہے وہ اپنی طاقت کے مطابق کیا ہے، پھر ص ۵ پر لکھا، سائل کے العام مقرر کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ حق بات ظاہر ہو جائے اور باطل مت جائے۔ پھر آخری صفحہ یعنی ص ۷ پر فلاصرہ کلام کے عنوان کے تحت لکھا، سائل نے ہر سوال کے صحیح حل کے لیے تین سور و پیہ العام مقرر کیا ہے۔ چھ سوالوں پر اٹھارہ سور و پیہ العام دیا جائے گا ہے کوئی عالم دین جو اشکالات کو حل کر کے العام کا حقدار بننے اور شکریہ کا موقعہ دیکھ رہا توب دارین حاصل کرے۔      عبد الرشید انصاری      ۱۵

رقم الحروف نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ رقم الحروف اگر مت م سوالات کے جوابات دفعتہ واحدہ روانہ کرنے تو آپ نے العام میں بھیجنے فلہذا جواب بھی قسطوار آئیگا اور العام بھی قسط دار آنا چاہیئے۔ پہلے سوال کے جواب کا العام تو عبد الرشید صاحب انصاری نے بہت جلد روانہ کر دیا ہے بعد میں سستی کرتے تھے اور رقم الحروف کے جواب کا جواب اب جواب تیار کرتے تھے رقم الحروف کو تائیر پہنچا کر فی پہلی تھنی بالآخر ان تمام سوالات

کا جواب ۲ رجہ مبارکہ ۱۴۰۶ھ / ۱۲ فروری ۱۹۸۷ء کو مکمل ہو کر جانب عبدالرشید  
صاحب الفصاری کے پاس پہنچ گیا اور الغامض کی (آخری) فقط تین صدر و پیغمبر علیہ السلام  
منی آرڈر (بھی) اسی ماہ کے آخر میں آگیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اٹھا رہ  
صدر و پیغمبر علیہ السلام وصول ہو گیا حق ظاہر ہو گیا باطل مست گیا (وَأَكْحَمَ اللَّهُ عَلَى ذَاكِرَهُ كَثِيرًا)  
ان چھ سوالات کے جواب کے درمیان جانب عبدالرشید صاحب الفصاری  
نے پانچ مختلف علماء کرام (غیر مقلدین) کا اقام الحروف سے تحریر ہی مناظرہ بھی کر دیا  
یہ مناظرہ رفع یہیں کی بعض خاص شقتوں کے باعثے میں تھا۔ غیر مقلدین حضرات کے  
علماء کرام میں سے برائے کرامت اس مناظرہ میں حصہ لیئے والوں کا نام درج کیا جاتا ہے  
(۱) استاذ العلماء حضرت مولانا عطاء اللہ حنفیت صاحب لاہور (۲) ان کے فرزند احمد بن  
مولانا احمد شاکر صاحب لاہور (۳) اور مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب  
ایڈیٹر الاعتصام لاہور (۴) مولانا محمد صدیق صاحب سرگودھا (۵) مولانا ارشاد الحق  
صاحب اثری فیصل آباد (۶) مولانا خالد گھر جاکھی صاحب گوجرانوالہ (۷) مولانا حکیم محمود  
صاحب ابن مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب مرحوم (۸) گوجرانوالہ۔ اول اللہ کریم چھ حضرات  
سے باقاعدہ تحریر ہی مناظرہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ مولانا عطاء اللہ حنفیت، مولانا احمد شاکر  
مولانا صلاح الدین یوسف اور مولانا ارشاد الحق اثری۔ ان سب حضرات نے  
جواب یعنی سے انکار کر دیا اور لا جواب ہو کر خاموش ہو گئے (جانب  
عبدالرشید صاحب الفصاری کی تحریر ہماسے پاس موجود ہے) مولانا محمد صدیق  
سرگودھوی نے جانب عبدالرشید صاحب الفصاری کو مشورہ دیا کہ ڈیر و تھی صاحب  
کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ منقطع کر دو کیونکہ ڈیر و تھی صاحب جاہل و متغصب حفظ ہے

مگر مولانا محمد صدیق صاحب کا مقصد اپنی جان چھڑانی تھی کیونکہ مولانا موصوف نے  
جزر رفع المیدین (المنسوب) للبخاری کے ترجمہ اور فوائد میں خیانت اور حجوت سے  
کام لیا ہے مگر عبد الرشید صاحب نے اس کو معاف نہ کیا اور اس کی تحریر پھر  
میرے پاس بچھ دی۔ سوال وجواب کا سلسلہ ابھی مولانا موصوف سے منقطع نہیں  
ہوا۔ مولانا خالد گھر جا کھی صاحب کے ساتھ بھی تحریری مناظرہ چلتا رہا ہے۔ لیکن  
مولانا موصوف نے تقریباً چھ ماہ سے رقم الحروف کی تحریر کا جواب عنایت نہیں فرمایا  
ہماری خواہش ہے کہ وہ جواب عنایت فرمائیں تاکہ مزید اس کے حجوت اور خیانتیں  
لگوں کے سامنے لاٹی جاسکیں (۱) مولانا عبد السلام مجبوی گوجرانوالہ کی ایک —

تحریر جو ایک دین اور چار مذہب نامی رسالہ جو مولانا قاضی حمید اللہ صاحب مذہلہ  
کے خلاف لکھا گیا ہے) میں بھتی جانب عبد الرشید نے وہ تحریر رقم الحروف کی طرف  
روانہ کی کہ اس کا جواب دو۔ رقم الحروف نے اس کا جواب ۳۶ صفحات میں روانہ  
کیا۔ یہ ایسا دن ان شکن جواب تھا کہ مولانا عبد السلام مجبوی کے ہوش و ہواس کے طوطے  
اڑ گئے نہ پائے ماندن نہ جائے رفتتن، والا مر عالمہ ہوا۔ محترم عبد الرشید صاحب  
انصاری بار بار یاد دھانی کر رہے ہیں مگر مولانا بالکل خاموش ہیں اس جواب کو  
جو رقم الحروف کی طرف سے مولانا کو پہنچا ہوا ہے تقریباً سات ماہ کا عرصہ ہو  
گیا ہے۔ مولانا حکیم محمود صاحب کی ایک تحریر آئی ہے جو پسلی تحریر ہے۔ اور  
رقم الحروف کی ایک تحریر کے جواب میں ہے۔ الشاد اللہ تعالیٰ اس کا عنصر یہ  
جواب تیار ہو کر مولانا موصوف کو پہنچ جائے گا، جواب عبد الرشید صاحب النصاری  
نے ایک کتاب مرتب فرمائی ہے جس کا نام ہے الرسائل فی تحقیق المسائل۔ اس

کتاب کی جمع و ترتیب میں چودہ غیر مقلدین حضرات کا تعاون حاصل ہے جن میں شیخ اکبر شہزادہ، مدرس اخظیاب، ہفتھی، حافظ، فارسی، داکٹر، وکیل سب شامل ہیں ایک کتاب دراصل جواب ہے۔ تحقیق مسئلہ رفع یہ میں مولانا ابو معاویہ صیفدر جانپوری کا۔ اس کتاب میں خاب عبد الرشید الصاری اور اس کے معاونین و مجاهدین نے خاتم۔ دھوکہ و فریب سے کام لیا ہے اور بعض جھوٹی حدیثیں نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مسوب کی ہیں مثلاً (۱) الرسائل ص ۲۹۶ آص ۲۹۹ طبع اول اور الرسائل ص ۲۹۹ آص ۳۰۰ طبع دوم میں ہے، علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورہ انا اعطینک الکوثر نماز ہوئی تو آپ نے جبریل سے پوچھا کہ یہ سخیرہ کیا چیز ہے جس کا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ سخیرہ (قربانی) کرنے کا آپ کو حکم نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ جب تک بیرتھ رہیں گے کہہ لیں تو رفع یہ میں کہیں اور اس طرح رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یہ میں کہیں۔ کیونکہ یہی ہماری نماز اور دیگر فرشتوں کی نماز ہے جو ساتوں آسمانوں پر سہتے ہیں الخ

محترم عبد الرشید الصاری اور ان کے معاونین و مجاهدین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک جھوٹی اور من گھیرت روایت کی نسبت کر دی ہے۔ اور متواتر حدیث (مَنْ كَذَبَ عَلَىٰ مُتَعَمِّدًا فَلَيَمْتَبِّعَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْمَّاَنِ) کی صراحتہ خلاف ورزی کی ہے۔

اس روایت کی سنہ میں ایک راوی الاھبیغ بن بناتۃ الکوفہ واقع ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں، متروکہ رمی بالرَّفِضِ (تقریب ص ۲۵)

اس کی حدیث محدثین کرام کے ہاں قابل ترک ہے قابل عمل نہیں اور یہ رافضی  
(شیعہ خبیث ہے) محدث ابو الحسن علی بن محمد بن عراق الحنفی لکھتے ہیں (۲۱۱)  
اصبغ بن نباتۃ التمیمی المخظولی الكوفی کذاب قال ابو بکر  
بن عیاش کذاب و قال ابن حبان فتن بحث علی فنا ف  
بالطاهات (تنزیہ الشریعہ ص ۳۰) کہ اصبع بن نباتۃ بہت بڑا  
جھوٹا ہے اور امام ابو بکر بن عیاش نے فرمایا بہت بڑا جھوٹا ہے اور امام ابن  
حبان نے کہا کہ حضرت علیؑ کے ساتھ غلوک کے درجے کی محبت کرنیکی وجہ سے  
مجھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے، اصبع پر لقیہ جرح و قدح۔ راقم الحروف کی کتاب  
سلکه رفع الیدین پر انعام یافتہ تحریر ہی مناظرہ، میں ملاحظہ کریں۔ (۲) اصبغ بن نباتۃ  
کاشاگہ دمقاتل بن حیان بھی منتظم فیہ ہے (دیکھئے میزان الاعتدال) ۳- مقاتل بن  
حیان کاشاگہ اسرائیل بن حاتم الہروزی ہے جو کہ چور ہے۔ ابن حبان فرماتے  
ہیں کہ اس راوی نے اپنے استاد مقاتل سے مجھوٹی اور من گھڑت روایتیں کی  
ہیں ان مجھوٹی اور من گھڑت روایتوں میں سے ایک روایت وہ ہے جس کو  
عمر بن صحیح۔ مقاتل سے روایت کرتا تھا تو اسرائیل اس مجھوٹی و من گھڑت روایت  
کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور یہ روایت اس نے اپنے استاد  
مقاتل عن الاصبع سے بیان کر دالی (میزان الاعتدال ص ۹ و میزان المیزان ص ۲۸۵)  
قارئین کرام۔ عمر بن صحیح ایک بہت بڑا مجھوٹا اور مجھوٹی روایتیں بنانے والا  
شخص ہے (دیکھئے تہذیب التہذیب ص ۲۶۲ تا ۲۶۳ تقریب ص ۲۶۹) یہ  
من گھڑت روایت دراصل اسی خبیث کی تھی جس کو اسرائیل بن حاتم نے مقاتل

سے روایت کر دیا۔ (لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَادِرِيِّينَ) راقم الحروف نے عبد الرشید الصاری کو اس جھوٹی روایت کے بارے میں تنبیہ کی تھی مگر وہ ظالم حق کے سامنے اکٹھا گیا اور اس روایت کو اپنی کتاب الرسائل طبع دو میں دوبارہ ذکر کر دیا، ایک اور بہت بڑے ظالم نے تو کمال ہی کر دیا۔ اس جھوٹی و من گھڑت روایت کے اوپر عذان قائم کیا ہے۔ قرآن پاک سے رفع الیدين کرنا ثابت ہے، پھر اس جھوٹی اور من گھڑت روایت کو ذکر کیا ہے (یہ کچھ رسالہ رفع الیدين مرتبہ حضرت مولانا عبدالغفار سلفی مکتبہ ایوب یہ حدیث محل اے ایم اکارچی ص ۱۶) پھر اس **أَطْلَفُ** (بہت بڑے ظالم) نے اسی رسالہ کے ص ۲۸ میں دوبارہ قرآن سے رفع الیدين کے ثبوت کا ذکر کیا ہے (لَا خُولَ لِلّٰٰقْرَةِ إِلَّا بِاللّٰٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ)۔ یہ عبد الغفار، مفتی عبدالستار (فتاویٰ ستاریہ والا) امام غزیاء المحدث کراچی کا اٹھا کا ہے، غیر مقلدین حضرت کے بزرگ اور خالد گھر جاکھی کے والد محترم مولانا نور حسین گھر جاکھی فرماتے ہیں، اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن متابعہ و تائید اسکے میں کچھ صرخ نہیں ہے (قرۃ العینین ص ۱۶)۔ مولانا خالد گھر جاکھی سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا یہ روایت صرف ضعیف ہی ہے یا موصوع بھی۔ اگر موصوع نہیں تو موضوع حدیث کی تعریف بیان کریں، اگر موصوع ہو تو کھر متابعہ و تائید اپیش کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر جائز ہے تو کھر فقہ حنفی کی بعض کتابوں میں اس قسم کی روایت کو تائید میں پیش کرنا جائز ہو گا یا ناجائز۔ اگر ناجائز ہو تو کھر آپ کے والد محترم کے لیے کس طرح جائز بن جائے گا یا اس بات کی تصریح کریں کہ آپ کے والد نے ایک ناجائز بات سمجھی ہے (وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ)

تھے یعنی خانہ کعبہ کی توہین کی تھی اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو شید کیا تھا۔

قارئین کرام، اس روایت کے بیان کرنے میں بھی یہ مشرح اکیلا ہے۔  
کسی دوسرے راوی نے حضرت عقبہؓ سے ایسی روایت لفظ نہیں کی۔ امام ترمذیؓ  
اس قسم کی ایک سند کی حدیث کے باعث میں فرماتے ہیں ویسے اسنادہ بالقوی  
(ترمذی ص ۲۲۳)۔ جواب مذکور اس سند میں ایک راوی عبد اللہ بن طیحہ ہے جس  
کو غیر مقلدین حضرات بھی ضعیف لکھتے ہیں جن میں امیر میانیؓ، قاضی شوکانیؓ،  
عبد الرحمن سبار کپوریؓ شامل ہیں (نور الصبلح ص ۲۱۱)

لطیفہ: عبد الرشید النصاری اور اس کے شیوخ حدیث نے ابن طیحہ  
کی ایک روایت جو رفع یہ دین بین السجdeتین میں ہر دوی ہے کہ باعث میں فیصلہ فیما  
ہے کہ۔ یہ حدیث ضعیف اور ناقابل صحبت بھی ہے (اللی) اس حدیث کی سند  
میں ابن طیحہ ہے اور اس کے متعلق اہلوں کی جرح ہے (بچرا مامول کی جرح  
ذکر کی)۔ طبری و متنیؓ آخر میں بچرا لکھا۔ الغرض حدیث ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے  
در الرسائل ص ۲۱۷ تا ۲۲۰ مکمل بہت افسوس کی بات ہے کہ ابن طیحہ کی روایت  
اگر تمہارے خلاف ہو تو ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے اگر ابن طیحہ کی روایت  
کو موافق بنایا جائے تو صحیت بن جاتی ہے اور اس سے رفع یہ دین عن الدکوع  
کشید کر کے رفع یہ دین کا ثواب بیان کیا جا رہا ہے یہ ہے غیر مقلدین حضرات  
کی دیانت اور آمانت کا اصول (انما للہ در انما ایہ راجعون)۔ دھوکہ، دجل و فریب  
سے کام لینا ان حضرات کا معمول بن چکا ہے۔

چیلنج۔ ہمارا غیر مقلدین حضرات کو چیلنج ہے (۱) کہ کسی صحیح یا ضعیف

حدیث سے دکھادیں کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ صحابہ کرمؐ کو فرمایا ہو کہ رفع یہین کیا کر و (۲) کسی صحیح یا ضعیف حدیث سے دکھادیں کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یہین کی فضیلہ و تواب کا بیان کیا ہو (۳) کسی صحیح یا ضعیف حدیث سے (بشرط موصوع نہ ہو) دکھادیں کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر تک رفع یہین کیا ہو نہ خجراً بھٹے گا نہ تکوار ان سے یہ بازو میسے راز مائے ہوئے ہیں

(۲) الرسائل ص ۲۱۲ میں دوسرے نمبر پر حضرت معاذ بن جبل کا ذکرہ رفع یہین کے راویوں میں کیا گیا ہے۔ راقم الحروف نے اس پر تنبیہ کی تھی کہ اس کی سند میں خصیب بن حمودر ہے جو کہ کذاب ہے اور یہ نسبت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی ہے۔ جناب عبدالرشید صاحب النصاری کا جواب آیا کہ اب الرسائل طبع دوم میں کاٹ دیا گیا ہے (جزء اللہ احسن الجزاء)

جناب عبدالرشید صاحب النصاری نے الرسائل طبع اول ص ۳ میں لکھا تھا، ہم نے سندوں کے اعتبار سے ۲۵۵ حدیثوں سے مسئلہ رفع یہین ثابت کیا ہے۔ اور اب طبع دوم ص ۳ میں ہے، ہم نے سندوں کے اعتبار سے ۲۵۵ حدیثوں سے مسئلہ رفع یہین ثابت کیا ہے، جناب النصاری صاحب نے دس سندوں کا کاٹ دیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ النصاری اور اس کی جماعت نے دس ضعیف سندوں سے رفع یہین کی نسبت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دی تھی۔ (أَنَّا لِلَّهِ دُونَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) لیکن الرسائل طبع دوم ص ۱۸ میں بھر بھی لکھا ہوا ہے، ”۲۵۵ حدیثوں سے مسئلہ رفع یہین ثابت کیا ہے“ ।

دروغ گور حافظہ نباشد

عبدالرشید انصاری ایسی ایک سند سے بھی حدیث پیش نہیں کر سکے جس پر کسی محدث کا اعتراض دکلام نہ ہو۔ راقم الحروف نے تحریر ہی مناظرہ میں اس کی تفصیل کر دی ہے (۲) الرسائل ص ۳۶۵ میں ہے، حضرت علیؓ اور آپؐ کے تمام صحاب رفع یہین کیا کہلاتے تھے۔ عبدالرشید انصاری اور آپؐ کے معاونین نے یہ بال جھوٹی اور بے سند بات کی ہے۔ حضرت علیؓ کا رفع الیین کرنے اثابت ہے۔ (نور الصباح ص ۱۷۵ تا ۱۸۵ ملاحظہ ہو) حضرت علیؓ سے ایک مرفوع روایت میں رفع یہین کا ذکر آتا ہے۔ مگر اس کی سند میں عبد الرحمن بن الازناد ایک راوی واقع ہے جو کہ ضعیف اور مختلط الحدیث ہے (یعنی آخری عمر میں اس کا حافظہ (یاداشت) کی خرابی ہو گئی تھی) میکھے نور الصباح ص ۱۹۹ تا ۲۰۱) جب لقرہ راوی اس حدیث کو بیان کرتے ہیں تو وہ رفع یہین کا ذکر نہیں کرتے (سنن دارقطنی ص ۲۹۶ ابو داؤد ص ۱۱۱) صحیح مسلم ص ۲۶۳ اس پہنچ بحث راقم الحروف نے تحریر ہی مناظرہ میں کر دی ہے۔

عبدالرشید صاحب انصاری اور آپؐ کے معاونین نے دھوکہ سے کام لیا ہے اور اس عبد الرحمن بن الازناد راوی کا ضعفت بیان کیے بغیر بار بار الرسائل میں اس کی روایت کو ذکر کر دیا ہے۔ مثلاً الرسائل ص ۲۲۲ و ص ۲۵۶ و ص ۲۶۱ و ص ۲۶۲ و ص ۲۰۵ و ص ۲۲۶ و ص ۲۴۳ اس ضعف و غرائب یاداشت والے راوی کی روایت کو بار بار ذکر کرنا مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے یہی کہ رفع یہین میں اتنی حدیثیں موجودی ہیں اور الرسائل ص ۳۳۹ میں اس غلط و ضعیف روایت کے باسے میں یوں لکھ دیا ہے، حضرت علیؓ کی صحیح روایت (الی) صحیح روایت یہ ہے۔ پھر عبد الرحمن بن الازناد کی سند سے اس کو ذکر کیا۔ لا حول ولا قوۃ إلا بالله العلي العظيم (۵) الرسائل ص ۳۳۸ میں عاصم بن علیب پرجوہ کی ہے لیکن اس کے باوجود

رفع یہین کی روایت جو عاصم بن گلیب کے مروی ہے اس کو بار بار الرسائل میں بھرتی کر دیا ہے مثلاً دیکھئے الرسائل ص ۲۹ و ص ۲۲ و ص ۲۵ و ص ۲۹ و ص ۲۵ و ص ۳۰ و ص ۳۱ و ص ۲۶ و ص ۲۷ و ص ۲۸ و ص ۲۹ و ص ۳۰ و ص ۳۱ و ص ۳۲ و ص ۳۳ و ص ۳۴ و ص ۳۵ و ص ۳۶ و ص ۳۷ و ص ۳۸ و ص ۳۹ و ص ۳۰ و ص ۳۱ و ص ۳۲ و ص ۳۳ و ص ۳۴ و ص ۳۵ و ص ۳۶ و ص ۳۷ و ص ۳۸ و ص ۳۹ و ص ۴۰ ان سب صفحات میں عاصم بن گلیب کی روایت کو بار بار ذکر کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ رفع یہین کی تدبیش کثرت سے مروی ہیں تعجب کی بات ہے کہ عاصم بن گلیب ان حضرات کے ہاں ضعیف بھی ہے اور اسکی روایت رفع یہین والی کو بار بار ذکر کر کے مسلمانوں کو دھوکہ بھی فرے ہے ہیں۔ (إِنَّ اللَّهَ وَاٰلَهُ زَجْوَنَ)۔

(۶) الرسائل ص ۳۶ میں عبد الحمید بن حیفر نامی راوی کو حمزہ و تیلہم کیا ہے مگر رفع یہین کی روایت جس کو عبد الحمید بن حیفر روایت کرتا ہے اس کو بار بار الرسائل میں لمحہ کہ مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے دیکھئے الرسائل ص ۲۷ و ص ۲۵ و ص ۲۶ و ص ۳۰ و ص ۲۸ و ص ۲۷ و ص ۲۹ و ص ۳۱ و ص ۳۰ و ص ۳۲ و ص ۳۳ و ص ۳۴ و ص ۳۵ و ص ۳۶ و ص ۳۷ و ص ۳۸ و ص ۳۹ و ص ۴۰ اس قادہ راوی کو مدرس قرار دیا ہے اور اس کی روایت کو غلط قرار دیا ہے مگر رفع یہین کی روایت جو قادہ سے مروی ہے اس کو الرسائل میں بار بار لمحہ کر

مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے بھرتی کر دیا ہے۔ دیکھئے الرسائل ص ۲۳۶ و ص ۲۴۵  
و ص ۲۴۶ و ص ۲۵۳ و ص ۲۸۳ و ص ۲۰۹ و ص ۲۱۲ و ص ۲۲۳ و ص ۲۳۳ و  
ص ۲۵۹ وغیرہ۔ (۸) حمید الطولی کو الرسائل ص ۳۸۵ میں مدرس قرار دیکھا اس کی روایت  
کو رد کر دیا ہے مگر رفع یہیں میں اس کو روایت کو الرسائل کے کئی معقات پر  
بیان کیا ہے مثلاً الرسائل ص ۲۵۷ و ص ۲۵۵ وغیرہ۔ یہ ہے غیر متعددین حضرات  
کی دیانت امانت شرافت صداقت (۹) عمر لیثی خیل کی روایت کو ضعیف  
ناقابل عمل اور منقطع قرار دیا ہے (دیکھئے الرسائل ص ۳۶۶ آحمد) مگر خود جناب  
النصاری صاحب اور ان کی جماعت کے معتبر اہل علم حضرات نے حضرت عمر  
لیثی خیل کو رفع یہیں کے روایوں میں شمار کر دیا دیکھئے الرسائل ص ۲۸۲ (۱۰) -

(۱۰) لاقرۃ اللہ بالعلی العظیم (ابن حجر الحنفی) ایسے روایی ہے جس نے  
نوے عورتوں سے متعدد نماز کیا تھا (تذكرة الحفاظ للذہبی وغیرہ) ایسے روایی کی  
روایت کو عبد الرشید النصاری نے الرسائل میں بار بار لکھ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیا  
ہے کہ یہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ دیکھئے الرسائل ص ۲۳۹ و ص ۲۵۹  
و ص ۲۶۹ و ص ۲۶۶ و ص ۲۹۱ و ص ۳۰۸ و ص ۳۱۹ و ص ۳۲۱ و ص ۳۲۶ -

(۱۱) الرسائل ص ۲۳۳ میں لکھا کہ، حجاج بن ارطاة ضعیف ہے مگر خود جناب  
النصاری نے اس حجاج کی روایت کو رفع یہیں میں چپ چاپ نہایت خاموشی  
سے لکھ دیا ہے (دیکھئے الرسائل ص ۲۲۸) (۱۲) الرسائل ص ۲۳۳ میں حسین بن عبد الرحمن  
پیر حرج کی ہے، اور پھر خود جناب النصاری نے اس روایی کی روایت کو رفع یہیں  
کے دلائل میں بھرتی بھی کر دیا ہے دیکھئے الرسائل ص ۲۳۳ (بے جیا باش ہرچہ خواہی کو)

(۱۳) جابر بن زینہ عبغی بہت جھوٹا اور شیعہ خبیث ہے مگر انصاری صاحب نے  
اس بہت بڑے جھوٹ سے بھی رفع یہین کی روایت الرسائل ص ۲۶۳ د م ۲۹۳  
وغیرہ میں درج کر دی ہے کیونکہ مسلمانوں کو دھوکا دینا مقصود ہے۔

(۱۴) محمد بن سنان القرانی کے متعلق ابن حجر الحنفی ہیں کہ ضعیف ہے (تقریب)  
علامہ ذہبی میزان ص ۲۵۵ میں لکھتے ہیں کہ امام ابو داؤد نے اس کو کذاب قرار دیا  
ہے لیکن عبد الرشید انصاری صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
جھوٹی نسبت کرنی ہے مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے اس لیے اس روایت سے  
بھی الرسائل ص ۲۷۲ د م ۲۰۳ میں رفع یہین کی روایت ذکر کر دی ہے۔

(۱۵) عثمان بن الحكم الجذاہی ضعیف ہے۔ ابن حجر فرماتے ہیں لہ اوہام (تقریب)  
اس کی روایتوں میں غلطیاں ہیں اور علامہ ذہبی میزان ص ۲۷۳ میں فرماتے ہیں لیس  
بالقویٰ۔ کہ یہ روایت قوی نہیں ہے، عبد الرشید انصاری نے چونکہ مسلمانوں کو  
دھوکہ دینا تھا اس لیے ہر قسم کی رطب ریالس روایات اکٹھی کر کے دعے کر دیا  
کہ ہم نے سندوں کے اعتبار سے ۲۳۵ حدیثوں سے مسئلہ رفع الیہین ثابت کیا  
ہے (الرسائل ص ۲ طبع دوم) سلمان بے چائے سادہ ہوتے ہیں تو ان روایات  
کی بھرمار سے مرتخوب ہو کر رفع یہین کے دلائل کو قوی سمجھنے لگ جاتے ہیں  
حالانکہ یہ مغض دھوکہ فریب ہے۔

(۱۶) الرسائل ص ۲۶۹ میں وَكِذا سَجَدَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ کا ترجمہ بالکل  
چھپوڑا ہے۔ چونکہ یہ عبد الرشید انصاری کے مذهب کے خلاف تھا  
اس لیے خیانت سے کام لیا ہے۔ اور اب الرسائل طبع دوم ص ۲۰۳ میں

اس حدیث ۲۳ اور اس کے بعد ۲۴ والی دونوں کو سے سے خلاف ہی کر دیا  
ہے (۱) الرسالہ ص ۲۸۳ میں قمادہ کو صحابی بنادیا اور اسی طرح سیمان بن یسار  
کو ص ۲۸۳ میں صحابی بنادیا ہے راقم الحروف نے تبیہ کی تو اب طبع درم میں ان  
دونوں کا نام کاٹ دیا ہے (۲) الرسالہ ص ۲۸۳ میں عخوان قائم کیا ہے، ارفع یہی  
کرنے والے تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین "پھر ۱۹ پر اسحق بن رہبہ کا ذکر کیا پھر  
۲۲ کے تحت اسحق بن ابراهیم کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ وہی اسحق بن رہبہ ہے پھر  
۲۳ پر حمیدی کا ذکر کر دیا اور ص ۲۸۵ میں عبد اللہ بن زبیر کا ذکر کر دیا حالانکہ یہ حمیدی<sup>۲</sup>  
کا نام ہے پھر ۲۵ پر علی بن عبد اللہ کا ذکر کیا اور ۲۹ میں علی بن مدینی کہدا یا حالانکہ یہ  
ایک آدمی ہے۔ اسی طرح ۲۳ میں ابن معین کا ذکر کیا پھر ۲۳ میں تھجی بن معین بخت  
اس سے معلوم ہوا کہ عبد الرشید انصاری کی کتاب الرسالہ دھوکہ دجل و فریب سے  
پڑھے۔ اگر عبد الرشید انصاری سے مطالبہ کیا جائے کہ ان حضرات سے صحیح نہ  
سے رفع یہیں ثابت کرو تو اکثر کی صحیح سنہ نہیں لاسکیں گے (۱۹) عبد اللہ  
بن عمرؓ کی روایت رفع یہیں کے بعد، عبد الرشید صاحب انصاری لکھتے ہیں۔  
اہم علی بن مدینیؓ فرماتے ہیں، فَهَذَا الْحَدِيثُ عَتْدِيٌ حُجَّةٌ  
عَلَى الْخُلُقِ كُلُّ مَنْ سَمِعَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ لَا إِنْ شَاءَ  
لَيْسَ فِي أَسْنَادِهِ شَكٌ (تخیص الحیر من ص ۷) کہ عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث  
میرے نزدیک تمام مخلوق پر محبت ہے کیونکہ اس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کافوت ہونے تک رفع یہیں کرنا ثابت ہے۔ پس جو مسلمان اس حدیث  
کو پڑھے یا سنے اُس پر رفع یہیں کرنا لازم ہے کیونکہ اس کی سنہ میں کسی کو

کلام نہیں، الرسائل مکاہلہ طبع اول۔

قارئین کرام یہ بہت بڑا جھوٹ تھا جس پر راقم الحروف نے تنبیہ کی عبدالرشید  
النصاری نے مقدرت کی اور اب طبع دوم ص ۳۲۲ میں اس ساری عبارت کو حذف  
کر دیا رحیم اللہ احسن الجزا (م) مگر جن اہل علم غیر مقلدین نے النصاری صاحب  
سے تعاون کیا تھا اور ایسی جھوٹی باتیں لکھوائی تھیں انہوں نے نہ تو مقدرت کی ہے  
اور نہ جھوٹ بولنے سے تو یہ کی ہے۔ (۲۰) جناب عبدالرشید النصاری نے الرسائل  
ص ۲۸۲ طبع اول و ص ۲۸۱ طبع دوم میں حضرت ام الدردار رحمہا اللہ کو صحابہ کرام کی فہرست  
میں لکھا ہے جو کہ رفع یہیں کے روایی ہیں۔ راقم الحروف نے اس پر بھی تنبیہ کی تھی  
ام الدردار کبھی صحابیہ تھیں جن کی وفات سنہ میں ہوئی ہے وہ رفع یہیں کی  
روایہ نہیں ہیں۔ جناب عبدالرشید صاحب نے بھی الرسائل طبع اول ص ۲۸۲ میں حضرت  
ام الدردار کا سنن وفات سنہ ہی لکھا ہے مگر طبع دوم میں سب صحابہ کرام میں  
کے سن وفات ختم کر دیے ہیں کیونکہ بعض صحابہ کرام کے سن وفات غلط لکھے تھے  
راقم الحروف نے اعتراض کیا تھا۔ حضرت ام الدردار صغری صحابیہ نہیں ہیں تابعیہ  
ہیں ان سے رفع یہیں کی ایک روایت مردی ہے۔ جزء رفع یہیں بخاری ص ۳۱  
میں جو ام الارادار کو صحابہ کرام کی فہرست میں شمار کیا ہے۔ صحیح نہیں ہے۔

جزء رفع یہیں اور جمیع القراءۃ یہ دو رسائل امام بخاریؓ سے روایت کرنے والا  
ایک مجبوش شخص ہے۔ جس کا نام ہے محمود بن اسحق الخنزاعی اس شخص کا سن والد  
وفات کا کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی اس کے حالات معلوم ہوئے ہیں اس  
شخص سے روایت کرنے والا صرف ایک روایی محمد بن احمد البونصر الملاجمی ہے

جو کہ ثقہ ہے۔ مولانا محمد صدیق سرگودھوی غیر مقلد نے اسوہ الحکمین ترجمہ جزء رفع میدین کے ص ۱۲ میں لکھا ہے کہ یہ دونوں بزرگ پانے پانے دور کے اعیان اہم حدیث سے تھے (تاریخ بغداد ص ۳۵)۔ مگر مولانا محمد صدیق نے یہ خالص جھوٹ بولا ہے تاریخ بغداد کے اس صفحہ میں صرف ابوالنصر الملاحمی کے باسے میں لکھا ہے وکان من اعیان اہل الحدیث و حفاظہہم۔ محمود بن الحنفی الخزاعی کے باسے میں نہیں کہا، مولانا محمد صدیق غیر مقلد جھوٹ بولنے کے عادی ہیں اسوہ الحکمین کے ص ۵ میں لکھتے ہیں، امام احمد نے فرمایا و شیخہ، یحییٰ بن آدم ضعیف یعنی یحییٰ بن آدم راوی ضعیف ہے، حالانکہ یہ بھی خالص جھوٹ بولا ہے نہ تو امام احمد نے ایسا فرمایا ہے اور نہ یحییٰ بن آدم راوی ضعیف ہے۔ اس طرح مولانا محمد صدیق نے اسوہ الحکمین کے ص ۲۸ میں لکھا ہے۔ سلیمان بن عالمیر نے بیان کیا کہ میں نے ام الدردار کو دیکھا ہے، حالانکہ یہ بھی بالکل جھوٹ ہے صحیح یوں ہے کہ عبد ربہ بن سلیمان الخ مولانا محمد صدیق سے راقم الحروف کی تحریری گفتگو چل رہی ہے راقم نے اس انعام یافتہ تحریری میں مولانا موصوف کی خیانتوں اور غلط بیانیوں کا کچھ تذکرہ کر دیا ہے مولانا موصوف نے اس کے جواب میں عبدالرشید النصاری کی لکھا کہ مولوی جدید الشیعہ جاہل ہے اس سے گفتگو کا سلسلہ منقطع کر دو۔ لیکن اس گفتگو کا سلسلہ نہ تو النصاری صاحب ختم کرنے کے حق میں ہیں اور نہ ہی راقم الحروف اس کے حق میں ہے۔ جب تک کہ مولانا موصوف خود ہی لا جواب نہیں ہو جاتے (انتشار اللہ تعالیٰ) محمود بن الحنفی الخزاعی ام الدردار کبریٰ کو اگر رفع میدین کے راویوں میں شمار کرتے ہیں تو کسی سند سے بھی ان

ان سے رفع یہ مروی نہیں ہے اگر ام الدردار صغری کو صحابہ بنانا چاہتے ہیں تو یہ محمود بن اسحق الخزاعی کی جہالت ہے، بالاتفاق ام الدردار صغری صحابہ نہیں ہیں۔

محمود بن اسحق الخزاعی نے ام بخاریؓ کا مام استعمال کر کے ام بخاریؓ پر افتخار باندھا ہے۔ محترم عبد الرشید النصاری نے اپنی ایک تحریر میں یہ جواب دیا تھا کہ ام الدردار سے مراد کبری صحابیہ ہے اور ان کا نام خیر ہے اور ام بخاریؓ نے دو سنوں سے التاریخ البکیر میں عبدربہ کے ترجمہ میں ام الدردار سے رفع یہ میں بیان کیا ہے اور مولانا بدریع الدین شاہ نے جلار العینین فی تخریج احادیث حجز رفع الیہ دین میں بھی ام الدردار کبری مراد لی ہے، راقم اکھر وون نے اس کا جواب لکھا ہے اسکے بعد دوبارہ ملاحظہ کر لیں۔ ام بخاریؓ نے التاریخ البکیر ص ۲۰۲ ق ۳ المجلد السادس (۱۴۶۵) میں عبدربہ کے ترجمہ میں دو سنوں سے ام الدردار سے رفع یہ میں بیان کیا ہے۔ دونوں سنوں کا درود مدار اسماعیل بن عیاش عن عبدربہ بن سلیمان پر ہے ام بخاریؓ نے اس مقام پر مہرگنہ نہیں فرمایا کہ اس ام الدردار سے مراد کبری ہے آپ لوگ ام بخاریؓ پر بہتان لگاتے ہیں۔ بلکہ ام بخاریؓ کی کلام بے واضح ہوتا ہے کہ اس ام الدردار سے مراد صغری ہی ہے چنانچہ التاریخ الصغیر ص ۹ میں ہے حدیثی احمد بن محمد قال اخبرنا عبد اللہ فتال اخبرنا اسماعیل بن عیاش قال حدیثی عبدربہ بن سلیمان قال سَجَّبْتُ مَعَ ام الدردار سنتَ احذی و ثمانين کار اسماعیل بن عیاش نے کہا کہ مجھے عبدربہ بن سلیمان نے بتایا کہ مجھے حضرت ام الدردار کے ساتھ سلسلہ میں حجج کی سعادت نصیب ہوئی۔

فارمیں کرام اس عبارت سے صاف واضح ہو گیا کہ عبد ربہ بن سلیمان ام الدردار اصفری  
کا شاگرد ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عبد ربہ بن سلیمان نابالغ تھا کہ حضرت  
ام الدردار ساتھ لے گئیں ورنہ بالغ ہونے کی صورت میں وہ نامحرم کو ساتھ نہ لے  
جائیں، نیز اس کلام سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عبد ربہ بن سلیمان ام الدردار بھرپور کے  
دور حیات میں پیدا نہ ہوا تھا۔ (حق کا بول بالاحبوبٹ کامستہ کالا) فلمذہ ثابت  
ہوا کہ محمود بن اسحق الخزاعی نے جزر رفع یہیں میں جو امام بخاری کی طرف نسبت  
کر کے ام الدردار کو صحابیہ بنایا ہے۔ امام بخاری اس جبوبٹ سے بُنی ہیں اور یہ  
محض محمود بن اسحق نے جبوبٹ بولا ہے اور امام بخاری پر بہتان لگایا ہے۔ مزید  
تفصیل رقم الحروف نے الفاظ یافتہ تحریری مناظرہ میں کر دی ہے، اور جانب  
عبد الرشید صاحب النصاری کی بہت سی غلط بیانیوں کا ذکر بھی تحریری مناظرہ میں  
آچکا ہے اکثر سے تو النصاری صاحب نے رجوع بھی کر لیا ہے اور لقا یا اغلاط  
کے باسے میں رقم الحروف نے النصاری سے دریافت کیا تھا کہ آپ کی خواہش  
ہو توہ بناو کر لقا یا اغلاط کی نشاندہی بھی کر دوں تو النصاری صاحب نے اس کا جواب  
نہیں دیا۔ اشار اللہ تعالیٰ اس تحریری مناظرہ کے مقدمہ میں اس پر سیر حاصل  
بحث کر دی جائیگی۔ سید بدیع الدین شاہ کی چند غلط بیانیوں کی نشاندھی کو  
رقم الحروف نے عبد الرشید النصاری کو تصحیح دی تھیں کہ ان کی اطلاع شاہ صاحب  
کو کر دو مگر اننصاری صاحب نے یہ زحمت گوارانہ کی حالانکہ اننصاری صاحب کا  
فرض تھا کہ شاہ صاحب کو ضرور مطلع کرتے بہر حال اننصاری صاحب نے اپنی غلطیوں سے  
توہ بھی کی ہے اور اپنے مجاہدین کو بھی توہ کر نیکا پیغام رقم الحروف کی طرف سے بخواہ

دیا ہے، جزاۃ اللہ احسن الجزاء

اب آخر میں حضرت مولانا نور حسین مرحومؐ کو حجر النوالہ اور ان کے صاحبزادہ مولانا خالد صاحب گھر جا کھی مظلہ کی چند غلط بیانیوں اور خیانتوں کا پردہ چاک کر دیا جائے فلمذہ املاحتہ ہو۔

(۱) مولانا نور حسین نے قرة العینین ص ۳۸ میں فرشتوں کے رفع یہیں کرنے کی ایک جھوٹی و من گھڑت روایت نقل کر کے چند کتابوں کا حوالہ دیا ہے۔ جن میں جزر بیکی ص ۱ کا حوالہ بھی دیا ہے مگر رقم الحروف کو جزر بیکی میں روایت نہیں ملی پس ثابت ہوا کہ یہ محض غلط ہے، حضرت علامہ خالد گھر جا کھی صاحب نے بھی اپنے باپ کی تقلید کرتے ہوئے یہ جھوٹی و من گھڑت روایت اپنے جزر رفع الیدين ص ۵۷ تا ص ۶۱ میں ذکر کر دی ہے اور ۲۶۲ بنا کر لوں فرمایا، امام سنجاری نے جزر میں سورۃ کوثر والی حدیث نقل فرمائی ہے، حالانکہ یہ جھوٹی و من گھڑت روایت جزر بیکی میں نہیں ہے۔ خالد صاحب نے اپنی جوابی تحریر میں تسلیم کیا ہے۔ واقعی جزر بیکی میں یہ روایت نہیں، بہرحال جھوٹی و من گھڑت روایتیں پیش کرنا باپ بیٹے کا معمول ہے اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔

(۲) مولانا نور حسین صاحب نے قرة العینین ص ۳۸ و ص ۴۹ میں حضرت عبد اللہ بن عمر کی روایت نقل کی ہے اور مختلف کتابوں کے حوالے نقل کیے ہیں اور پھر ص ۱۹ پر عززان قائم کیا ہے۔ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاتر تک رفع یہیں کرنا، پھر اس جھوٹی و من گھڑت روایت کے بعد چند کتابوں سے

حوالے نقل کر کے پھر <sup>۲</sup> لگا کر فرمایا، سبحان اللہ، یہ کسی پیاری اور عمدہ حدیث جس کو چھپا لیں ائمہ نے نقل کر کے پھر <sup>۳</sup> لگا کر فرمایا، سبحان اللہ، یہ کسی پیاری اور عمدہ حدیث جس کو چھپا لیں ائمہ نے نقل کیا ہے اور اس کا استناد کتنا عمدہ ہے (رقۃ العینین ص۲)

قارئین کرام ہش مشروٰہ ہے چوری پھر سینہ زوری، جھوٹی و من گھڑت روایت کو عمدہ کہا۔ تو بہ تویر، خدا کی پناہ، ان لوگوں کے دلوں میں خدا کا خوف تھیں ہوتا۔ ورنہ تو یہ بی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرہبنا نہ باندھتے، اس جھوٹی و من گھڑت روایت کی سند میں دو روی بہت بڑے جھوٹے اور من گھڑت روایتیں بن کر بی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مسوب کرنے والے موجود ہیں (میکھ نور الصباح ص۲۸)

اور اس سند میں بعض مجہول قسم کے روی بھی موجود ہیں۔ اس لیے علامہ زیعی نے ساری سند نقل کر دی ہے تاکہ سند کی پڑتال کی جائے، لیکن علامہ خالد گھر جاکھی یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ علامہ زیعی۔ اسے صحیح تعلیم کر رہے ہیں (موضوع حدیث اور اس کا حکم ما جنوری فروری مارچ ۱۹۸۵ء ص۲) مولانا نور حسین نے اس جھوٹی و من گھڑت روایت (رقۃ العینین ص۲) کا حوالہ مسند امام احمد ص۱۶ سے بھی نقل کیا ہے۔

(رقۃ العینین ص۲) حالانکہ بھی خالص غلط بیانی ہے۔ مسند احمد میں یہ جھوٹی و من گھڑت روایت نہیں ہے، پھر مولانا نور حسین صاحب نے جو چند کتب کا حوالہ درج کر رکھا ہے، جس کو چھپا لیں ائمہ نے نقل کیا ہے، خالد صاحب سے گذارش ہے کہ وہ ان کتابوں کے مصنفین کی گنتی ۴۰ پوری کریں جن کا ان کے والد صاحب سے حوالہ دیا ہے اور کیا یہ سب ام تھے جیسا کہ ان کے والد صاحب سے فرمایا ہے یا نہ۔

(۲) خالد صاحب نے جزء رفع الیہین ص۲، آص۵ میں اس جھوٹی و من گھڑت روایت کو لاکر بحث کی ہے حالانکہ عبدالرشید النصاری بھی خدا تعالیٰ سے ڈر گیا ہے اور اس نے اس جھوٹی و من گھڑت روایت کو اپنی کتاب الرسائل میں ذکر نہیں کیا۔ لیکن جناب خالد اس پر مقصود ہیں کہ یہ حدیث ہے (معاذ اللہ) اس لیے خالد صاحب نے اپنی ایک جوابی تحریر میں لکھا، محترم عبدالرشید النصاری ڈیروی کو سمجھا دو کہ ہمیں گالی گھوڑج نکال لے مگر حدیث کو جھوٹا نہ کئے یہ حدیث کی توہین ہے۔ راقم الحروف نے اس کے جواب میں لکھا کہ جھوٹی و من گھڑت روایت کو حدیث کہنا ہی گناہ ہے اور اس کو صحیح کہنا طبل گناہ ہے۔

(۳) خالد صاحب لکھتے ہیں۔ اسی طرح صاحب آثار السنن نے بھی اس حدیث پر تعاقب نہیں کیا گیا کہ اسے درست تدیم کیا ہے (جزء خالد ص۲) راقم الحروف نے اس کا جواب لکھا کہ نبیوی نے آثار السنن ص۱ امیں اس کو موصوع (من گھڑت) لکھا ہے۔ ”خالد صاحب نے اس کا جواب تھیں یا۔ (۵) خالد صاحب نے جزء رفع الیہین میں ابن ہمام و علامہ عینیؒ کو امام طحاویؒ کے ملک کا نصف لکھا ہے۔ راقم الحروف نے اس پر گرفت کی کہ وہ فحافت نہیں بلکہ موقوفی ہیں۔ اس کا بھی خالد صاحب کوئی جواب نہ دے سکے۔

(۴) خالد صاحب جزء رفع الیہین ص۲ کا میں حضرت عطاء کی مرسل حدیث کا حوالہ مولانا عبد الحجیؒ کی التعليق المحمدی سے دیا ہے، راقم الحروف نے اس پر گرفت کی کہ التعليق المحمدی میں حضرت عطاء کی مرسل حدیث نہیں۔ خالد صاحب نے جواب دیا کہ حضرت عطاء کی مرسل روایت التعليق المحمد ص۹۲ حاشیہ کالم میں موجود ہے راقم الحروف نے خالد صاحب کو دوبارہ جواب دیا محترم اس صفحہ

پر مسلم روایت نہیں ہے بلکہ حضرت عطار کا اپنا عمل نقل کیا ہے۔ مسلم حدیث وہ ہوتی ہے جس میں تابعی صحابیؓ کا واسطہ چھوڑ کر نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہات کو منسوب کرے۔ لیکن خالد صاحب اب خاموش ہیں جواب ہنسیں چیتے (۱) خالد صاحب کے والد محترم قرة العینین صدیقؓ میں لکھتے ہیں (۱۲۳) سیمان بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ رأیت ام دردار المز پھر سیمان پر حاشیہ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اور ابن ابی شیبہ صدیقؓ میں عبد اللہ بن زیتون سے بھی مروی ہے کہ رأیت ام الدردار المز۔ مولانا کی یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ صحیح یوں ہے کہ عبد ربه بن سیمان بن عمر بن زیتون نے ام الدردار کو دیکھا، سلسلہ سب نامہ (تمذیر البذریب ص ۱۲۴) میں ملاحظہ کریں۔

(۸) چودہ سو صحابہؓ کی شہادت کا عنوان قائم کر کے مولانا نور حسین صاحب جمیع الزادہ سے حوالہ نقل کرتے ہیں (قرۃ العینین صدیقؓ) علامہ ہشیمیؓ نے اس روایت کے بعد جو اس کے راوی جمالج بن ارطاۃ پر جرح کی ہے اسکو نقل نہیں کیا اور یہ بہت بڑی خیانت ہے۔ نیز اس روایت کی سند میں ایک راوی نصر بن باب ابو سل الخراشانی ہے ابو خثیرؓ فرماتے ہیں کہ نصر بن باب کذاب (بہت بڑا جھوٹا ہے) امام یحییٰ بن معینؓ فرماتے ہیں کذابؓ خبریؓ عدو اللہ (یعنی بہت بڑا جھوٹا خبیث اور اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ امام بخاریؓ فرماتے ہیں کہ محمد بن اے جھوٹا فرار ہیتے ہیں۔ امام ابو زرعةؓ امام ابو داؤدؓ امام نسائیؓ سب اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (تاریخ بغداد ص ۲۴۹ ج ۱۳) ایسی جھوٹی و من گھڑت روایتوں پر باپ بیٹے کا عمل ہے (الا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم) آخر میں غیر مقلدین حضرات کے چند بے بنیاد و بے سند دعوے ایسی ملاحظہ کریں

(۱) غیر مقلدین اور ان کے ہنواستہ ہیں کہ رفع یہیں عن الدکوع کو پچاہش صحابہ کرام  
نے روایت کیا ہے، غیر مقلدین حضرات کا یہ دعویٰ ہے بنیاد ہے بے سند ہے  
اور محقق سنتی شریعت ہے۔ فاضی شوکانی غیر مقلد نے نیل الادوار ص ۱۸۲ میں اور علامہ امیریانی  
غیر مقلد نے سبل السلام ص ۲۵ میں صاف لکھ دیا ہے کہ پچاہش صحابہ کرام رفع یہیں  
عن الدکوع کی روایت کرتے ہیں۔ اور غیر مقلدین حضرات کے مذہب کے مجدد  
جانب نواب صدیق حسن خاں<sup>ؒ</sup> لکھتے ہیں۔ وَمَا عَنِ الدِّيْنِ فَقَدْ رُوِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ خُمْسُهُنَّ رِجُلًا مِّن الصَّاحِبَةِ  
مِنْهُنَا عَشْرَةٌ مُبَشِّرَةٌ بِالجَنَّةِ وَرَوَاهُ كَثِيرٌ مِّن الائِمَّةِ عَنْ  
جِمِيعِ الصَّاحِبَاتِ مِنْ غَيْرِ إِسْتِثْنَاءِ رَأَى إِنْ قَالَ) وَمَا الرَّفْعُ عَنِ  
الرَّكْوَعِ وَعَنِ الاعْتِدَالِ مِنْهُ فَقَدْ رَوَاهُ زِيَادَةً عَلَى عَشْرِينَ حَلاً  
مِنَ الصَّاحِبَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الروضَةُ  
النَّدِيَّةُ فِي شَرْحِ الدَّرَرِ البَهِيَّةِ ص ۳۳) تجھیز تحریمیہ کے وقت میشک  
پچاہش صحابہ کرام نے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع یہیں روایت کیا ہے  
ان صحابہ کرام میں عوشرہ مبشرہ بھی ہیں اور بہت سے آئمہ کرام نے تمام صحابہ کرام  
سے بغیر کسی استثناء کے رفع یہیں روایت کیا ہے، (الی ان قال) اور رکوع  
کے وقت رفع یہیں کو زیست سے زیادہ صحابہ کرام نے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
سلیمان سے روایت کیا ہے، پس غیر مقلدین حضرات کے بزرگوں سے ثابت  
ہوا کہ رفع یہیں عن الدکوع کے پچاہش صحابہ کرام اور ہرگز نہیں ہیں، اور جن حضرات  
سے رفع یہیں عن الدکوع مردی ہے صحیح نہیں ان کی سندوں پر کلام ہے جیسا کہ

نور الصبح اور مسلک رفع الیدين پر انعام یافتہ تحریر یہ مناظرہ میں اسکی وجہت کو روک دی گئی ہے۔ ۲- اسی طرح غیر مقلدین حضرات کا یہ بے بنیاد جھوٹا دعویٰ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری عمر تک نماز میں رفع یہین کیا ہے۔ اس دعوے کی دو دلیلیں پیش کرتے ہیں۔ ایک بھیقی کی ایک جھوٹی و من گھطرت و محبول روایت - جس کو عبد الرشید النصاری و آپ کے معاونین و مجاہدین نے اپنی کتاب الرسائل میں ذکر تک نہیں کیا اور بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور اس جھوٹی روایت کا نام لینا بھی پسند نہ کیا (جزء اہم اللہ احسن الجزار) درسری دلیل۔ کان یُرْفَعُ کہ کان مخصوص پر داخل ہے تو اس سے استمرار و دوام ثابت ہوتا ہے، اس دلیل کو عبد الرشید صاحب النصاری نے اپنی کتاب الرسائل طبع اول ص ۲۲۳ و ص ۲۲۴ میں بیان کیا تھا مگر راقم المروف کے تسلی نخش جواب نے جانب النصاری کو اس دلیل (کان یُرْفَعُ کے غلط ہونے کا یقین دلا دیا فلہمہ النصاری صاحب نے اب الرسائل ص ۲۲۳ و ص ۲۲۴ طبع دوم میں اس دلیل کو کاٹ دیا ہے اور عبارت کو حذف کر دیا ہے (جزء اہم اللہ احسن الجزار) النصاری صاحب لمحتہ میں تمام صحابہ کا (کان یَصْلُّ) کہنا اس سرکی بین دلیل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ہمیشہ ہی نماز میں رفع یہین کیا کرتے تھے (الرسائل طبع اول ص ۲۸۲ تا ص ۲۸۳)، اب طبع دوم ص ۲۸۳ میں ہمیشہ ہی، کے الفاظ حذف کر دیے ہیں۔

پس غیر مقلدین حضرات کے ہاں رفع یہین کے دوام کی کوئی دلیل باقی نہ رہی (و للہ لا حمد). لیکن عبد الرشید النصاری کو غیر مقلدین کے اہل علم لوگوں نے دھوکا دیا ہے وہ بے چارہ ان لوگوں کے دھوکہ میں آگیا ہے۔ چنانچہ جب تک

ان تنوں کے اقوال کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بنایا گیا ہے۔ الرسالہ طبع اول ص ۲۹۵ ۳۲ ۲۹۸ ۳۲ ۲۹۸ ۳۴ ۲۹۸ ۹۴ ۳۱ اور الرسالہ طبع اول ص ۲۹۳ ۳۴ ۲۹۳ ۹۳ ۳۱ طبع دوم ص ۲۹۸ ۹۴ ۳۱ اور الرسالہ طبع اول ص ۲۹۳ ۳۴ ۲۹۳ ۹۳ ۳۱ یہ تینوں نمبر دو محدثین کے اقوال پر مشتمل ہیں اور سند بھی صحیح نہیں ہے مگر عبدالرشید انصاری سے ان ظالموں نے اعلان کرایا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے چنانچہ پہلے اعلان کیا کر۔ ہم نے سندوں کے اعتبار سے ۲۵۵ حدیثوں سے مسئلہ رفع یہ دین ثابت کیا ہے اور بھرپور ۲۴۵ حدیثوں کا اعلان کرایا (الرسالہ ص ۳) لوان گذشتہ تین نمبروں کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتایا گیا ہے اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا بہتان ہے (خدا تعالیٰ کے ہدایت وغیرہ) اس طرح اور بھی بہت سے محدثین کے اقوال ہیں جن پر نمبر لکھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ظاہر کی گئی ہے "مولانا ارشاد اسحق اثری نے جو نور الصباح کے جواب میں حدیث نکھا ہے اس کا مکمل جواب رقم احمدوف کی طرف سے مولانا موصوف کو رسالہ لکھا ہے مگر مولانا نے عدم فرصت کا بہانہ بنایا کہ جواب فتنے سے گریز کیا ہے۔ اس سالہ نکر رفع یہ دین کے صدر میں جو قاضی ابو بحر ابن العربیؓ کے شیخ کا واقعہ نقل کیا گیا ہے مولانا موصوف نے دو خیانتیں کی ہیں۔ (۱) ایک خیانت یہ ہے کہ ابن العربیؓ کے شیخ کے قتل کے منصوبہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ شیعہ رفع یہ دین کرتے ہیں، مولانا موصوف نے اس عبارت کو اڑا دیا ہے (۲) دوسری خیانت یہ ہے کہ ابن العربیؓ نے اپنے شیخ کو کہا کہ ولائی جل لک رآپ کے لیے رفع الیہ دین کرنا حلال نہیں) یعنی رفع یہ دین اس حالت میں حرام ہے۔ مگر مولانا موصوف نے

اس کو ملکے سے الفاظ میں یوں بیان کر دیا ہے۔ یہ انداز آپ کے لیے صحیح نہیں، مولانا موصوف نے اس کا جواب ربا تھا مگر اس میں بعض گئے اس لیے مولانا موصوف اب جواب دینے کی زحمت گوارانیں کرتے، محترم عبدالرشید انصاری کی تحریر ہمارے پاس محفوظ ہے جس میں انصاری نے لکھا ہے کہ مولانا جو تو فرماتے ہیں۔ جواب دینے کی میرے پاس فرصت نہیں ہے،

(الف) ایکی ابھی ایک تازہ اطلاع کے مطابق محترم مولانا خالد صاحب نے جزر رفع الیدين کا دوسرا طیلشیں بھی شائع کر دیا ہے رقم المخدوف نے اغلاط کی نشانہ بھی کی تھی ان میں سے خالد صاحب نے دو غلطیوں کی اصلاح کر دی ہے۔  
(۱) نیجوی کے آثار السنن وار حوالہ کو کاٹ دیا ہے جس میں خالد نے لکھا تھا۔  
اس طرح صاحب آثار السنن نے بھی اس حدیث پر تعاقب نہیں کیا گریا کہ اُس درست تبلیغ کیا ہے (جز رفع الیدين طبع اول ص۲) اب خالد نے جزر رفع الیدين طبع دوم ص۲ میں مذکورہ بالاعبارت کے عومن میں یوں لکھا ہے، «اس طرح صاحب دراسات نے بھی اس حدیث پر تعاقب نہیں کیا گریا کہ الا صاحب دراسات الہبیب حضنی نہیں بلکہ رافضی غیر مقلد ہے۔» (۲) جزر رفع الیدين طبع اول ص۳ میں یوں تھا امام بخاری نے جزر میں سورۃ کوثر والی حدیث نقل فرمائی ہے۔ اب طبع دوم ص۲ میں یہ عبارت بالکل مخدوف ہے، لیکن خالد صاحب نے اب تا یا اغلاط کی اصلاح نہیں کی بلکہ مزید ترقی کرتے ہوئے ہر قسم کی رطب دیا جس روایات کے جزر رفع الیدين طبع دوم کو بھر دیا ہے۔ مثلاً (۱) معاذ بن جبل کی رفع الیدين کی روایت ص۲ میں پیش کی ہے اور لکھا، نیز کہ مجمع الزوائد ص۲ میں بھی آتی

یہ عبارت تحفة الا حوزی ص ۱۳۲ سے نقل کی گئی ہے۔ خالد صاحب نے اس روایت کے پیش کرنے میں کمی خیانتوں کا منظاہرہ کیا ہے (۱) مجمع الزوائد کا حوالہ تحفة الا حوزی میں نہیں ہے (۲) مجمع الزوائد کے اسی صفحہ میں اس روایت کے بعد علامہ بشیمی فرماتے ہیں، رواه الطبرانی فی الکبیر و فیہ المخصیب بن جدر و هو کذاب۔ امام طبرانی نے اس روایت کو اپنی کتاب مجمع کے پڑیں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں خصیب بن جدر راوی بہت بڑا جھوٹا ہے خالد صاحب نے خود جزء رفع الیدین طبع دوم ص ۷ میں عاذ بن جبل کی اس روایت کا حوالہ طبرانی سے دیا ہے۔

قد ہیں کرام آپ اندازہ کر لیں کہ یہ لوگ خیانت کرنے میں کتنے خوگر ہیں۔ (۳) جب یہ جھوٹی روایت ہے تو اس کی نسبت بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا بہت طریقے دینی ہے۔ حافظ ابن حجر رملخیص الحجیر ص ۸۰ میں اس روایت کے ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں اس کی سند میں خصیب بن جدر راوی واقع ہے جس کو امام شعبہ و امام بحی القطاں نے کذاب کہا ہے، امام بخاری فرماتے ہیں خصیب بن جدر بہت بڑا جھوٹا ہے رالتاریخ الصغیر ص ۱۹۱)۔ محترم خالد صاحب نے جزء رفع الیدین طبع دوم ص ۲۲۲ میں ایک ارشاد فرمایا ہے قارئین کرام کی رنجپی کے لیے اس کو نقل کیا جاتا ہے، اس حدیث کے بیان کرنے سے پہلے اخضرت کا ایک ارشاد گرامی سن لینا چاہیتے۔ آپ نے فرمایا ہے: کذب علی متعین دا فلیتبو مقعدہ من النار۔ کہ جو شخص سیری طرف جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنمی ہے یعنی اخضرت نے فرمایا ہے ہوا درکنے والا کہدے کہ یہ حدیث بُوی ہے

اور اسے علم بھی ہو کر یہ حدیث آپ کی طرف صرف مسوی ہے آپ کا فرمان نہیں ہے تو اس کے جہنمی ہونے میں شہر بھی نہیں ہے، (۲) محترم خالد صاحب نے جزر رفع الیمن طبع دوم ص ۱۰۳ میں چودہ سو صحابہ کی شہادۃ۔ مجمع الزوادۃ ص ۱۰۴ کے حوالہ سے نقل کی ہے مگر خود علامہ مشیحی نے جو اس روایت کے بعد اس پر بحث کی ہے اس کو خالد صاحب نے اپنے والد محترم کی طرح خیانت کا ارتکاب بحثتے ہوئے نقل ہی نہیں کیا، - اِذَا لَمْ تُسْتَحِيْ فَاصْبُحْ مَا شُتُّتَ۔ اہم بخاری<sup>ؓ</sup> نے اسی روایت کو نصر بن باب کے ترجمہ میں نقل کر کے فرمایا کہ نصر بن باب میں رہتا تھا محدثین کرامہ نے اُسے جھبوٹا قرار دیا ہے (دیکھئے التاریخ البیری ص ۱۰۵ تا ص ۱۰۶ قسم ۲ (المعبد الثامن ص ۲۲۵)۔ فلمند اہم بخاری<sup>ؓ</sup> کے نزدیک بھی یہ روایت جھبٹی و من گھڑت ہے (۲) جزر رفع الیمن ص ۲۰۸ طبع دوم میں ہے عبد الرحمن بن مسددی کی رسول حدیث، فرماتے ہیں۔ هذان من السنۃ (جز بخاری ص ۱۰۷) کو رفع یہین سفت نہیں ہے۔

محترم خالد صاحب کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ مرسل وہ حدیث ہوتی ہے۔ جس کو تابعی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرے جب کہ عبد الرحمن بن مسددی<sup>ؓ</sup> تابعی نہیں ہیں۔ اور غیر تابعی کی بات اس طرح کرنے سے مرسل حدیث بن جاتی ہے تو پھر تو خالد صاحب کی بھی مرسل حدیثیں ہو سکتی ہیں (فَلَمْ يَجِدْ لَهُ إِلَيْهِ بَشَّرٌ)

خالد صاحب نے بہت سے غیر تابعین کو آثار تابعین کے تحت درج کر دیا ہے دیکھئے جزر رفع یہین طبع دوم ص ۲۱۳ و ص ۲۱۴ و طبع اول ص ۲۱۰ و ص ۲۱۱ و ص ۱۸۵۔ خالد صاحب نے اب تو حضرت ابن معوذ<sup>ؓ</sup> کو بھی رفع یہین عذار کوئی کے

ملعوبیں میں شمار کیا ہے۔ جب کہ ابن کے والد محترم نے لکھا ہے کہ ابن مسعودؑ نے  
مازندگی ترک رفع الیدين عنذرالکورع پر عامل ہے اور دوسروں کو بھی یہی تعلیم دیتے تھے  
وقرۃ الفین مص ۸۹ ملحوظاً) اب خالد صاحب ہی فیصلہ کر لیں کہ وہ کچے ہیں یا  
اُن کے والد محترم۔ باقیں تو بہت ہیں مگر یہ اور اق اس کی گنجائش نہیں رکھتے ۔  
انشارِ المترجم پر می ناظرہ کے مقدمہ میں سیر حاصل بحث ہوگی ۔

حافظ محمد جبیر اللہؒ ڈیروی

۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۰۶ھ

House of Verification

# مقدمة الكتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام  
على سيد المسلمين محمد و على آله و  
اصحابه اجمعين رب يسرا ولا العسر و تتم  
بالخير وبك نستعين اما بعد .

بِرَادِنِ اسْلَامِ آجِ جَبَ كَهْ طَرْفَ كَفْرَ وَ الْحَادَادِ فَسْقَ وَ فُجُورَ بَصِيلَ بَچَا ہے اور پھیلتا جا رہا ہے اور فرقہ باطلہ مثلاً یہودی مَرَزَائی رافضی پروتی عیسائی خارجی دصری حق اور اہل حق کے مٹانے کے درپے ہیں ایسے نازک حالات میں تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ آپس میں فردی اختلافات چھوڑ کر سخت ہو کر ان فرقہ باطلہ کا ڈٹ کر مقابلہ کریں ۔ ہمارے بزرگان دیوبند کثیر اللہ تعالیٰ جماعت ہمیشہ خدمت اسلام کا یہ اہم فریضہ ادا کرنے سہتے ہیں اور فردی اختلافات میں بھنسنے سے گریز کرتے رہتے ہیں مگر جب ان کو کسی فرعی مسئلہ کے متعلق مجبور کیا جائے تو پھر وہ مجبوراً برائے اطمینان حق و تحصیل ثواب تحریر اور تقریباً اس کا دافی اور شافی جواب دیتے ہیں جس کا صفحہ جواب دینے سے اکثر مخالف عاجز ہو جاتے ہیں اس لیے ہم فردی مسائل میں زور صرف کرنا مناسب نہیں تھا

افسوس ہے کہ غیر مقلدین حضرات کا ہمیشہ زیادہ زور ہی فروعی سائل کے بارے میں رہتا ہے اور مقلدین حضرات پر طرح طرح کے فتوے وہ لگاتے ہستے ہیں۔ مثلاً غیر مقلد عالم مولوی محمد صاحب دہلوی اپنے شیر اخبار محمدی دہلی اپنے رسالہ سراج محمدی ص ۲۹ میں ایک سوال اور اس کا جواب یوں تحریر فرماتے ہیں سوال مندرجہ کیا یہ

صحیح ہے کہ جس دہلی کا باپ حنفی ہو کر مرا ہو وہ یہ دعا نہ پڑتے رب اغفرلی ولوالدی۔

جواب نمبر ۴ مشرکین کے لیے دعا مغفرت ناجائز ہے الا اور دلائل محمدی ص ۳۰

حصہ دوم میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں : خیر میرا مقصود یہ تھا کہ یہ (تلقید) سیودیت ہے اپنے امام کی رائے قیاس پر بھروسہ کر بیٹھنا اور دینی امور میں شخصی تلقید کو کوئی چیز سمجھنا اور آئین کی آواز سے چڑنا آحمد بن حنبل۔ غیر مقلدین حضرات نے مدینۃ المنورہ میں سارے تیرہ سو سال گذر جانے کے بعد ایک مکان کرایہ پر لے کر ایک مدرسہ قائم کیا جس کا نام علوم القرآن والحدیث رکھا گیا جس کے مدیر مولانا احمد سلفی دہلوی تھے اب غیر مقلدین حضرات کی اس مدرسہ کی تعلیم کے بارے آزاد طلاقظہ ہوں، جس میں انہوں نے اس مدرسہ کی تعلیم کو اسلام کی صحیح تعلیم اور دوسرے مدارس اسلامیہ کی تعلیم کو غیر اسلامی تعلیم قرار دیا مولوی محمد نعما حب غیر مقلد اخبار محمدی دہلی ص ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء میں لکھتے ہیں مدرسہ دارالحدیث واقع مدینۃ طیبہ کی تعلیمات پر تبصرہ از عالی جانب حضرت عالم الافت محی السنۃ جامع العلوم مولانا عبد الجنیب صاحب امیر جماعت پٹنسہ صوبہ بہار میں مدرسہ دارالحدیث واقع مدینۃ طیبہ کو ڈستا کرتا تھا اس سال بفضلہ تعالیٰ اس دارالحدیث کو دیکھ کر سبب خوشی ہوئی ہے میں نے جہاں تک بیہاں کے حالات اور دارالحدیث کی خدمات کو دیکھا اور غور کیا تو میں خوشی سے کھھ رہا ہوں کہ کتاب و سنت کی صحیح معنی میں اشاعت کے لیے مرکز مقدس دیار رسول اقدس میں اسی قسم کی دارالحدیث کی ضرورت بھتی جس کے نصاب میں بھی اسلام کی تعلیم ہو (الی قوله) مولانا احمد مولوی مدرسہ دارالحدیث دالی قوله عبد الجنیب صادق پوری ڈاکخانہ گلزار باغ پٹنسہ بہار موجود ۲۲ ذی القعده ۱۴۵۵ھ

غیر مقلدین حضرات نے اس مدرسہ کے متعلق ایک روئیداد چھپوائی ہے جو کہ آٹھ صفحہ کی ہے جس کا نام محمدی دہلی ہے اس کے ص ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں ہے۔ اتحادی عالیٰ جانب حاجی لے محمد حسین صاحب سوداگر داما و جانب عالیٰ مولوی محمد صاحب ڈارِ نظام اعلیٰ انجمن تنظیم کو جبراں والہ (اللہ تعالیٰ) افسوس کا مقام ہے کہ جس سرزین سے رشد و ترقیت کا چشمہ چھوٹا اور تمام اطراف و کناف دنیا کو سیراب کرتا ہوا پھیلا کلک تک اس میں کوئی مدرسہ ایسا نہ تھا کہ جس میں شیعہ اسلام کی صحیح تعلیم ہوتی ہو اور عامل بالحدیث جماعت کے متعلق ہو الجزا اور محمدی دہلی ص ۱۵ میں ہے جب کہ یہ دینی علمی قومی مدرسہ ایک ایسے عظیم الشان مقدس مرکز میں ہے جہاں دنیا بھر کی اسلامی جماعتیں جمع ہوتی ہیں جو مختلف مذاہج مختلف طرق و مذاہب کے رنگ میں زنجی ہوتی ہوں تو ان کو سنت نبوی کے رنگ میں رنگنے کے لیے ایک دلیے ہی عظیم الشان دائرہ کی ضرورت ہے اور یہ انسان بڑا دائرہ بلا ساتھ دلیے قوم کے انجام نہیں پاسکتا یا لیت قومی یعلمون یہ ایک حقیقت ہے اور عین مقام و حال کے مناسب ہے کہ اس وقت یہ موقع پر ایسی مقدس جگہ اور ایسے کام اور تبلیغ میں مدرسہ ہذا کا ہاتھ بٹانا اس کے کار خیر میں شمولیت حاصل کرنا گویا کہ جنگ پدر کے ثواب عظیم کی طرح نیکیوں سے مالا مال ہونا ہے اور ابتداء اسلام میں انصار مدینہ کی طرح ایک ایک بدلے لاکھوں در لاکھوں کے ثواب کبیر سے مشرف ہونا ہے واللہ الموفق احمد بلطفہ اور مولوی محمد صاحب دہلوی غیر مقلد لکھتے ہیں مسلمانو تمہیں یہ گھونٹ کیسے اُتر گیا کہ حضور ﷺ کے سامنے اگر حضرت موسیؑ آجائیں تو ان کی پیروی کرنے والا تو گمراہ اور جسمی اور حضور ﷺ کے بعد اگر حضرت ابوحنیفؓ آجائیں تو ان کی تقید کرنے والا گمراہ اور جسمی نہیں بلکہ اذًا قِنْمَةٌ فی ذی : ملت محمدی ص ۲۳۲ مؤلفہ سید محمد بن ابراہیم جوناگڑھی دہلوی مدرس مدرسہ محمدیہ عربیہ دہلی ہے۔

اخبار محمدی صدر دہلی ۲۰ جمادی الاولی ۱۳۵۴ھ۔

إِنَّ اللَّهَ وَإِنَّا إِلَيْهِ لَا يَجْعُلُونَ - اللَّهُ تَعَالَى لِعَصْبَى سَمْعَتْ - آمِينَ يَارَبَ الْعَالَمِينَ

قارئین کرام فاتحہ خلف الامم کے بارے ہمارے استاد محترم محقق وقتی شیخ العالیہ ابوالازمہ مولانا محمد سرفراز حب صفدر دام مجدهم نے احسن المکلام فی ترك القراءۃ خلف الامم لکھ کر غیر مقلدین حضرات کو پرشانی کے عالم میں پہنچا کر دیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الحزاۃ اور رفع الیہین کے بارے میں بندہ کی یہ کتاب حاضر خدمت ہے۔

پھر گر قبول افتخار ہے عز و شرف۔ اور مسئلہ آئین کے بارے متعدد جمع کیا باچا ہے نہیں الحسین فی اختفاء النابین کے نام سلواہ نشردا شاعر تبرہ العلوم گجرانوار کی طرف سے شائع ہو چلی ہے مولوی نور حیدر صاحب محض جاگہی غیر مقلدہ کا وہ قرۃ العینین فی ثبات رفع الیہین ص ۱۷، ایک مستعصبانہ فتویٰ ملاحظہ ہو ۲۳ میں لکھتے ہیں کہ امام سبکی فتنے رفع الیہین کے متعلق (۲۳) صحابہؓ سے روایات نقل کی میں اور تابعین اور تبع تابعین دامہ مجتہدین و محدثین کے نام لکھ کر از روئے دلالت ثابت کیا ہے کہ رفع یہین سنت مذکورہ ہے بلکہ واجب ہے اور اس کے چھوڑنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے لذا بلفظ قارئین کرام یہ فتویٰ کمی وجہ سے مخدوش ہے اولاً تو اس لئے کہ رفع الیہین کسی مقام میں بھی واجب نہیں دشائیا اس کے چھوڑنے سے نماز باطل نہیں ہوتی و شالاً اتنی روایات اگر ثابت ہیں تو ان روایات سے رفع الیہین عن الا فتح مراد ہے جس کے ہمراہ ہیں۔ اگر مجھ جاگہی صاحب کے بقول یہ رفع یہین رکوع وغیرہ کے وقت ہے اور اس کے چھوڑنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو پھر اس کی زوکہاں کہاں تک پہنچے گی احناف کا تو معاملہ ہی چھوڑ دیتے حضرات مالکیۃ، حضرات تسع تابعین، حضرات جمہور تابعین، حضرات جمہور صحابہؓ اس کی زویں آئیں گے۔ بلکہ خود سید عالم حضرت محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس زوے محفوظاً رہیں گے۔ معاذ اللہ تعالیٰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مجھ جاگہی صاحب کا یہ فتویٰ ایسا ہے جیسے کوئی متعصب ضدلی بناء پر لفظ مجرم کو فیض اور لفظ دعا کو دغا پڑو دے اسی موقعہ پر کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ س

ہم دعا کھتے ہے وہ دغا پڑھتے ہے  
ایک نقطہ نے ہمیں فخر میں سے مجرم کو دیا

گھر جا کہی صاحب کی خدمت میں ہم عرض کرتے ہیں کہ سہ  
بھوکریں مت کھایتے چلیے سنبھل کر دیکھر چال سب چلتے ہیں لیکن بندہ پر دیکھر  
حضرات اخناف اور حضرات مالکیۃ  
رفع الیدين میں نزارع کے مقام کا تعین فرماتے ہیں کہ رفع یہیں ابتدار نماز میں  
سنت ہے اس کے بعد رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سراٹھاتے ہوئے کہ اور سجدہ تین  
کے درمیان اور پہلے تشبید سے فارغ ہونے کے بعد تیسری رکعت کی طرف کھڑے ہونے  
کے وقت ترک رفع یہیں سنت ہے اور غیر مقلدین حضرات وغیرہم فرماتے ہیں کہ رفع یہیں  
مذکورہ بالامقامات میں بین السجدہ تین کے سوا سنت ہے۔ اور بعض مقامات ایسے بھی  
جہاں رفع الیدين بالاتفاق مستحب ہے اور ان مقامات کی نشاندھی ایکثلا عروں کرتا ہے۔

سہ رفع یہیں نیامد الابہشت جا بشذوذ اے برادر خوش طبع با ذکار  
عیدین و استلام قوت ارتقاء رمی الجمار و مرودہ و عرفات باصفا  
(بحوالہ عاشیہ صدیہ اولین قلمی)

رفع الیدين عند الافتتاح واجب نہیں علامہ کرانی مسیح شرح بخاری ص ۱۷۵  
چہ جائیکہ دوسرے مقامات میں واجب ہو میں فرماتے ہیں

اجمعت الامة على استحباب رفع الیدين عند تکبيرة الاحرام  
الیدين عند تکبيرة الاحرام واختلفوا کے مستحب ہونے پر اجماع ہے اس کے ما بعد  
فیما سواها . الم بیقظ رفع الیدين کے استحباب میں اختلاف ہے۔  
علامہ نوری المتوفی ۶۴۶ھ شرح مسلم ص ۱۶۸ ج ۱ میں رفع یہیں کو مستحب قرار دیتے  
ہیں نیز فرماتے ہیں۔

واجمعوا على انه لا يحبب شيء محمد بن حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ  
رفع الیدين کسی مقام میں بھی واجب نہیں۔ من الرفع -

علامہ شوکانی غیر مقلد نسل الادطار ص ۳۳۳ ج ۲ طبع مصریین فرماتے ہیں کہ علامہ نوری

اس اجماع کے نقل کرنے میں منفرد نہیں بلکہ دوسرے محمد بن عین نے بھی اس اجماع کو نقل کیا ہے جن میں ابن حزم مجھی ہیں آدم مخضنا۔ علامہ ابن حزم ظاہری المتوفی ۵۵۶ھ محلی ص ۲۳۵ و ۲۴۶ھ میں رفع الیہین عندا الرکوع وغیرہ کو مستحب قرار دیتے ہیں ذکر واجب علامہ ابن تیمیہ المتوفی ۷۲۸ھ، عفتاوی ص ۲۲۷ ج ۲ میں رفع الیہین کے اختلاف کو افضل اور غیر افضل پر محمول کرتے ہیں اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیم المتوفی ۱۵۰ھ نہزاد المعاذ ص ۱ ج ۱ میں اس اختلاف کو مباحث کے درجہ میں شمار کرتے ہیں بہر حال رفع الیہین بعد الافتتاح کے وجوب کا قول کسی محدث نے نہیں کیا۔

**رفع الیہین کے چھوٹ جانے یا چھوڑنے سے نماز کا مصنف عبد الرزاق احادیث لازم نہیں حضرت عطاء بن ابی رباح کافتوی ملاحظہ ہو ص ۲۲۷ وص ۲۲۸**

میں ہے۔

ابن جریحؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطارؓ سے پوچھا کہ بعض مقامات میں اگر میں رفع یہین کرنا بھول جاؤں تو اعادہ نماز کروں اپنے زمایکر نہیں۔

عبد الرزاق عن ابن جریح قال قلت

لعلاء أرأيت إن نسيت أن أكابر

بيدتي في بعض ذلك أعود للصلوة قال لا

**حضرت امام احمد بن حنبل کافتوی ملاحظہ ہو** طبع مصریہ میں جملہ الفوائد ص ۹ ج ۳ ابن الصیر

حضرت امام ابو داؤد رحمہ کی سنن صحاح شیعہ میں شمار کی جاتی ہے) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ اکیم آدمی نماز شرعی کرتا ہے اور رفع یہین نہیں کرتا تو کیا وہ نماز کا اعادہ کرے تو اپنے زمایکر نہ کرے اس کی وجہ اور دلیل یہ ہے کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ابوداؤد قلت لاحمد افتتح الصلوٰۃ

طه و يدفع يده الي يده قال لا

حججتان النبي صلى الله عليه و

سلمون يعلم للاعرابي أصل فقط

اعرابی (نماز خراب کرنے والے) کو رفع یہین کی

تعدیم نہیں دی (اگر رفع یہین واجب ہوتا تو  
آپ ضرور تعییم دیتے کیونکہ آپ مقام تعییم می تھے)  
جس شخص نے رفع یہین ان تمام مقامات میں  
**حضرت امام شافعیؓ کا فتویٰ ملاحظہ ہو**  
چھوڑ دیا ہو جماں اسے کہا گیا ہے عمدآ یا سواؤ

فرضی نماز ہو یا نافذ تو اس کی نماز درست ہے نہ اعادہ صلواۃ کی ضرورت ہے نہ سجدہ  
سوکی الہستہ میں اس تک رفع یہین کو ناپسند کرتا ہوں آحد ملخصاً کتاب الامر ص ۱۹۱ و رض ۱۹۱  
ص ۱۹۱ طبع مصر۔ **سوال** : عند الافتتاح رفع یہین کو بعض حضرات واجب کہتے ہیں  
توا جماع آبہت نہ ہوا جواب علامہ شوکانی شیل الاوطار ص ۱۸۳ میں فرماتے ہیں کہ جن  
حضرات نے عدم وجوب رفع یہین عند الافتتاح کے بارے اجماع نقل کیا ہے وہ اجماع  
ان کے زمانہ میں تھا جواب علامہ ابن عبد البر مالکیۃ المتوفی ۴۶۳ھ فرماتے ہیں۔

وَهُلْ مِنْ نَقْلٍ عَنْهُ الْوَجُوبُ لَا كہ ہر وہ شخص جس سے وجوب رفع یہین منقول  
يُبَطِّلُ الصَّلَاةَ بِتَرْكِهِ الْأَذْيَارِ روایتہ  
نہ اُس کے نزدیک رفع یہین کے چھوڑ دینے  
عَنِ الْأَوْزَاعِ وَالْحَمِيدِ وَهُوَ شَنَدٌ سے نماز باطل نہیں ہوتی مگر اذاعی اور حمیدی  
وخطاء۔ بحوالہ نیل الفرقہ ص ۱۷۳۔

**غیر مقلدین حضرات کا ایک** غیر مقلدین حضرات فرماتے ہیں کہ رفع یہین عند الروع  
و حکومہ اور خلط مبحث واجب ہے اور اس کے چھوڑنے سے نماز باطل ہو  
جائی ہے اس سلسلہ میں وہ بعض محدثین حضرات کا نام بھی لیتے ہیں۔ جواب یہ بالکل  
زرا دھوکہ ہے کیونکہ جن حضرات سے رفع یہین کے وجوب اور بطلان صلواۃ کا قول منقول  
ہے وہ عند الافتتاح ہے فقط اور یہ قول بھی شاذ و خطاء ہے۔ نیز حضرات احناف کے  
نزدیک رفع الیہین عند الافتتاح سنتہ موکدہ ہے اور وہ اس پر مکمل پابندی سے عمل کرتے  
ہیں علامہ شوکانیؓ غیر مقلد شیل الاوطار ص ۱۸۳ میں فرماتے ہیں۔

وحكی النووی ایفہ عن داؤد ایجابہ علامہ نوویؓ نے بھی داؤد ظلہبری سے رفع یہین وجوب

عند تكبيرة الاحرام رأى قوله قال الحافظ  
عند تكبيرة الاحرام رأى قوله قال الحافظ  
ومن قال بالوجوب اية الاوزاعي و  
الحادي شيخ الصارى وابن خزيمة  
الحادي شيخ الصارى وابن خزيمة  
ابن خزيمى كاتب جواام عبارتى كه استاده مىں اور  
من اصحابنا آہ بدنظره۔

علامہ ابن حزم ظاہری غیر مقلد محلی ص ۱۰۷ میں فرماتے ہیں۔  
وقد روی ایجاد رفع الیدين فی الحدود رفع یہین عند الاحرام نماز کے لیے امام اوزاعی سے  
للسکولۃ فرض اعن الاوزاعی وهو قول اس کا فرض ہزار روایت کیا گیا ہے اور ہمارے

بعض من تقدم من اصحابنا آہ بعض اصحاب قدماء کا قول بھی یہی ہے۔  
اس طرح علامہ ابن حزم نے اپنا مسئلہ اس حوالے سے ایک درج پرے رفع یہین  
عند الاحرام کے فرض واجب ہونے کا بیان کیا ہے۔

علامہ امیر پانی غیر مقلد سبل السلام ص ۱۰۱ طبع فاروقی دہلی وطبع مصر ج ۱ ص ۱۵۱ میں  
فرماتے ہیں۔

قال الموجيون قد ثبت الرفع عند تكبيرة تكبيرة الاحرام هذا الشبوت الباقى يعني جب تكبيرة تكبيرة الاحرام ہے کہ پھاٹ صحابہ روایت کرنے والے ہیں تو اس مقام میں رفع یہین کے بارے بعض نے وجوب کا قول کیا ہے لیکن جبکہ اس کے خلاف ہیں اور وہ اس کو مستحب کئے ہیں۔ (محصلہ)

قارئین کرام غیر مقلدین حضرات کے بزرگوں نے صاف لکھ دیا ہے کہ وجوب کا موجبًا  
اگر بعض حضرات کا ہے تو وہ صرف عند الافتتاح ہے نہ کہ اس کے بعد۔

غیر مقلدین حضرات کا ایک اور دھوکہ غیر مقلدین حضرات یہ دعویٰ بھی کرتے رہتے ہیں  
غیر مقلدین حضرات کا ایک اور دھوکہ کہ رفع الیدين عند الکروع پھاٹ صحابہ سے مردی  
ہے حالانکہ یہ بھی ان کی غلطی اور خوش فہمی ہے چنانچہ علامہ شوکانی غیر مقلد نے میں الادعا  
ص ۱۰۷ میں لکھتے ہیں۔

اور علامہ عراقی نے ابتداء نماز میں رفع یہیں کرنے والوں کی تعلوکا شمار کیا ہے جو پچاس صحابہؓ کے پنچتی ہے جن میں حضرات عشرہؓ مبشرہ

وجمع العراقی عدد من روی رفع الیین  
فی ابتداء الصلوة فبلغوا خمسین  
صحابیاً منہم العشرة المشهود

بھی ہیں۔

لهم بالجنة آمد بلطفه

اور علامہ زمیعی نے نصب الراء ص ۳۸۹ ۱۶ میں اور علامہ شمس الحق صاحب غیر معلمہ نے تعلیق المعنی ص ۱۱ ج میں ان پچاس صحابہؓ میں سے بعض کا ذکر کیا ہے اور انکے اسماء گرامی شمار کئے ہیں جن میں حضرت عبداللہ بن سعود بھی ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رفع الیین عند الافتتاح مراد ہے۔ علامہ امیر بیانی غیر مقلد سبل السلام ص ۱۱۰ اطبع فاروقی وہی وطبع مصر ۱۴۱۵ میں فرماتے ہیں۔

ابتداء نماز میں رفع یہیں کی روایت کرنے والے پچاس صحابہؓ میں جن میں حضرات عشرہؓ مبشرہؓ بھی ہیں اور امام بیہقیؓ نے امام حاکمؓ سے روایت کی ہے کہ ہم ایسی کلی سنت نہیں جانتے جس کو جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنت کرنے پڑھرات خدا در اشیدن پھر عشرہؓ مبشرہؓ پھر ان کے بعد ولی صحابہؓ باوجرد دراز شہروں میں بھرنے کے متفق ہوں بغیر عند الافتتاح رفع یہیں کی سنت کے امام بیہقیؓ فرماتے ہیں کہ یہ بات ایسے ہی ہے جیسے کہ بخاری استاد ابو عبد اللہ حاکمؓ نے فرمائی ہے اور جو لوگ رفع یہیں کو واجب کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب تکبیر تحریر کے وقت رفع یہیں کا اتنا مفبوض ثابت ہے تو

انہ روی رفع الیین فی اول الصلوة  
خمسون حصاحیاً منہم العشرة المشهود  
لهم بالجنة ورعی البیهقی عن الحاکم  
قال لا تعلم سنة الفق على روایتها  
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
الخلفاء الاربعۃ ثم العشرة المشهود  
لهم بالجنة فمن بعد هد من  
الصحابۃ مع تفرقهم فی البلاد  
الشاسعة غير هذه السنة قال  
البیهقی هو كما قال استاذنا ابو عبد اللہ  
قال الموجبون قد ثبت الرفع عند  
تکبیرة الاحرام هذا الثبوت الى ان  
قال وقال غير همانہ سنة من

سنن الصلوة وعليه الجم، هوراہ  
چھری اس مقام میں واجب ہونا چاہیئے لیکن  
جمهور اس کے خلاف ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نماز کی  
الخ بلفظہ  
سنّۃ میں سے ہے الخ

حضرات : غیر مقلدین حضرات کے بزرگوں کی عبارات سے کہی یا تیں واضح طور  
بر ثابت ہوتی ہے۔ (۱) پچاس صحابہ روایت کرنے والے رفع الیدين عندا فتح الصلوة کے  
ہیں نہ کہ اس کے علاوہ کے۔ (۲) امام حاکم اور امام بیہقی جس رفع الیدين کے بارے حضرات  
عشرہ بشرة اور دیگر صحابہ کرام کا اتفاق نقل کرتے ہیں وہ یہی ابتداء نماز میں رفع ہے نہ کوئی  
اور (۳) رفع الیدين کے وجوب اور عدم وجوب کا اختلاف بھی اسی رفع الیدين کے بارے  
ہے جو عندا فتح الصلوة ہے امید ہے غیر مقلدین حضرات اب کسی کو دھوکہ نہیں دیں  
گے کیونکہ سے

دل کے پھپٹے جل اٹھے سیز کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چیزوں سے  
غیر مقلدین حضرات کے بزرگوں کا ترک (۱) علامہ ابن حزم ظاہری غیر مقلد اپنی  
رفع یہیں کے بارے فیصلہ ملاحظہ ہو۔ کتاب محلی ص ۲۵۷ ج ۳ میں حضرت ابن  
مسعودؓ کی روایت ترک رفع یہیں کے بارے فرماتے ہیں۔

انَّ هَذَا الْخُبْرُ صَحِيحٌ " کریے شک یہ حدیث صحیح ہے۔

اور علامہ صاحب محلی ص ۲۵۷ ج ۳ میں فرماتے ہیں کہ رفع یہیں اور ترک رفع یہیں  
دونوں سنتہ ہیں کیونکہ دونوں طرف حدیثیں صحیح میں الخ ملخصہ (۲) علامہ احمد محمد شاکرہ  
غیر مقلد حاشیہ محلی ص ۲۵۷ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث وہ  
حدیث صحیح" اور علامہ صاحب ہی شرح ترمذی ص ۲۵ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔

وَهَذَا الْحَدِيثُ صَحَّحَهُ ابْنُ حَزْمٍ اس حدیث کو ابن حزم نے محلی میں اور درسرے  
فِي الْمَحْلِيِّ وَغَيْرَهُ مِنَ الْحَفَاظِ وَهُوَ حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے اور یہ حدیث  
حدیث صحیح" وَمَا قَالُوا فِي تَعْلِيمِ صحیح ہے اور بعض لوگوں نے اس حدیث میں

لیں بعثتِ اہم بلفظ  
 مولانا عطاء اللہ صاحب غیر مقلد تعلیقات سلفیہ ص ۱۲۳ ج ۱ طبع لاہور میں لکھتے ہیں۔  
 قولہ "شعلہ عید قد تکلہ ناس" فی ثبوت هذا الحديث والقوای  
 کو گوں نے بحکام کیا ہے اور قوی بات یہ ہے  
 انه ثابت من روایۃ عبد اللہ بن  
 عبداللہ بن مسعود کے طریق سے اور مولانا عطاء اللہ  
 صاحب ہی تعلیقات ص ۱۰۲ ج ۱ میں لکھتے ہیں کہ  
 رفع الیدين اور ترک رفع الیدين دونوں سنت  
 میں اور ص ۱۲۴ میں فرماتے ہیں کہ دونوں ثابت ہیں۔  
 آہ بلفظ

(۳) مولانا محمد خسیل ہراس غیر مقلد حاشیہ محل ابن حزم ص ۲۹۲ ۲۹۳ میں حضرت ابن  
 مسعودؓ کی حدیث کے بارے فرماتے ہیں وہ وحدیث صحیح۔ (۴) علامہ احمد محمد  
 شاکرؒ غیر مقلد کے دو شاگرد جو غیر مقلد ہیں شرح الشافعی ص ۲۲۳ ج ۳ طبع مصر کی تعلیقاً  
 میں علامہ شعیب الدارناؤ واط اور علامہ محمد زہیر الشاولیش لکھتے ہیں وصخچہ غیر  
 ولحد من الحفاظ وما قالوه فی تعالیہ لیں بعثتِ آہ بلفظہ۔ یہ بھی حضرت  
 ابن مسعودؓ کی حدیث کے بارے ہے اور اس کا ترجیح گذرا چکا ہے۔ (۵) جانب مزاجیت  
 دہلوی صاحب غیر مقلد حیات طیبہ ص ۳۳۵ میں لکھتے ہیں کہ مولانا شسید نے یہ ثابت کر  
 دیا ہے کہ اگر کوئی شخص رفع یہین نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اگر کرے تو ٹواریبے  
 کیونکہ طرفین کے دلائل اس مسئلہ میں قوی ہیں اس سے زیادہ فیصلہ کرنے والا اور کون  
 منصفت نج ہو سکتا ہے انہ بلفظہ (تبیہ) حضرت شاہ اسماعیل شسید نے ابتداء میں  
 رفع یہین کے بارے ایک رسالہ سورہ العینین لکھا تھا اور خود بھی اسے ثواب حاصل کر  
 عمل کرتے تھے مگر آخری عمر میں رفع یہین کرنا چھوڑ دیا تھا اور ترک رفع یہین پر عمل کرتے  
 تھے پس اپنے مولانا حافظ حکیم عبد الشکور صاحب سرزا پوری گزانتے ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ جامہ اصل عربی کتاب  
 ان کی نہیں سیرا یہ خیال کسی گنائم روایت والی حکایت پر نہیں بلکہ مولانا کرامت علی جو نپوری کی عینی شہادت

پہچاہ دہ ہمایت یعنی کیسا تھا ذخیرہ کا است ص ۲۲۳ میں سو نوی مخلص الحزن کے پانچویں سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ تنویر العینی جو کتاب ہے سو اس میں مولا نامہ اساعیل سر حرم کے لکھنے ہے چند واقعہ رفع یہیں کی ترجیح میں (ہیں) اور بعد اسکے مولانا حرم نے اپنے مرشد حضرت سید عقد سر حرم کے سمجھانے سے اپنے قول سید جو رع کیا۔ یعنی رفع یہیں کر شکو چھوڑ دیا اور لامہ بہب (غیر مقلد) لوگوں نے تنویر العینی میں اپنی طرف سے بہت سی باتیں زیادہ کر کے لکھیں اور حضرت سید حبیب کے خلیفہ لوگوں کا عمل تنویر العینی پر نہیں بلکہ ان لوگوں نے اس کارڈ لکھا ہے (التحقیق۔ الجدید علی التصویف الشیعی طبع مجیدی کا نپور ص ۱۵۱ تا ۱۵۲ یکم جنوری ۱۹۳۱ھ) (ذمہ حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپور ہنگامہ حضرت سید احمد شمسد بہ بیوی کے خلیفہ تھے اس لئے ان کی یہ شہادت بہت دذن رکھتی ہے۔

### مدہب احافٰ کی صاحت و تفصیل | ہمارے حضرات فقہاء احافٰ کا اس

کے وقت سنتے نہیں بلکہ ترک رفع یہیں سنت ہے لیکن اس میں اختلاف ہے۔ کہ رفع الیین بعد الافتتاح کا کوئی ثبوت بھی ہے یا نہیں تو بعض حضرات عدم ثبوت کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر رفع الیین بعد الافتتاح ثابت ہوتا تو حضرات خلفاء، راشدین اور عترة بشارة اور دیگر صحابہؓ جو پچاس بتائے گئے ہیں ہرگز ترک رفع الیین پر عمل نہ کرتے اور تابعین کی کثیر جماعت بھی ترک رفع یہیں پر عمل نہ کرتی چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے صاحزادے حضرت عبادؓ اور حضرت امام ابو یحییؓ التابعی الجیل رفع یہیں بعد الافتتاح سے سختی کے ساتھ منع کرتے تھے اور علامہ امیر کاتب القانویؓ نے رفع الیین کے بطلان پر رسالہ لکھا ہے اور حضرت مولانا حسین علی سر حرم المتوفی ۱۳۹۳ھ تحریر اور فرماتے ہیں۔

احافٰ حضرات نجع رفع الیین کے قائل  
نہیں بلکہ ثبوت رفع الیین عن النبی صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ کے منکر ہیں۔

ان المحنفية ليسوا بعاثدين بنجع الرفع  
بل هم منكرون ثبوت الرفع عن  
النبي صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ ام بقلم دستم کے منکر ہیں۔

اور تحریرات حدیث صراحت میں فرماتے ہیں۔

فلو يصح في رفع اليدين شئ الم  
کر رفع الیدين میں کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں۔  
اور بعض حضرات نسخ رفع الیدين کے قابل ہیں چنانچہ امام طحا وی علی قارئی حافظ ابن جہاں  
وغیرہ فرماتے ہیں کہ رفع الیدين کا ثبوت تھا مگر بعد کو نسخ ہوا کیونکہ جن حضرات صحابہ سے  
رفع الیدين کی روایات آتی ہیں انہیں سے چھڑک رفع الیدين کی روایات بھی مددی ہیں  
اور عمل بھی ترک رفع الیدين کا ہے مثلاً حضرت عبد اللہ بن عمر رضی و حضرت علی رضی و حضرت  
بوہریہ و حضرت ابن جاسٹ وغیرہم نیز بعض حدیثوں کو غیر مقدمین حضرات خود نسخ  
انتہے ہیں جیسے رفع الیدين میں المسجدین موجود لامی وہ اس رفع الیدين میں المسجدین کی  
نسخیت کے قائم کرتے ہیں وہی دلائل رفع الیدين عند الرکوع وغیرہ کی نسخیت کے  
خلاف حضرات کی طرف سے سمجھ لیں : کہ قیاس کن زگلتان من بخار صرا . اور بعض حضرات  
راجح و مرجوح کا قول کرتے ہیں کہ چونکہ رفع الیدين اور ترک دونوں مردوں ہیں مگر ترک حالت  
نمائز کے زیادہ مناسب ہے اس لیے ترک رفع الیدين راجح اور افضل ہے اور چونکہ رفع  
الیدين عند الافتتاح قوی دلائل سے ثابت ہے حتیٰ کہ پچاس صحابہ اس کے راوی ہیں۔  
جیسا کہ علامہ شوکانی<sup>۱</sup> اور علامہ امیر بیانی<sup>۲</sup> کے حوالہ سے یہ بیان ہو چکا ہے لہذا وہ عمل نیاز  
سے خارج ہے۔ علامہ سید محمد انور شاہ صاحب<sup>۳</sup> فیض الباری ص ۲۹۶ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔  
جواز اقتداء الحنفی بالشافعی في  
سائل رفع الیدين والتأمین آہملقاً رفع الیدين اور آمین یا الجہر کیا ہو حنفی کی نماز جائز ہے۔  
اور حضرت امام شافعی<sup>۴</sup> جب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ<sup>۵</sup> کی قبر کی زیارت کے  
لیے پہنچے تو وہاں نمازوں میں رفع الیدين چھوڑ دیا تھا کسی نے امام شافعی سے اس کی وجہ  
پوچھی تو فرمایا۔

استحیاء من صاحب هذا القبر اس قبر والے سے حیاء آتی ہے۔

حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی<sup>۶</sup> تکمیل الاذھان ص ۱۵ میں اس واقعہ  
کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں مشعر عدم التکید کر یہ واقعہ اس بات کا مشعر ہے

کر رفع الیدين عند الرکوع وغیرہ امام شافعیؓ کے ہاں منکدہ نجحا: مؤلف کتاب مذکوٰ کے ہاں راجح اور مرجوح کا مسلک پسندیدہ ہے اور اسی کے مطابق دلائل قائم کئے جائیں گے انتہاء  
تعصیب اور تعصیت سے محفوظ فرمادے آئین وہو الموفق والمعین۔

**غیر مقلدین حضرات کا ایک اور دھوکہ** وہ فرضتے ہیں کہ حضرات احناف کے  
کے پیچھے نماز جائز قرار ہوتے ہیں اس سے مذہب اہل حدیث کی حنفیت اور ان کے  
دلائل کی مضبوطی ثابت ہوتی ہے نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر مقلدین حضرات کے  
پیچھے نماز بلا کراحت جائز ہے۔

**جواب ۱** حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحبؒ کے حوالہ سے ابھی گذر ہے  
کہ اس سے شافعی مسلک والے مقلد مراد ہیں نہ کہ غیر مقلدین حضرات۔ **جواب ۲**  
جو غیر مقلدین حضرات ائمہ اربعہؑ کے مقلدین کو مشرک اور کافر کہتے ہیں یا یہ متعصبین کے  
پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں ہے۔ کیونکہ صحیح حدیث کے مطابق مسلمان کو کافر کرنے والا خود  
کافر ہو جاتا۔ ہے اور کافر کی افتادہ میں نماز درست نہیں ہے۔ **جواب ۳** یہ سوال  
فروعی ہیں ان میں کسی کے دلائل کمزور ہونے کے باوجود اس کے پیچھے نماز جائز ہے جس  
کی واضح دلیل امت کا تعامل ہے۔

## البَابُ الْأَوَّلُ

ترک رفع الیدين کے قائلین حضرت صحابہ کرامؓ توبے شمار ہیں جیسا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں بھی ان کا ذکر ہے اُن کے آثار مرفوعات کے بعد ذکر کئے جائیں گے انشاد اللہ تعالیٰ اور مرفوعات میں بھی ان کا ذکر ہے حضرت امام ابوحنیفہؓ «ترک رفع الیدين پر عمل کرتے تھے اور اس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنّت قرار دیتے تھے اور رفع الیدين کرنے والے کو منع فرماتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر لسان المیزان ص ۲۲۲ میں لکھتے ہیں۔

وقال قتيبة سمعت أبا مقاتل سَكَنَ  
يقول صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى هِنَافَةَ  
فَكُنْتَ أَرْفَعَ يَدِي فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ يَا أبا  
مقاتل لعدك من أصحاب المراوح  
الْأَزْ بِلْفَظِهِ

قتيبةؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مقاتل سے کہ  
ہوئے تھا کہ میں نے امام ابوحنیفہؓ کے پسلو  
میں نماز پڑھی اور میں رفع یہیں کرنا راجب  
امام ابوحنیفہ نے سلام پھرایا تو کہا کہ اے ابو مقاتل  
شاید کہ تو بھی پنکھوں والوں سے ہے۔

امام شافعیؓ کے اُسٹار و حضرت امام محمدؓ بھی چنانچہ امام محمدؓ موطا ص ۹ میں فرماتے ہیں  
ترک رفع الیدين پر عمل کرتے تھے کہ ابتداء نماز میں رفع الیدين کرے۔

پھر نماز کے کسی حصہ میں بھی رفع ہیں نہ کرے  
اور اس تک رفع الیدين کے بلکے آثار صحابہ اور  
تابعین بست ہیں)

تم لا يرفع في شئٍ من الصلوة  
وفي ذلك آثار كثيرة

**حضرت امام شافعی کے اسٹاد حضرت امام وکیعؓ** بحوالہ جزء رفع الیدين للاماں البخاری ص ۲۳  
بھی ترک رفع الیدين کرتے تھے طبع لاہور حضرت امام بخاریؓ نے اپنی صحیح  
بخاری میں حضرت امام وکیعؓ سے کافی روایات لی ہیں یہ بالاتفاق ثقہ فی الحدیث میں  
مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکبوریؓ غیر مقلد امام وکیعؓ کو ان الفاظ میں باد کرتے ہیں۔  
احمد الدامت للعلام ثقہ حافظ عابد بن کبار التاسعہ تحفۃ الاحدزادی ص ۱۲۴ و ۱۳۱

**حضرت امام احمد بن حنبلؓ کے اسٹاد حضرت امام طحاوی ص ۱۱۲** - حضرت علامہ سید  
ابو یوسفؓ بھی ترک رفع الیدين پر عمل کرتے تھے محمد اوز شاہ صاحبؒ العرف الشذی

ص ۲۸۶ طبع رحمتیہ دیوبند میں لکھتے ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبلؓ سے روایت کی گئی  
ہے وہ فرماتے تھے کہ جس سُنّہ پر امام ابوحنینؓ  
بر زام ابو یوسفؓ اور امام محمدؓ مستفق ہو جائیں تو  
اس کے خلاف کوئی بات نہ سُنی جائے کیونکہ  
امام ابوحنینؓ قیام کے زیادہ ماہر ہیں اور امام ابو  
یوسفؓ روایتِ حدیث کے زیادہ عالم ہیں اور  
امام محمدؓ عربی زبان کے زیادہ عالم ہیں اور ترک  
رفع الیدين پر یہ سب حضرات بحمد اللہ تعالیٰ متفق ہیں۔

(فوانیہ بیت المقدس مولانا عبدالمحیی لکھنؤیؓ) حافظ ابن حجرؓ  
نے تہذیب التہذیب میں اُن کی توثیق

امام ابراہیم بن یوسف الماکیانیؓ بھی  
رفع الیدين نہ کرتے تھے امام نسائیؓ وغیرہ سے نقل کی ہے۔ بحوالہ بسط الیدين ص ۲۷

حضرت امام حسن بن صالح بن حسین <sup>جو والہ التعليق الحمد ص ۹</sup> امام حسن <sup>لطفہ میں</sup> حضرت  
بھی ترک رفع یدیں کرتے تھے امام احمد بن حنبل اور مکتب المخاطب امام بیکی بن معین  
اور امام ابو حاتم اور امام ابو زرعہ وغیرہم انکو ثقہ ثبت جو جو فارغیت ہیں تذکرہ المخاطب  
ص ۲۰۷ و تہذیب التہذیب ص ۲۸۵ حافظ ابن حجرہ تقریب میں فرماتے ہیں صدقہ <sup>ا</sup>  
محمد شاھ بن ابی اسرائیل بھی سنن دارقطنی ص ۱۱۱ حضرت امام شافعی اور محمد شاھ  
ترک رفع الیدیں پر عمل کرتے تھے اسحق بن ابی اسرائیل <sup>ا</sup> ایک ہی سال میں پیدا ہوئے  
ہیں یعنی ان کا سن ولادت ایک ہے اور محمد شاھ اسحق <sup>کی</sup> وفات ۲۳۶ ہیں ہوئی  
ہے اور وہ ثقہ ہیں (میزان الاعتدل)

حضرت امام حسن بن زیاد <sup>اور حضرت افوار المودود شرح ابی داود ص ۲۵۸</sup> امام زفر <sup>بھی</sup> رفع الیدیں نہ کرتے تھے

حضرت امام مغیرہ <sup>بھی</sup> رفع الیدیں نہ کرتے تھے احافظ ابن حجرہ تقریب ص ۲۵۲  
میں فرماتے ہیں مغیدہ بن شبیل الکوفی ثقہ اور حضرت امام مغیرہ حضرت امام ابو سیم  
خنگی کے شاگرد ہیں اور انہوں نے ترک رفع الیدیں اپنے استاد سے سیکھا ہے دیکھئے  
ابن ابی شیبہ ص ۱۵۹ و ص ۱۶۰ -

حضرت امام طحاوی <sup>المتوفی ۱۳۲۱ھ</sup> اپنی کتاب  
فقہاء کا ترک رفع الیدیں پر اجماع <sup>شرح معانی الامار ص ۱۱۲</sup> طبع رحیمیہ دیوبند  
میں فرماتے ہیں -

حضرت امام ابو بکر بن عیاش <sup>فرماتے ہیں کہیں</sup> ولقد حدثتی ابن ابی داؤد قال حدثنا  
احمد بن یونس قال حدثنا ابو بحر نے کسی فقیہ کو بھی تجیرہ اولی کے سوار رفع الیدیں  
بن عیاش قال مادریت فقیہا قط کرنا نہیں دیکھا۔

یفعله یرفع پدیہ فی غیر التکبیرۃ

الاولی آمد بلغظہ

اس سذر کے تمام راوی ثقہ ہیں اس کے پہلے راوی امام طحاویؓ کے استاد ابن الجوزیؓ ابراہیم بن ابی داؤد الاسدی البر اسحاق بُر لسیؓ ہیں۔ ان کی وفات ۲۰۲ھ میں ہوئی یا قوت جموئیؓ کہتے ہیں کہ وہ ثقہ اور حافظ تھے امام سمعانیؓ ان کو ثقہ اور من حفاظ الحدیث کہتے ہیں۔ ابن حجرؓ ان کو من الحفاظ المکثین کہتے ہیں (محصلہ امامی الاجار ص ۱۷) اور دوسرے راوی احمد بن یونسؓ یہ امام بخاریؓ کے استاد ہیں اور صحیح بخاری کے مرکزی راوی ہیں مثلاً دیکھئے بخاری ص ۲۳۲ و ص ۲۶۳ و ص ۲۶۹ و ص ۲۵۵ و ص ۲۶۸ و ص ۹۵ و ص ۹۸ و ص ۱۱۸ اور تیسرا راوی خود حضرت ابو بکر بن عیاشؓ ہیں جن کی وفات ۱۹۲ھ میں ہوئی اور وہ صحیح بخاری کے راوی ہیں ان کی توثیق حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے اثر میں بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اُس کی سپلی دلیل۔  
امام ترمذیؓ فرماتے ہیں۔

اور اسی تک رفع الیدين کے قائل توبے شمار  
صحابہ رضی اللہ عنہم صلی اللہ علیہ وسلم اور بے شمار  
تابعین ہیں اور امام سفیان ثوریؓ اور تمام  
اہل کوفہ کا سند بھی یہی ہے۔

### اہل کوفہ کا تک رفع الیدين پر اجماع

و به يقول غير واحد من اهل  
العلم من اصحاب النبي صلی اللہ  
علیہ وسلم والتابعین وهو  
قول سفیان و اهل الكوفة۔

آہ سنن ترمذی ص ۲۵ ج ۲

سوال ہے۔ امام ترمذیؓ نے جو اہل کوفہ فرمایا ہے اس میں نہ تو انسوں نے جمیع کا لفظ  
کہا ہے نہ بعض کا بلکہ اس اہل کوفہ سے صرف امام ابو حیینہؓ مراد ہیں۔

جواب ہے۔ مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوریؓ غیر مقلد مقدمہ تحفۃ الاخزوی ص ۲۰۹  
میں لکھتے ہیں۔

یہ (مبارکپوری) کہتا ہوں کہ صحیح بات یہ ہے  
کہ امام ترمذیؓ کی مراد اہل الکوفہ سے ہر وہ

قلت الصَّحِّحُ أَنَّ التَّرْمِذِيَّ ارْدَى هُلْكَةً  
الْكَوْفَةَ مِنْ حَانَ فِيهَا مِنْ أَهْلِ

اہل علم ہے جو اس میں رہتا ہو جیسے امام ابوحنینہ اور سفیان ثوری اور سفیان بن عینیہ وغیرہم اور بعض اہل الکوفۃ سے مراوی بعض اہل علم ہیں اور اہل الکوفۃ اور بعض اہل الکوفۃ سے امام ترمذی کی مراوی صرف امام ابوحنینہ ہی نہیں ہے۔

اس کی دوسری دلیل : مولانا عبدالجی لکھنؤی التعالیٰ المحمد ص ۹۱ میں لکھتے ہیں۔  
ترک رفع الیہین پبلی مرتبہ کے سوا حضرت امام ابوحنینہ کا فرمان ہے اور آپ کی مراجعت  
ترک رفع الیہین میں حضرت سفیان ثوری اور حضرت حسن بن حنفیہ اور تمام فقہاء الکوفۃ متعدد میں اور متاخرین نے کی ہے۔

اور انوار الحجود شرح ابی واوڈ ص ۲۵۸ میں ہے۔  
وسائر فقهاء الکوفۃ والعراق قدیماً کہ تمام فقہاء کوفہ و عراق متقدیں اور متاخرین  
نے ترک رفع الیہین اختیار کیا ہے۔ وحدیث۔

قارئین کرام امام ابوحنینہ سے متقدہ میں فتحیاد تو صحابہؓ اور تابعین کبارؓ ہی ہیں معلوم ہوا کہ حضرات صحابہؓ کے دور میں اہل کوفہ کا ترک رفع الیہین پر اجماع واتفاق تھا  
والحمد لله على ذلك

اس کی تیسرا دلیل : حافظ ابن رشد مالکی المتوفی ۵۹۵ھ بایہۃ المحدث ج ۷، طبع سری  
میں لکھتے ہیں۔

اہل کوفہ حضرت امام ابوحنینہ و حضرت سفیان ثوری اور تمام فقہاء اس بات کی طرف گئے

العلم خالد مام ابی حنینہ والسفیان  
وغيرهم واراد بعض اہل الکوفۃ  
بعضهم ولم یرد باہل الکوفۃ  
او بعض اہل الکوفۃ الامام  
ابی حنینہ وحده اہل بقیہ

اس کی دوسری دلیل : مولانا عبدالجی لکھنؤی التعالیٰ المحمد ص ۹۱ میں لکھتے ہیں۔  
وهو قول ابی حنینہ و وافقہ ف  
عدم الرفع الا مرتة الشوری والحسن  
بن حنی و سائر فقهاء الکوفۃ قدیماً  
وحادیث۔ الخ

فذہب اہل الکوفۃ ابوحنینہ  
وسفیان الشوری و سائر فقهاء اہل کوفہ

ہیں کہ نمازی تکبیرہ احصارم کے بعد رفع الیدين  
ذکرے۔

اسکی چوھتی دلیل : امام محمد بن نصر مروزی<sup>ؓ</sup> المتوفی ۲۹۳ھ فرماتے ہیں۔

تمام شہروں میں سے کسی شر کے متعلق ہمیں علم  
نہیں کہ ان کے سینے والوں نے اجماع سمجھ کرتے

اور سراٹھات وقت رفع الیدين چھپرڑ دیا ہوگر  
بحوالہ تعلیقات سلفیہ ص ۱۰۳<sup>ؓ</sup> مولوی عطاء اللہ صاحب

اہل کوفہ ذکر وہ سب تک رفع الیدين کھستے ہیں)  
غیر مقلد و التعالی المحبہ ص ۹ (بحوالہ استد کار لابن عبد البر)  
درشح احیاد العلم محوالہ نیل الفرقانی ص ۶۶

قاریئین کرام امام محمد بن نصر مروزی<sup>ؓ</sup> کی عبارت سے ثابت ہوا کہ اہل کوفہ ترک  
رفع الیدين پر متفق ہیں کوئی کوئی بھی رفع الیدين کرنے والا نہیں لیکن دوسرے شہروں  
میں سب کا الفاق ترک رفع الیدين پر نہیں بعض رفع الیدين کرنے والے بھی موجود ہیں۔  
حافظ ابن حجر<sup>ؓ</sup> کی ایک عبارت میں فتح آثاری شرح صحیح البخاری ص ۲۱۸۲<sup>ؓ</sup>  
تین ٹرمی غلطیاں ملاحظہ ہوں طبع مصریں ہے۔

اور محمد بن نصر مروزی<sup>ؓ</sup> نے کہا ہے کہ تمام شہروں  
کے علماء کا رفع الیدين پر اجماع ہے مگر اہل کوفہ  
(کہ ان میں ترک رفع الیدين کرنے والے بھی بعض  
موجود ہیں) اور ابن عبد البر<sup>ؓ</sup> نے کہا ہے کرام  
مالك سے ترک رفع الیدين عنده الرکوع و بعد  
الرکوع کسی نے بھی روایت نہیں کیا مگر ابن القاسم<sup>ؓ</sup>  
نے اور ہم جس پر عمل کرتے ہیں وہ رفع الیدين  
ہے بوجہ حدیث ابن عمر رضی کے۔

الى انه لا يرفع المصلى يه يه  
الا عند تكبيرة الاحرام الخ

اجماعهم رفع الیدين عند الخفض و  
الرفع ولا اهل الكوفة الخ

بحوالہ تعلیقات سلفیہ ص ۱۰۳<sup>ؓ</sup> مولوی عطاء اللہ صاحب  
غير مقلد و التعالی المحبہ ص ۹ (بحوالہ استد کار لابن عبد البر)

درشح احیاد العلم محوالہ نیل الفرقانی ص ۶۶

وقال محمد بن نصر المروزی اجمع  
علماء الامصار على مشروعية ذلك  
الا اهل الكوفة وقال ابن عبد البر  
لم ير واحد عن مالك ترك الرفع  
فيهم ابا القاسم والذى نلخذه  
به الرفع لحدث ابن عمر  
آه بلفظ

غلطی اقل :- محمد بن نصر مروزی کی عبارت کو حافظ ابن حجرؓ نے بالکل اٹا بیان کیا ہے چنانچہ اس ترجمہ میں اور اد پر محمد بن نصر مروزیؓ کی صحیح عبارت میں معمولی سی نظر کرنے سے آپ نے معلوم کر لیا ہو گا مگر بعض غیر مقلدین حضرات نے اس غلط عبارت کو اپنی تصنیفات میں لکھ دار یا تو ان کے قیمت تدبیر و علم کی نشانی ہے یا تعصیب کی چنانچہ علامہ قاضی شوکانیؓ نے الدارمی المضیفہ میں (بجواہ الشیل الفرقہ دین ص ۶۷) اور مولوی نور حسین صاحب گھر جا کھی نے قرۃ العینین ص ۲۷ میں پیش کیا ہے۔

دوسری غلطی :- حافظ ابن حجرؓ نے علامہ ابن عبد البر مالکیؓ کا مذہب رفع الیدين بیان کیا ہے حالانکہ وہ تمہید شرح موطا مالک میں فرماتے ہیں کہ میں رفع الیدين نہیں کرتا بحوالہ الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی ص ۱۳۶ ج ۱ طبع حیدر آباد دکن ہے۔

حافظ ابن حجرؓ کی اس غلطی کا اصل سبب | علامہ ابن عبد البر مالکیؓ نے محمد بن عبد اللہ حافظ ابن حجرؓ کی اس غلطی کا قول پیش کیا ہے کہ ابن عبد الحکمؓ نے فرمایا کہ میں رفع الیدين کرتا ہوں حافظ ابن حجرؓ نے سمجھا کہ ابن عبد البر فرمائے ہیں کہ میں رفع الیدين کرنا ہوں حالانکہ یہ ابن عبد الحکمؓ کا قول ہے چنانچہ علامہ زرقانیؓ نے شرح موطا ص ۳۴ میں اور علامہ شوکانیؓ غیر مقلد نے نیل الاوطار ص ۲۹ ج ۲ میں ابن عبد الحکمؓ کا قول پیش کیا ہے اور شرح تقریب ص ۲۵۲ میں (بجواہ معادر السنن ص ۲۵۵ ج ۲) بھی ابن عبد الحکمؓ کا قول پیش کیا گیا ہے:-

تیسرا غلطی :- کہ ابن عبد البرؓ نے فرمایا کہ امام مالکؓ سے ترک رفع الیدين ابن القاسمؓ کے سوا کسی ایک نے بھی روایت نہیں کیا یہ بھی حافظ ابن حجرؓ کی غلطی ہے کیونکہ یہ قول بھی ابن عبد الحکمؓ کا ہے نہ کہ ابن عبد البرؓ کا دیکھئے شرح ترمذی علامہ محمد شاکرؓ وغیرہ

حافظ ابن حجرؓ کی ایک عبارت میں ایک او غلطی | حافظ ابن حجرؓ فتح الباری ج ۲ ص ۱۰۲ میں لکھتے ہیں۔

لما رأى للمالكية دليلاً على ترك رفع الیدين کہ میں نے مالکیۃ حضرات کے ہاں ترک رفع الیدين

**رُقْ الْيَدِينَ الْأَوْرَاقِيَّةُ إِبْنُ الْقَاسِمِ**  
 کرنے کی کوئی دلیل نہیں پائی مگر ابن القاسم  
 مالکیٰ کی روایت (جو اسنون نے امام مالک  
 سے رفع الیدين چھوڑ دینے کی بیان کی ہے)

حافظ ابن حجرؑ کا مقصد یہ ہے کہ امام مالکؓ سے ترک رفع الیدين ابن القاسمؓ  
 کے سوا اور شاگرد نقل نہیں کرتے مالکیّہ کی غلطی ہے کہ صرف ابن القاسمؓ کی روایت  
 کی بناء پر رفع الیدين اسنون نے چھوڑ دیا ہے لیکن حافظ ابن حجرؑ کی یہ بات غلط ہے اور  
 کئی وجہ سے اس کا جواب دیا جا سکتا ہے الجواب الاول حضرت امام مالکؓ کا مذهب  
 ترک رفع الیدين ہے تو چھر مالکیّہ کیسے ترک رفع الیدين پر عمل نہ کریں چنانچہ علامہ ماروی بن رحیم  
 الجوہر الفتنی ص ۱۳۶ میں لکھتے ہیں۔

**وَفِي شَرْحِ مُسْلِمٍ لِلْفَرْطِيِّ وَهُوَ**  
 کر علامہ قرطبیؓ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ ترک  
**رُفْعُ الْيَدِينِ اِمَامُ مَالِكٌ كَمَشْهُورٍ مَذْهَبٍ** ہے۔  
 اور علامہ محمد صدیق بن حیب آبادیؓ شرح ابو داؤد ص ۲۵۸ میں لکھتے ہیں۔

**وَهُوَ الْمَشْهُورُ مِنْ مَذْهَبِ مَالِكٍ كَمَالِكٍ**  
 کہ امام مالکؓ کا مذهب ترک رفع الیدين مشهور ہے  
 اور علامہ ابن رشد مالکیؓ بیانۃ المحتہد ص ۲۸۷ میں فرماتے ہیں وہو مذهب مالکؓ  
**الْجَوَابُ الثَّانِيُّ :** حضرت امام مالکؓ کے طریق سے صحیح حدیث ترک الیدين کی مردوی  
 ہیں جیسا کہ انکا نامہ کرہ باب ثانی میں دلائل کی بحث میں الشارع اللہ تعالیٰ ہو گا جن کی بناء پر  
 امام مالکؓ نے رفع الیدين چھوڑا ہے اور آپ کی اقتداء میں مالکیّہ حضرت نے رفع میں  
 چھوڑا ہے حافظ ابن حجرؑ کا مالکیّہ پر ناراض ہونا اچھا نہیں ہے۔

**الْجَوَابُ الثَّالِثُ :** ابن قاسمؓ امام مالکؓ سے ترک رفع الیدين کی روایت میں منفرد  
 نہیں بلکہ امام مالکؓ سے ترک رفع الیدين اور ملامہ بھی روایت کرتے ہیں امام ابن دہبؓ  
 بھی امام مالکؓ سے ترک رفع الیدين روایت کرتے ہیں دیکھیے مالکیّہ کی بڑی معبر کتاب مدونہ  
 کبریؓ ص ۱۴۱ امام شافعیؓ بھی امام مالکؓ سے ترک رفع الیدين روایت کرتے ہیں مبانی الاجماع

شرح معانی آثار للعلامة بدرالدین عینی (بجوال نسل الفرقدين ص۲۷) بصرہ کی ایک جماعت نے امام مالک سے ترک رفع الیدين روایت کیا ہے چنانچہ قاضی ابو بکر ابن العربي و  
المتوئی ۵۲۳ھ عارضۃ الاخزوی شرح الترمذی ص۲۸ طبع مصر انہ ہر دوں فرماتے ہیں۔

|   |  |
|---|--|
| <p>دوسرانہ ہبہ یہ ہے کہ رفع الیدين صرف تبکیر<br/>تحريمیں کیا جائے امام مالک نے بصریں کی مشورہ<br/>روایت میں یہی کہا ہے اور امام ابوحنیفہ بھی اسکی قائل ہیں۔</p> | <p><b>الثانی انه يرفع في تكبیر الدعائم</b><br/><b>قاله مالک في مشهور روایة البصریین</b><br/><b>وابوحنیفة الا</b><br/>اور علامہ ابن وقیع العید المالکی الشافعی المتوفی ۴۰۲ھ، ہو احکام الاحکام ص۲۰ طبع مصر میں فرماتے ہیں۔</p> |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>امام ابوحنیفہ افتتاح کے سوارف رفع الیدين کے قال<br/>نہیں اور امام مالک کے اصحاب متقدیں میں بھی یہی<br/>مشورہ ہے اور متأخرین کا تو یہ معمول ہو<br/>چکا ہے۔</p> | <p><b>والبوجنیفة لا يرى الرفع في غير</b><br/><b>الافتتاح وهو المشهور عند</b><br/><b>اصحاب مالک والمعمول به</b><br/>عند المتأخرین منهـو آہ بلفظ</p> |
|--|--|

قارئین کرام ان عبارات سے ثابت ہوا کہ ترک رفع الیدين امام مالک سے ہے روایت  
کرنے میں ابن القاسم متفرد نہیں بلکہ دوسرے بھی ان کے ہم نواہیں سے  
نہ تنہما من وریں میخانہ ستم جنید و شبی و عطار شد مست

**الجواب الرابع** :- اگر بالفرض والتیلیم ابن القاسم ترک رفع الیدين کی روایت کرنے میں  
امام مالک سے متفرد بھی ہوں تب بھی مالکیہ اور غیر مالکیہ کے ہاں ان کی بات کافی و ذلی  
ہے چنانچہ علامہ نووی شرح مسلم ص۲۸ میں اور علامہ کرمانی شرح بخاری ص۱۶۰ میں اور  
علامہ ابی شرح مسلم ص۲۳ میں ابن قاسم کی روایت ترک رفع الیدين عن مالک کے  
بارے فرماتے ہیں۔ وہوا مشہر الروایات عن مالک کہ تمام روایات سے زیادہ شد  
روایت ہے امام مالک سے حضرت علامہ حافظ ابن حجر خود تحریر فرماتے ہیں۔

|  |   |
|--|---|
| <p><b>اعتماد هم في الاحکام والفتوى</b></p> | <p>مالکیہ کے ہاں اعتماد اور دار و مدار احکام اور فتاویٰ</p> |
|--|---|

میں اس روایت پر ہوتا ہے جو ابن القاسمؑ ام  
مالکؓ سے روایت کریں چاہیے وہ روایت  
مژطلہ امام مالکؓ کے موافق ہریا نہ ہو حالانکہ بعض  
اہل مغرب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں انواع  
نے بتایا ہے کہ مالکیہ نے مژطلہ مالک کی بعض نصوص  
کی مخالفت کی ہے مشاور فرع آئین عنده الرکوع  
اور اعتماد میں۔

علیٰ ما رواه ابن القاسم عن مالك  
سواء وافق ما في الموطئ لا وقد  
جُمِعَ بعْضُ الْمُفَارِبَةِ كِتَابًا فِيهَا  
خالفٌ فِيهِ الْمَالِكِيَّةُ نصوص  
الموطئ عالرفع عنده الرکوع والاعتدال  
آه بلفظ (تعجیل المنفق) طبع  
دائرة المعارف حیدر آباد (گن)

یہ عجیب بات ہے کہ حافظ ابن حجرۃ اعتراض بھی خود کرتے ہیں اور جواب بھی خود

لکھتے ہیں۔

**الجواب الخامس:** امام مالکؓ نے ترک رفع الیدين پر عمل اس یہے کیا کہ آپ کے زمانہ  
میں اہل مدینہ منورہ کا ترک رفع الیدين پر اجماع تھا اور آپ کا یہ اصول ہے کہ اہل مدینہ منورہ  
غلط کام پر جمیع نہیں ہو سکتے چنانچہ علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی فتح الملموم ص ۲۳ میں  
لکھتے ہیں کہ ابن رشد مالکیؓ نے پیاسیۃ المحمدیہ میں لکھا ہے۔

**ان مالکاً رجح ترک الرفع لموافقة** امام مالکؓ نے ترک رفع الیدين کو اس یہے ترجیح دی  
عمل اہل المدینہ آہ بلفظ ہا کہ عمل اہل مدینہ منورہ کے موافق ہو جائے۔

اور حافظ ابن قیمؓ بداع الغواہ ص ۳۲ میں لکھتے ہیں۔

**من اصول مالک اتباع عمل المدینہ** امام مالکؓ کے اصول میں سے ہے کہ اتباع عمل اہل مدینہ  
منورہ کیا جائے اگرچہ حدیث کے خلاف بھی ہو جائے  
**وان خالف الحديث الخ** فاریئن کرام ان عبارات سے کسی باتیں ثابت ہو میں (۱) امام مالکؓ ہمیشہ ترک  
رفع الیدين پر عمل کرتے تھے (۲) اہل مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا کا امام مالکؓ کے زمانہ  
میں ترک رفع الیدين پر اجماع تھا (۳) اہل مدینہ منورہ کسی غلطی پر متفق نہیں ہو سکتے بحمد اللہ  
امام مالکؓ کا عمل اہل مدینہ منورہ کے بھی موافق ہو گیا اور احادیث نبویہ پر بھی عمل ہو گیا جو

**ترک رفع الیدين میں صریح ہے۔ ۴۔** پسداپنی اپنی مزاج اپنا اپنا الجواب السادس ۵۔ علامہ زرقانی مالکی نے شرح موطا ص ۲۳ میں امام اصیل سے نقل کیا ہے کہ نافع رفع الیدين کی روایت کو ابن عمرؓ تک موقوف بیان کرتے ہیں اور سالمؓ مرفوع بیان کرتے ہیں اور یہ حدیث ان چار حدیثوں میں سے ایک ہے جن میں نافع اور سالمؓ کا اختلاف مشور ہے جب سالمؓ اور نافعؓ نے اس کے مرفوع اور موقوف ہونے میں چھڑا کیا تو امام مالکؓ نے اس حدیث کو چھوڑ کر ترک رفع الیدين کی روایات پر عمل کیا کیونکہ اصل حکم ہی ہے کہ نماز کو افعال سے بجا یا جائے الخ ملخصاً۔ بہر حال ان دلائل سے ثابت ہوا کہ امام مالکؓ ترک رفع الیدين کرتے تھے اور آپ کی افتخار میں مالکیۃ حضرات بھی اس پر عمل کرتے ہیں لہذا حافظ ابن حجرؓ کا اعتراض غلط ثابت ہوا۔ حضرت علامہ عبدالرحمٰن البجزی الرئیس الفقہ علی المذاہب الاربعہ ص ۲۵، ۲۶ میں لکھتے ہیں۔

مالکیۃ قالوا رفع الیدين حذ و المبکین عند تکبیرۃ الدحرام من دوب و قیام عدا ذالک مکروہ آہ اس کے علاوہ مکروہ ہے۔

اور علامہ ابوالبرکات محمد بن احمد الدردیۃ المالکی الشرح الصغیر علی اقرب الممالک الی مذہب الامام المالک ص ۲۲۳ و ص ۲۲۴ میں فرماتے ہیں۔

وندب رفع الیدين رالی، مع الداعم  
اسی عنده لا عتد رکوع ولاد رفع  
صرف تکبیر تحریر کے وقت نہ تو رکوع کے وقت  
منہ ولا عنده قیام من اثنین  
وندبہ الشافعی آہ  
اور امام شافعیؓ نے ان معقات میں ستحب قرار دیا ہے۔

قارئین کرام۔ یہ ہے حضرات مالکیۃ کا مسلک جس کو انہوں نے اپنی کتابوں میں صفت

طور پر بیان کر دیا ہے جو کہ رفع یہیں تجھیس تحریر کے سوا مکروہ ہے

**حضرت سفیان ثوریؓ بھی ترک رفع الیدين کرتے تھے** | ملاحظہ ہو سنن ترمذی ع ۱۷۳۰  
وجز درفع الیدين ببخاری ص ۲۲

طبع لاہور

اور مولانا میر محمد ابراہیمؒ سیا لکوٹی غیر مقلدہ تاریخ اہل حدیث ص ۲، میں الملاع الخل  
مو ۲۵۲۶ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ مجتہدین امت دو گروہوں میں بندھیں تیسرا کوئی  
گروہ شما نہیں کیا جانا اصحاب، رائے اور اصحاب حدیث حضرات امام مالکؓ اور  
اُن کے اصحاب اور سفیان ثوریؓ اور ان کے اصحاب اصحاب حدیث میں شمار ہیں الخ  
ملخصاً۔ اور حضرت سفیان ثوریؓ کے مذہب کر قبول کرنے والے بھی بے شمار لوگ ہیں  
علامہ سمعانیؒ کتاب الانساب ورق ۲۹۹ میں السفیانی کی سُرخی قائم کرتے ہیں پھر اس  
کے تحت لکھتے ہیں۔

**هذه النسبة لجماعۃ علی منصب**

**سفیان الشوری وهم عدد کشیدون**

**لایحصون الخ**

سفیانی یہ نسبتہ اس جماعت کے لیے ہے جو

حضرت سفیان ثوریؓ کے مذہب پر چلنے والی

اور ان کی تعداد شمار سے باہر ہے۔

بقول مولانا میر صاحب سیا لکوٹی غیر مقلد حضرت امام مالکؓ اور مالکیۃ اور حضرت  
سفیان ثوریؓ اور سفیانیؒ سب حضرات اہل حدیث ہیں۔ اور محمد اللہ سب حضرات  
ترک رفع الیدين کرتے ہیں۔

**حضرت ابراهیم بن حنبل** جدیل القدر تابعی بھی ترک رفع الیدين کرتے تھے | اور رفع الیدين

کرتے تھے چنانچہ امام ابو بکر بن ابی شیبہ راست امام بخاریؓ اپنے مصنف ص ۱۵۹ میں لکھتے ہیں۔

**حدث شاہیم قال اخبرنا حصین و**

ان دونوں روائتوں کا مطلب یہ ہے کہ

محمد بن حصینؓ اور محمد بن مغيرةؓ فرماتے ہیں کہ

**معفیة عن ابراهیم انه كان يقول**

امام ترمذی اور مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوری عنیر مقلد فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالعزیز بن ابی سلیمان نے ایک سو بیس لش صحابہؓ کرام کی ملاقات کا شرف پایا ہے سنن ترمذی ص ۱۸۲ و سخفۃ الاخوڈی ص ۱۴۲ - اور علامہ نووی شرح مسلم ص ۷۰ و مکہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمنؓ من اجل التبعین تھے اور عبداللہ بن حارثؓ نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ عورتوں نے (انہے دور میں) عبدالرحمن جیسا کوئی اور جنا ہو (یعنی بقول ان کے یہ اپنی نظیر آتھے) اور عبداللہ بن عمیرؓ نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمنؓ بن ابی سلیمان کو ایک جماعت میں حدیثیں سُناتے ہوئے دیکھا جس میں حضرات صحابہؓ کرام کبھی موجود تھے ان میں برادر بن عازب بھی تھے یہ سب حضرات حدیثیں مُنْسَن ہے تھے۔ اور غاموش تھے اور مولانا عبدالعزیز صاحب مبارکپوری فرماتے ہیں

سچع اباہ و خلقہ اکثیراً من الصحابة  
الخ سخفۃ الاخوڈی ص ۲۳۸ ج ۲

کہ حضرت عبدالرحمنؓ نے پاش باپ حضرت ابوسلیمان صحابیؓ سے اور دیگر بست سے صحابہؓ سے سماع کیا ہے۔

قاضی شوکانیؓ عنیر مقلد کی ایک سخت غلطی ہیں کہ حضرت عبدالرحمنؓ بن ابی سلیمان نے حضرت علیؓ سے نہیں سنا لیکن علامہ شوکانیؓ کی یہ سخت غلطی ہے کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں سمعت علیؓ و حدثنا علیؓ رض و اخبرنا علیؓ دیکھنے مختلف کتب حدیث بخاری ص ۲۳۲ و ص ۵۲۵ و مسلم ص ۲۳۲ و ابو داؤد ص ۱۱۳ و مسند جمیلی ص ۷۳ و مسند احمد ص ۹۵ و ص ۸۲ و ص ۱۱۱ و ص ۱۲۲ و ص ۱۲۶ - اور امام ترمذیؓ سنن ترمذیؓ ص ۲۹ و ص ۱۸۲ میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رض کی وفات سے چھ سال پہلے پیدا ہوا ہے اور حضرت عمرؓ کو دیکھا اور ان سے روایت بھی کی ہے اور صحیح مسلم ص ۷۳ میں ہے کہ

کہ حضرت عبد الرحمن<sup>ؓ</sup> نے حضرت عمر بن عاصی سے روایت کو بیان کیا ہے اور حضرت علیؑ کے ساتھ ہے ہیں۔ اور مسند احمد ص ۲۸۷ میں ہے کہ حضرت عبد الرحمن<sup>ؓ</sup> نے فرمایا کہ میں حضرت عمر<sup>ؓ</sup> کے پاس تھا جب ایک شخص نے شوال کے چاند کی گواہی دی۔ علامہ احمد محمد شاکر<sup>ؒ</sup> غیر مقلد شرح ترمذی ص ۱۹۵ میں فرماتے ہیں کہ شوکانیؑ کی یہ خطاب ہے کیونکہ حضرت علیؑ کی وفات کے وقت عبد الرحمن<sup>ؓ</sup> کی عمر ۲۳ سال تھی تو پھر انہوں نے حضرت علیؑ سے کہوں نہیں سُنَّا ؟ اخْ لِمَنْفَهَا۔

**حضرت امام شعبیؓ بھی ترک رفع الیدين کرتے تھے**

شیبہ اپنے مصنف ع ۱۵۹ میں لکھتے ہیں

عن اشعت عن الشعبي انه كان

يرفع يديه في اول التكبيره ثم

لاري فعهما۔

صاحب مشکوٰۃ اکمال ص ۱۶ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام شعبیؓ نے پانچ سو حضرات صحابہ سے ملاقات کی ہے اور مولانا عبد الرحمن صاحب مبارک پوریؓ غیر مقلد تحفۃ الا حوزی ص ۱۸۹ میں فرماتے ہیں کہ امام شعبیؓ کا نام عامر بن شراحیل ہے اور یہ کوفی ہیں۔ ثقہ، مشورہ، فقیرہ، فاضل اور انہوں نے خود کہا ہے کہ میں نے پانچ سو صحابہ کو دیکھا ہے اور تخفیہ الا حوزی ص ۲۲۵ میں فرماتے ہیں کہ امام شعبیؓ مشور فقیرہ ہیں امام مکھوٰں کا کہنا ہے کہ میں نے شعبیؓ سے زیادہ فقیرہ کوئی نہیں دیکھا وہ ثقہ اور فاضل ہیں (المتومنی ۱۰۳ھ) اور نواب صدیق حسن خاں نزل الابرد ص ۲۶۵ میں لکھتے ہیں کہ شعبیؓ تابعی کبیر ہیں حاج بن یوسف نے ظلمًا شہید کیا تھا اور امام نوویؓ مشرح مسلم ص ۱۷۱ میں لکھتے ہیں کہ امام شعبیؓ حضرت عمر<sup>ؓ</sup> کی خلافت کے چھ سال گذر جانے کے بعد پیدا ہوئے ہیں عظیم القدر اور جلیل امام تھے۔ تفسیر حدیث فقہ مغازی عبادت سب کے جامع تھے اور حضرت حسن بصریؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم شعبیؓ کیڑوں کا عدم عظیم الحِلَم اور قدیم اسلام بکان تھے۔ اور صحیح بخاری ص ۹۰۱ و

مسند احمد ص ۲۲۳ میں ہے کہ حضرت امام شعبی فرماتے ہیں۔

قاعدۃ ابن عمر رضی اللہ عنہ قریبًا من سنتین  
میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس دو سال یا ڈیڑھ سال میٹھا  
راہ (یعنی پُصْتَارِ راہ)

اوسمیہ و نصفہ

اور سنن الکبریٰ مبہمی ص ۲۲۳ و مسند احمد ص ۱۵ میں ہے کہ میں پورے دو سال حضرت  
ابن عمرؓ کی مجلس میں رہا قارئین کرام معلوم ہوا کہ ترک رفع الیدين حضرات صحابہؓ کا معمول تھا  
جس کے باعث حضرت امام شعبیؓ نے بھی اس پر عمل لیا ہے۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام بخاریؓ کے استاد حافظ ابو جرجن ابی شیبہؓ  
بھی رفع الیدان نہ کرنے تھے مصنف ص ۱۶۰ میں لکھتے ہیں۔

حدشتا پھری بن سعید عن اسماعیل حضرت قیس نماز کی ایتمام میں رفع الیدين کرتے  
قال کان قیس یرفع یہ میہ اول اس کے بعد نہ کرتے تھے ما یدخل فی الصلوة ثُمَّ یدیر فعہما

حضرت امام مسلمؓ نے صحیح مسلم ص ۲۲۲ میں لکھا ہے کہ حضرت قیسؓ نے حضرت علیہ الصلوۃ  
والسلام کا نماز پایا ہے اور تاریخ بغداد ع ۲۵۲ طبع مصر میں ہے کہ جاہیت کا نماز پایا ہے  
اور جناب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کرنے کے لیے آئے مگر  
آپ کو شپا کے کیونکہ آخر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پاچکے تھے۔ امام نوویؓ  
شرح مسلم ص ۹ میں لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؓ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تابعین  
میں ابو عثمان سندیؓ اور قیس بن ابی حازمؓ سے بڑھ کر کسی کی شان ہو۔ مولانا عبد الرحمن صاحب  
مبارکبوریؓ تحفۃ الاحزوی ص ۳ میں لکھتے ہیں قیس بن ابی حازم الجلی الکوف

لُقْبَةُ مِنِ الثَّانِيَةِ ۖ

علامہ سید محمد الورثا صاحبؓ کا منکر تک فرع یہ یعنی چلنے میں لکھتے  
فیض الباری ص ۲۲۲ میں لکھتے ہیں (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ

حضرت قیس افضل التابعین ہیں اور بقول بعض ان کے سوا کسی تابعی نے بھی حضرات عشرہ

بُشِّرَةٌ كُوئِينِيں دیکھا اور ان کا نہ ہب بھی ترک رفع الیدين بالکل مendum ہوتا اور اس کا کوئی ثبوت نہ ہوتا تو یہ بڑی ہستی جس نے اجنبی صحابہ کو دیکھا ہے ہرگز ترک رفع الیدين کو پسند نہ کرتی حالانکہ حق یہی ہے اور اس کا مشنا قیامت تک ممکن نہیں گچ منکرین ایڑی چوٹی کا زور لگایں کیونکہ یہ سنت نبوی ہے جو اشار اللہ تعالیٰ قیامت تک زندہ رہے گی الخ

حضرت اسود بن نبیہ الدینی اور حضرت علقمرہ حضرت امام بخاریؓ کے استاد حافظ الابرار التابعی دونوں ترک رفع الیدين کرتے تھے بن ابی شیبہ مصنف ص ۱۴۰ میں لکھتے ہیں۔ عن جابر عن الاسود و علقمة انہما حضرت اسود اور حضرت علقمرہ اقتصر صلوٰۃ خان برفعان ایدیہما اذا افتدا کے وقت رفع الیدين کرتے تھے پھر اس کے شوالا یعودان بعد رفع الیدين کے لیے نہ رکھتے تھے۔

مقدمہ نصب الرایہ ص ۳۱ میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے کہ بعض چیزوں کو میں جانتا تھا مگر علقمرہ جانتا ہے اور علامہ ذہبی مذکورہ المختلط ص ۲۵ میں لکھتے ہیں کہ قابوسؓ نے اپنے والد کو کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ علقمرہ بن قیسؓ سے احادیث نبویہ پوچھتے ہیں اور خود صحابہ کرامؓ سے کیوں دریافت نہیں کر لیتے بارے نے جواباً کہا کہ اے بیٹے صحابہ کرام بھی علقمرہ سے مسائل پوچھتے ہیں کیونکہ اس کی حضرت عالیٰ شریف حضرت عمرؓ حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت زیدؓ کے پاس آمد و رفت رہتی تھی جس کی وجہ سے علقمرہ نے تمام شہروں کے صحابہؓ کا علم حاصل کر لیا ہے الخ اور حضرت اسود بھی بہت بڑے تابعی ہیں۔ حضرت علقمرہؓ کی طرح انہوں نے بھی حضرت عالیٰ شریف حضرت عمرؓ حضرت ابن مسعودؓ، حضرت علیؓ سے سماught اور روایت حدیث کی ہے اور تاریخ بغداد ص ۲۹۸ و اکمال ص ۲۵۳ میں ہے کہ امام شعبی فرماتے ہیں۔

ان کان اهل بیت خلقوا للجنۃ اگر کوئی مگرہزاد (صحابہؓ کے بعد) جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو وہ یہ لوگ میں اسود، علقمرہؓ فهم هؤلاء الاسود و علقمة و

مسروق آہ

اور مسروق ۔

حضرت مسروقؓ بھی بہت جیل القدر تابعی ہیں اور حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت علیؓ کے اصحاب میں سے ہیں اور ترک رفع الیدين کرتے ہیں کیونکہ حضرت ابن مسعود اور حضرت علیؓ کے تمام اصحاب رفع الیدين نہ کرتے تھے جس کا بیان آرہا ہے۔

**لطیفہ** : غیر مقلدین حضرات فرماتے ہیں کہ ترک رفع الیدين پر عمل کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور حضرت اسود و علقمؓ و مسروقؓ ترک رفع الیدين کرتے تھے تو بقول غیر مقلدین حضرات ان کی نماز بھی باطل ہوئی (معاذ اللہ تعالیٰ) اور بقول امام شعبیؓ کے جنت کے گھر نے یہی لوگ ہیں پھر غیر مقلدین کا قول کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ غیر مقلدین حضرات کو مدد ایستادے (آمین)

**حضرت خثیمہ التابعی بھی رفع الیدين نہ کرتے تھے** | امام بخاریؓ کے استاد حافظ ابو جرود بن ابی شیبہؓ پنے مصنف ص ۱۶۰ میں لکھتے ہیں۔

**عن الحجاج عن طلحة عن خثيمه** حضرت خثیمہؓ اور حضرت ابراہیم نعمی دو نوادر رفع الیدين نہ کرتے تھے مگر ابتداء نماز میں حضرت ابراہیم الابد الصلوة آہ ابراہیمؓ کا ذکر پسے ہو چکا ہے

حضرت خثیمہ جیل القدر تابعی ہیں اور آپ کا شمار بھی اصحاب علیؓ اور ابن مسعود میں ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجرۃ التقریب التذیس میں آپ کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔

**حضرت ابواسحاق سبیعی التابعی بھی** | امام بخاریؓ کے استاد حافظ ابو جردن بن ابی شیبہؓ رفع الیدين نہ کرتے تھے | مصنف ص ۱۶۰ میں لکھتے ہیں کہ عبد الملک

بن ابی حمرۃ فرماتے ہیں میں نے شعبیؓ اور ابراہیمؓ اور ابواسحاق کو دیکھا کہ وہ رفع الیدين نہ کرتے تھے مگر انفلح صلوة کے وقت علامہ زہبیؓ تذکرة الحفاظ ص ۲۷۸ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابواسحاقؓ نے حضرت علیؓ کو دیکھا اور جمیعتہ المبارک کا خطبہ بھی ان کی زبان

مبارک سے سننے ہے اور حافظ ابن حجر <sup>ۃ تہذیب التہذیب</sup> میں لکھتے ہیں کہ جماعة المبارک کی نماز بھی آپ کے تیجھے ادا کی ہے امام زوئی شرح مسلم ص ۷ میں لکھتے ہیں کہ ابوالسحاق سعینی ہمدانی کو فی طبے تابعی ہیں۔ امام عجلیؒ نے فرمایا کہ ابوالسحاقؒ نے اڑتیس صحابہؓ سے مٹا ہے (لیکن) علی بن المدینیؒ (استاد امام بخاریؒ) فرماتے ہیں کہ ابوالسحاقؒ نے ستراً اسنیؒ یا لے حضرات صحابہؓ سے روایت کی ہے کہ ابوالسحنؒ کے علاوہ (اس زمانے میں) اور کسی تابعی نے ان سے روایت نہیں کی قارئین کرامؒ اگر حضرات صحابہؓ میں رفع الیدين کا عمل ہوتا تو حضرت ابوالسحاقؒ ہرگز رُک رفع الیدين نہ کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیرؑ کے لڑکے حضرت عبادؑ کا فتویٰ ملاحظہ ہو ابسط الایدين میں ہے۔

وَفِي الْمَوَاهِبِ الْلَّطِيفَةِ وَالْخَيْرَاتِ  
محمد بن ابی بیحیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبادؑ  
البیهقی فی خلاد فیاتہ عن الحاکم  
کے سپلو میں نماز پڑھی اور میں ہر اونچ نیچ میں فعالین  
بسندہ الى حفص بن غیاث عن  
کرتا رہا حضرت عبادؑ نے فرمایا لے میرے  
بھتیجے تو ہر اونچ نیچ میں رفع الیدين کرتے ہے حالانکہ  
الى جنب عباد بن عبد الله بن الزبیر  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ابتداء  
نمازوں میں ہی رفع الیدين کرتے تھے اس کے بعد  
وَضَعَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي رَأَيْتَكَ تَرْفَعُ فِي  
وضع قال یا ابن اخی رأیتک ترفع فی  
نمازوں کیسی بھی رفع الیدين نہ کرتے تھے حتیٰ کہ  
کل رفع و خفض و ان رسول اللہ صلی  
الله علیہ وسلم عَلَى اذَا افْتَحْتَ  
الصلوة رفع يدیہ فی اول صلوٰۃ  
ثُمَّ لَوْ يَرْفَعُهَا فِي شَيْءٍ حَتَّیٰ يَنْفَعَ

اہ

حضرت عبادؑ بہت بڑے تابعی ہیں خصوصاً حضرت عائشہؓ سے روایات یافتے ہیں جیسے کہ مصلح سہ وغیرہ میں ان کی روایات موجود ہیں اور اس فتویٰ تک رفع الیدين کی

سند جيد ہے اور حضرت عبادؓ کی مرسل حدیث باب ثانی میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ دہلی  
اس کی مکمل بحث ہوگی۔

**حضرت علیؑ کے اصحاب اور حضرت عبداللہ بن امام بن حمارؑ کے استاد حافظ ابو جعفر بن  
مسعود کے اصحاب کا ترک رفع الیدين پڑھنے تھا ابی شیبؓ مصنف حیرہ ۱۵۹ میں لکھتے ہیں۔**

|  |   |
|--|---|
| عن ابی اسحاق قال كان اصحاب                           | حضرت ابو سعید تابعؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ  |
| عبد اللہ واصحاب علیؑ لایر فرعون                      | اور حضرت علیؑ کے ساتھی دعا ہے کہ صحابہ ہوں یا   |
| ابی یہم الاف افتتاح الصدقة                           | تابعینؓ رفع الیدين افتتاح صلاتہ کے ساز کرتے تھے |
| حضرت امام دیکھ فرماتے ہیں کہ پھر نماز میں رفع الیدين | قال ویکیث شولا یمودون آہ                        |
|  | کے لیے ذلو طتتے تھے۔                            |

قارئین کرام اس اثر کی سند بھی صحیح ہے علامہ مار دینی الجوہر الفقی ص ۲۶۷ میں لکھتے ہیں  
و مذا ایضاً سند صحیح جلیل اور ص ۲۷۰ میں لکھتے ہیں بسند صحیح عن اصحاب  
علی و عبد اللہ و ناہیک پھر۔

نظریوں کرام حضرت علیؑ کے شاگرد اور حضرت عبداللہ بن علیؑ کے شاگرد اللہ تعالیٰ ہی  
بہتر جانتا ہے کہ ان کی تعداد کتنی تھی؟ ویسے بعض کے اسماء مقدمہ نصب الراہ ص ۲۲۳ میں  
مذکور ہیں جو کہ ٹڑے علماء اور حفاظ حدیث تھے۔

**کوفہ کا شہر دین اور علم کا مرکز تھا** اور وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے تعمیر کیا گیا۔ نروی  
شرح المسلم ص ۱۸۵ و مقدمہ نصب الراہ ص ۱۸۶ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کوفہ کے  
اور جب کوفہ کے یہ معلم دین کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کوفہ کے  
لیے میں ابن مسعودؓ کو روانہ کر رہا ہوں قسم بخدا میں اپنی ذات پر ابن مسعودؓ کو ترجیح دیتا  
ہوں طبقات ابن سعد ص ۲۶۷ اور جب حضرت علیؑ کو فہرستیں لائے اور حضرت  
ابن مسعودؓ کی تعلیم اور متعلیمین کو دیکھا تو یہ ساختہ بول ائمہ۔

**اصحاب عبد اللہ سُرچ هُذہ القریۃ** حضرت عبداللہ بن علیؑ کے شاگرد تو اسی بستی

طبقات ابن سعد ص ۳ ج ۶

کے چراغ ہیں۔

حضرت علیؓ نے پھر کوفہ میں دین کی اشاعت کی تو وہ نور علی نور ہو گیا یہی وجہ ہے کہ حضرت عبد اللہؓ و حضرت علیؓ کو ترک رفع الیہین کرتے دیکھ کر تمام لوگوں نے ترک رفع الیہین پر عمل کیا اور اسے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہؓ سمجھا اور حضرت امام ابوحنیفؓ جو بعد میں آئے انہوں نے ترک رفع الیہین کی وجہ پر چھپی تو اس وقت کے محدثین نے بسند سند حضرت علیؓ و عبد اللہؓ سے مرفوع روایات بیان کیں جس کے باعث امام ابوحنیفؓ نے بھی اس پر عمل کیا اور حضرت امام ابوحنیفؓ اس ترک رفع الیہین میں تنہا اور اکیلے نہیں ہیں بلکہ شمار دیگر حضرات بھی اس مسئلہ میں ان کے ساتھ ہیں جن میں سے بعض حضرات کے نام اور پر بیان ہو چکے ہیں۔ ۷

ز تنہام درین مسیحانہم جنید و شبی و عطاءہم مت

## الباب الثاني

**ترک فع الیمین کے بعض دلائل کا بیان** | دلیل مامتنع صحیح ابو عوانہ ص ۹۷  
طبع حیدر آباد دکن میں ہے۔

محمد بن ابرو عوانہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عبد اللہ بن ایوب المخزومی اور سعد بن نصر اور شعیب بن عمر تیمور نے حدیث بیان کی اور انہوں نے فرمایا کہ ہم سے سفیان بن عینیہ نے حدیث بیان کی انہوں نے زہری سے اور انہوں نے سالم سے اور وہ پسندی باپ ابن عمر من سے روایت کی اور حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو رفع یہیں کرتے کنڑھوں کے برابر اور جب ارادہ کرتے کہ درکوع کریں اور درکوع سے سراٹھنے کے بعد تو آپ رفع یہیں نہ کرتے اور بعض راویوں نے کہا ہے کہ آپ سعد بن میں بھی رفع یہیں نہ کرتے مطلب راویوں کی روایت کا ایک ہے

حدث عبد اللہ بن ایوب المخزومی  
وسعد بن نصر و شعیب بن عمر  
فی آخرين قالوا حدثنا سفیان بن  
عینیہ عن الزهری عن سالم عن  
ابیه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اذا فتح الصلاة  
رفع يدهیه حتى يحاذی بهما و  
قال بعضهم حذ و منکیه واذا رأى  
ان يركع وبعد ما يرفع رأسه من  
الركوع لا يرفعهما وقال بعض  
ولايرفع بين الساجدين والمعنی

واحد آہ بلفظ

مستخرج صحيح ابوغوانہ کا تعارف

اس کتاب کے مصنف محمد شاہ ابوغوانہ رحمۃ اللہ علیہ یعقوب بن اسحق اسفرائیلی المتوفی ۳۱۶ھ ہیں ان کی کتاب بہذا بھی عنہ المحدثین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی طرح صحیح ہے علامہ ذہبی مذکور الفاظ ص ۲۷۲ میں اس کتاب کو الصحیح المسند کہتے ہیں اور ص ۳۴۳ میں لکھتے ہیں کہ ابوغوانہ رحمۃ اللہ علیہ فظ الشفقة الکبیرہ میں اور علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبری ص ۳۲۲ تا ص ۳۲۳ میں ان کے فضائل و مناقب بیان کئے ہیں اور کنز العمال ص ۳۳ میں ہے کہ ابوغوانہ کی تمام حدیثیں صحیح ہیں اور امام سیوطی تدریب الراوی ص ۵۵ میں صحیح ابوغوانہ رحمۃ اللہ علیہ کتابوں میں شمار کرتے ہیں اور مولانا عبدالرحمن صاحب بہار کپوئی غیر مقلدہ تحقیق المکلام ح ۱۸۸ میں لکھتے ہیں کہ اور حافظ ابوغوانہ رحمۃ اللہ علیہ کی سنہ کا بھی صحیح ہونا ظاہر ہے کیونکہ انہوں نے اپنے صحیح میں صحت کا التزام کیا ہے حافظ عبدالقدوس صاحب روپری غیر مقلدہ اپنی کتاب رفع یہیں اور آمین کے ص ۲۲ میں لکھتے ہیں برخلاف ان کتابوں کے جن میں صحت کی شرط ہے ان اکیلی اکیلی کو صحیح کہتے ہیں بیسے صحیح بخاری صحیح مسلم صحیح ابن حبان - صحیح ابوغوانہ، صحیح البالکن وغیرہ وغیرہ اور اس طرح صحیح ابن خزیمہ ہے چنانچہ علامہ زیلیعی رحمۃ اللہ علیہ عبارت میں ابھی گزر اپس ان بنگوں کا اپنی کتابوں میں کسی حدیث کو لانا اور سکوت کرنا یہی صحیح کہنا ہے درہ صحت کی شرط کا فائدہ کیا الا۔

اور روپری صاحب اسی رسالت کے ص ۱۲۳ میں لکھتے ہیں اور جن مصنفین نے اپنی کتب میں صحت کی شرط کی ہے ان کی کتابوں میں کسی حدیث کا ہونا صحت کے لیے کافی ہے جیسے کتاب ابن خزیمہ اور ایسے ہی کسی حدیث کا ان کتابوں میں ہونا جو بخاری مسلم پر بطور تخریج لکھی گئی ہیں صحت کے لیے کافی ہے۔ جیسے کتاب ابی غوانہ رحمۃ اللہ علیہ اسماعیلی اور کتاب ابی بحر قافی وغیرہ یہ محدثین بخاری مسلم کی احادیث کو اپنی اسناد سے روایت کرتے ہیں جن میں بخاری مسلم کا واسطہ نہیں ہوتا اور ان کا مقصود بخاری مسلم کی احادیث میں کمی بیشی کو بیان کرنا ہے مثلاً بخاری مسلم میں کوئی مخدوٹ ہے

اس کو پورا کر دیا یا کوئی زیاد تر بخاری مسلم سے رہ گئی جس سے مطلب حدیث کی وضاحت ہوتی ہے اس کو ذکر کر دیا الج بلفظہ۔

قاریئن کرام صحیح البوعوانہ کی جب تمام حدیثیں محدثین کے ہاں صحیح ہیں تو یہ ترکیب فتنہ کی حدیث صحیح ہونے کے ساتھ صریح بھی ہے۔

جانب روپڑی صاحب کی عبارت سے کہی باتیں ثابت ہوئیں (۱) صحیح البوعوانہ ان کتابوں میں شمار ہے جن کی تمام حدیثیں صحیح ہیں (۲) صحیح البوعوانہ کی سند وہی بخاری مسلم والی ہوتی ہے لیس فرق اتنا ہوتا ہے کہ بخاری مکمل درمیان میں واسطہ نہیں ہوتا بلکہ وہ خود اپنی سند سے حدیث بیان کرتے ہیں (۳) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بعض حدیثیں ایسی بھی ہیں جن میں الفاظ کی کمی مشی ہے اور بعض الفاظ (مخدوفات) ان میں مذکور نہیں ہیں جس کی وجہ سے مطلب حدیث کی وضاحت نہیں ہوتی (۴) اور ان مخرب سبین حضرات کا مقصد بھی یہ ہے کہ اس کمی بخشی اور مخدوف کو ذکر کر دیا جائے تاکہ مطلب حدیث واضح ہو جائے۔ قاریئن کرام آپ حضرت نے جب یہ باتیں ذہن نہیں کر لیں تو اب ہم آپ سے اس روایت میں جو حضرت ابن عمرؓ سے رفع الیدين میں پیش کی جاتی ہے عرض کرتے ہیں کہ بخاری وغیرہ میں جزا اور فتحہ ہے اور البوعوانہ وغیرہ میں لا یرفعہ ہے اور البوداؤ درج ۱۰۰ میں روایت یوں ہے۔

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلة رفع يديه حتى يحاذى من يكبه و اذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع رأسه، من الركوع (الى) ولا يرفع بين السجدتين يما اذا شرطيه دو هیں پلا اذا استفتح الصلة او اس کی جزا رفع یہی مذکور ہے اور وسرے و اذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ہے اور اس کی جزا مذکور نہیں ہے بعض حضرات نے اس حدیث کو رفع الیدين کے باب میں ان الفاظ کے ساتھ لکھ یوں رفع یہیں ثابت کیا (جیسے امام ابو داؤدؓ نے کہ دوسرے اذا كان بذریعه واؤ عطف

ہے پہلے اذ اپر اور اس کی جزاء رفع یہ یہ ہے تو اس کی جزاء بھی رفع یہ یہ بھی ہے بعض حضرات نے نذر لیعہ عطف یہ جزاء سمجھ کر اپنی طرف سے جزاء کے الفاظ بھی ذکر کر دیے۔ چنانچہ بعض حضرات نے جزاء رفع یہ یہ ذکر کر دی اور بعض حضرات نے واذا اراد ان یہ کع فعل مثل ذالک ذکر کر دیا اور بعض حضرات نے اذ اراد ان یہ کع کذا اللک رفعہما ذکر کر دیا حالانکہ جزاء اس طرح ہے جس طرح کہ صیحہ ابو عوانہ میں ہے واذا اراد ان یہ کع و بعد ما یہ رفع رأسه من الرکوع فلا یہ رفعہما اس جزا مخدوٰ کے ذکر کرنے سے مطلب حدیث کی پوری وضاحت ہو گئی کہ یہ حدیث ترک رفع الیین میں واضح ہے اسے رفع یہ میں میں حتی طور پر پیش کرنا صحیح نہیں ہے اور امام ابو عوانہ کی طرح امام بخاری کے استاد امام حمیدی نے بھی اپنے مسنده حمیدی میں جزاء مخدوف کا ذکر کیا ہے جیسے کہ دلیل ۲۷ کے تحت اس کا ذکر آرہا ہے اور حافظ عبد اللہ صاحب روپری غیر مقلد کا زیادتی اور مخدوف کے بارے ایک افہام حوالہ بھی ملاحظ کریں۔ وہ اپنی کتاب رفع الیین اور آمین کے ۱۲۹ میں لکھتے ہیں اس طرح وہ روایتیں بھی صحیح ہیں جو مستخر جات علی الصعیین میں پاتی جاتی ہیں جیسے کوئی زیادتی یا تتمہ کسی مخدوف کا آہ بلطفہ۔

نیز اس حدیث (ترک رفع الیین) کی سند تمام سندوں سے زیادہ صحیح ہے چنانچہ حافظ عبد اللہ روپری غیر مقلد رفع الیین اور آمین کے ۱۲۷ میں لکھتے ہیں۔ دوام زہری سالم ابن عمر اصحاب الحدیث ہے یعنی سب سندوں سے زیادہ صحیح ہے ملاحظہ ہو شرح نجفہ اور رسالہ امیر علی حنفی الترمذی للتفہیب للتفہیب محقق تقریب الترمذیب ص ۵ المبلغ فہم۔

روپری صاحب کے فرمان کے مطابق جب یہ سب باتیں صحیح ہیں تو حضرت ابن عمرؓ سے حتی طور پر رفع یہ میں کی روایت کا بالکل خاتم ہو گیا اور روپری صاحب کا یہ کہنا جو اسنون نے رفع یہ میں اور آمین کے ۱۲۵ میں لکھا ہے کہ محدثین نے قطع نظر اس سے کہ کسی کی فقاہت کی کمی پیشی میں بحث کریں اور رفع یہ میں کے متعلق روایات کی اتنی بھرمار کر دی کہ عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث قریب قریب تو اتر تک پہنچا دی۔

حافظ ابن حجرہ نے فتح الباری ص ۱۰۵ میں لکھا ہے کہ پچاس صحابہ نے اس کو روایت کیا ہے (جن میں عشرہ پیشوں بھی میں) آہ بلغظہ بالکل غلط ہے اولاً تو اس لیے کہ حضرت ابن عمر رضی سے جب یہ فعہما ہی کی روایت ہی نہیں بلکہ اس کی بھی صحیح سند سے مروی ہے اور ان کا ہمول بھی بعض اتفاقات ترک رفع میں تھا لایر فعہما کی بھی صحیح سند سے مروی ہے اور ان کا ہمول بھی بعض اتفاقات ترک رفع میں تھا تو مولانا مردوپڑی صاحب کا حضرت ابن عمر رضی سے رفع میں کی روایت کو متواتر کتنا اور ان کی دوسری روایت لایر فعہما کا ذکر نہیں نہ کننا الصاف لجیہ ہے چونکہ مولانا مردوپڑی پہلے ہی سے تعصیب کا شکار ہو کر یہ ٹھان لے جئے کہ رفع میں ہی ثابت ہے نہ کہ ترک رفع میں تو اس پے ان سے پے ہے پے یہ غلطیاں سرزد ہوئی میں لغوں لشکنے

### خشت اول چوں نہ مغار بج تاثیری میسر و مدد و میہود کج

و ثانیاً روپڑی صاحب کا پچاس صحابہ سے رفع الیدين ثابت کرنا وصول ہے اور مقدمہ میں غیر مقلدین حضرات کا ایک اور وصول کے عنوان کے تحت علامہ شوکانی<sup>۲</sup> اور علامہ امیر پیمانی<sup>۳</sup> سے یہ بات گزر چکی ہے کہ ابتداء نماز کے وقت رفع الیدين جو متفق علیہ ہے اس کے پچاس صحابہ راوی ہیں اور عند الرکوع وغیرہ رفع الیدين کے نہ تو پچاس صحابہ راوی ہیں نہ عشرہ پیشوہ۔ حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کو ہم ان کی ہی عبارت یاد دلاتے ہیں وہ رفع میں اور آمین کے حوالہ میں لکھتے ہیں اپنے مدہب کی پاسانی کوئی بڑی چیز نہیں مگر تعصیب کرتا اور دیانت داری کے خلاف قدم اٹھانایہ مذہبی پاسانی نہیں بلکہ خواہش نفسانی کی پاسانی ہے آہ بلغظہ مگر روپڑی صاحب تمہیں عادت ہے بھول جانے کی۔ عک دیگر ان رائی صحیح، خود رائی صحیح۔

حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی سے ہم عرض کرتے ہیں سے

آنثار سحر کے پیدا ہیں اب رات کا جادو ٹوٹ کا نظمت کے بھیانک ہاتھوں سے تنور کا ارجمند چھٹ جکا دلیل علّا : مستخرن صحیح ابو حوانہ حوالہ<sup>۴</sup> میں ہے۔

حدثنا الصالع بمكة قال حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے

حدثنا الحسیدی قال حدثنا جابر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

سفيان عن الزهرى قال أخبرنى سلم  
عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى  
الله عليه وسلم مثله آه

پہلی حدیث میں رفع الیدين عن الدافتاح تھا اور اس کے بعد تک رفع الیدين تھا اس حدیث میں بھی ویسے ہی ہے امام ابو عوانہؓ کے استاد الصالعؓ کا ذکر صحیح ابو عوانہ ص ۲۶۳ و ص ۲۲۶ میں بھی اس طرح ہیں لیکن صحیح ابو عوانہ ص ۹ و ص ۲۲۴ و ص ۱۸۵ میں ان کا پورا نام محمد بن اسماعیل الصالعؓ ذکر کیا گیا ہے (المتوفی ۲۰۷) اور وہ ثقہ ہیں اور الصالعؓ کے بعد حمیدؓ کا ذکر آتا ہے جو امام بخاریؓ کے استاد ہیں جن ماتحت عبد اللہ بن زبیر ہے جو زبر و سوت ثقہ ہیں اور حدیث کی کتاب منہ حمیدؓ کے مصنف ہیں اور یہ حدیث امام ابو عوانہؓ نے امام حمیدؓ کے طریق سے ذکر کی ہے اور امام حمیدؓ نے یہ حدیث تک رفع الیدين کی اپنے منہ حمیدؓ میں بھی اسی سند کے ساتھ ذکر کی ہے چنانچہ حدیث ملاحظہ ہو۔

حدثنا الحميدى قال حدثنا سفيان قال حدثنا الزهرى فتال

اخبرنى سالم بن عبد الله عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاوة رفع يديه حذو منكيد و اذا اراد

يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع فذا يرفع ولا بين السجدين منہ حمیدؓ قلمی ص ۹، جو غالباً سراجیہ کے کتب خانے میں موجود ہے اور اب منہ حمیدؓ چھپ بھی چکی ہے اور اس میں بھی یہ حدیث موجود ہے دیکھئے منہ حمیدؓ ص ۲۰۷ حدیث ۶۱۷ اور یہ حدیث بھی حضرت ابن عمر رضے تک رفع الیدين کی واضح دلیل ہے اور پہلی حدیث کے تین کی طرح اس کا تمن ہے اور اسی کی سند کی طرح سنہ ہے (تبنیہ) منہ حمیدؓ کے مطبوعہ نسخہ میں حدثنا سفيان کا جملہ محضوت گیا ہے حضرت مولانا جیب الرحمن الاعظمی دامت برکاتہم میشع و مجشی منہ حمیدؓ سے جب رابطہ قائم کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کی صحیح سند یوں ہے حدثنا الحميدى قال حدثنا

سفیان قال حدثنا الزہری المزمندی حمیدی کے نئوں مکتبہ ظاہریہ اور اس کے ہندوستانی مخطوطات میں بھی یونہی ہے مطبوع نسخوں میں جزوں جزوں نے والے کی غلطی سے قال حدثنا فیض چھوٹ گیا ہے تصحیح اغلاط میں اس کو دینا چاہیے تھا مگر سووارہ گیا۔ واسلام حبیبی حسن الدلکمی عالم خود پڑھان ٹولے۔ مسوٰ عظیم گراؤ ۱۵ اگست ۱۹۴۵ء اور مولانا کا یہ گرامی نامہ ہمارے پاس محفوظ ہے۔

قاریین کرام احضرت امام بخاریؓ وغیرہ نے حضرت ابن عمرؓ سے رفع میں کی روایت میں آذار شرطی کی جزا درفعہ ما کذا لکھی نقل کی ہے اور ان کے استاد محدث امام حمیدیؓ نے (جسکے قول کو امام بخاری بطور مندرجہ ذیل ہے) اپنے مندرجہ ذیل صفحہ ۲۲ میں امام ابو عوانہؓ نے تصحیح ابو عوانہؓ میں جزا اور فهمہ اور روایت کی ہے اور تصحیح ابو عوانہؓ وغیرہ کی احادیث بھی تصحیح ہیں کیونکہ ان کی کتاب بھی حدیث کی تصحیح کتابوں میں شمار ہوتی ہے کامر تواب یا تو دونوں روایتوں سے استدلال تک کر دیا جائے جیسا کہ ادائیضاً تقطیکاً قاعدہ ہے اور یا ایک کو دوسرا پر ترجیح دی جائے اور وجہ ترجیح یہ ہے کہ پونچھنا زمین خشوع و خضوع اور سکون مطلوب ہے اور حضرت ابن عمرؓ سے فعل بھی تک رفع میں ثابت ہے تک فتح میں کی روایت ہی کرتی ہو گی اور دوسرا جزا کو بعض روايات کی غلطی اور عدم چیل کیا جائے اما روایی محمد حبیب غیر مقلد حوزنا گر بھی عقیدہ محمدی صنکاہ ذو الحجه ۱۳۵۳ھ میں کوئی انتہی حج سے احکام شرع میں غلطی اور خطاء نہ ہوئی ہو پوچھر کے الخ ہم جناب حافظ عبد اللہ صاحب روپری اور ان کی جماعتی درخواست کرتے ہیں کہ جب تصحیح ابو عوانہؓ کی تمام حدیثیں تصحیح میں ترا ابو عوانہؓ نے اپنے مستخرج تصحیح ابو عوانہؓ میں دو حدیثیں ایسی پیش کی ہیں جو تصحیح ہونے کے ساتھ رفع الیہی نہ کرنے میں صریح بھی ہیں کیا آپ حضرات رفع الیہیں چھوڑ دیں گے؟ یہ درخواست ہم نے اس بناء پر کی ہے کہ حافظ عبد اللہ صاحب روپری اپنے رسالہ رفع میں اور آمین کے صدر ۱۵۲ میں فرماتے ہیں کہ ہم تو ایسے موقع پر ایک اصول جانتے ہیں کہ جب کسی مسئلہ کے متعلق صریح حدیث آجائے تو اس کو معمول بہ نباليں اور اس کے مقابلے میں کسی کی نہیں امکان ہے اور اسی رسالہ کے صدر میں لکھتے ہیں ہمیں تو ہماری حدیث تمہاری حدیث یہ تقيیم کا لفظ ہی مکروہ معلوم دیتا ہے کیونکہ تصحیح سب کی ہے اور ضعیف کسی کی بھی نہیں کیونکہ مسلمان کی شان ہی اِذَا صَلَّحَ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبُهُ ہر کی چاہیے جس کے یہ معنی ہیں۔

مصور کچھ وہ نقش کہ جس میں یہ ادائی ہو ادھر حکم پیغمبر ہوا ادھر گردان جگائی ہو۔ آہ بقسطہ  
ہم نے حافظ صاحب کا یہ زبانی صحیح خرج سن لیا ہے بس اس پر عمل کرنیکی و خواست کرتے ہیں  
بنتے ہو دفادر دف کر کے دھاؤ کہنے کی دف اور ہے کرنے کی دف اور  
غیر مقلدین حضرات کے عالم مولوی محمد صاحب دوستو میرے خیال سے تو میں  
دہلوی کافر مان ملاحظہ ہو نے مختصر ان تینوں مشمول کو باکل  
صف اور دیا ہے اب اتنا اور عینی سُن کیجئے کہ کوئی حدیث ان کے خلاف نہیں اگر کوئی صاحب  
معنی ہوں تو ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وہ رفع الیدين نہ کرنے کی یا منسوخ ہونے  
کی ایک حدیث بھی لاپیں جو صریح صحیح اور مرفوع ہو جس پر کسی قسم کی جرجم نہ ہو تو ہم حل斐ہ  
اقرار کرتے ہیں کہ انہیں ایک سورپریز العام دیں گے اور تحریری اقرار کریں گے کہ رفع یہ میں منسوخ  
ہے آہ بقسطہ دلائل محدثی صور حصر اول ماہ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ مولوی محمد صاحب  
غیر مقلد ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی۔

فاریین گرام مولوی محمد صاحب غیر مقلد نے جن شرائط کے ساتھ ترک رفع الیدين میں  
حدیث کا مطالبہ کیا تھا تو ایک کے بجائے دو حدیثیں پیش ہو چکی ہیں (۱) جو صریح بھی ہیں  
(۲) اور صحیح بھی ہیں کیونکہ صحیح ابو عنان کی تمام حدیثیں آپ کے ہاں صحیح ہیں (۳) مرفوع بھی  
ہیں (۴) کسی قسم کی جرجم بھی موجود نہیں۔ اب غیر مقلدین حضرات سے التاس ہے  
کہ رفع الیدين کو جھوڑ دیں اور العام بھی ادا کریں اور حل斐ہ طور پر ایک تحریری انصار  
نامہ بھی اپنی اخباروں میں شائع کریں اگر مطالبہ پورا ہو جانے کے بعد بھی آپ اس پر عمل  
نمیں کریں گے تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ ۵

جھوٹ کہنے سے جن کو عار نہیں ان کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں

دلیل ۳۔ مالکیۃ حضرات کی معتبر کتاب حدیث مدونہ کبریٰ صورت میں ہے۔

عن ابن وهب و ابن القاسم عن حضرت عبد اللہ بن عمر رضیما تے ہیں کر جا ب  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع الیدين مالک عن ابن شہاب عن سالم

پانے کا ذہول کے برابر اس وقت کرتے تھے جب نماز شروع کرتے تھے۔

عن ابیه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عکان مرفع یہ حذو منکہ  
اذا افتتح الصلوة بحول المعرف السن ع

مولانا محمد یوسف بندی -

یہ حدیث ترک رفع یہین کے دلائل میں مالکیہ حضرات نے پیش کی ہے اور ابن وہبؓ اور ابن القاسمؓ دونوں حضرت امام مالکؓ کے شاگرد پانے استاد امام مالکؓ سے یہ روایت کرتے ہیں اس سے امام مالکؓ کے مذہب ترک رفع یہین کا مزید ثبوت مل گیا ہے۔ سوال اس حدیث میں ترک رفع یہین عن الدکوع وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے جواب جزاً کان مرفع مقدمہ اور شرط ادا افتتح الصلوة مؤخر ہے اور ضابطہ مشمومہ القدیم ماحقہ التأخیر یفید الحصر تو عند الافتتاح رفع یہین کا حصر ہو گیا کہ ما بعد رفع یہین نہیں ہے اور حافظ ابن حجرؓ کا حمد مالکیوں اور ابن القاسمؓ پر غلط ثابت ہوا (الظیفر) حافظ ابن حجرؓ الشافعیؓ (المتوفی ٨٥٢ھ) اور علامہ بدرالدین عینیؓ (المتوفی ٨٥٥ھ) حنفی معاصر تھے ان کا آپس میں خوب مقابلہ اور مناظرہ ہوتا رہتا تھا ایک وقار کا ذکر ہے کہ ابن حجرؓ عینیؓ کی مسجد میں تشریف لائے مسجد کا پینار دیکھ کر فرمایا قڈ و قعْتَ عَلَيْهِ الْعَيْن اس کے دو معنی ہیں (۱) اس منار کو نظر لگ جانے کے باعث خرابی پیش آئی (۲) عینیؓ اس منار پر گرے ہیں اور منار خراب ہو گیا۔

علامہ عینیؓ نے فوراً جواب دیا۔ لا لا بل خوبت الحجۃ نہیں بلکہ پتھر خراب ہو گیا ہے اس کے بھی دو معنی ہیں (۱) منار کا پتھر خراب ہو گیا ہے (۲) ابن حجرؓ کا باپ حجر خراب ہو گیا ہے ابن حجرؓ یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے۔

دلیل ملا ہے۔ نسب الرایہ ص ۳۷۴ میں بحوالہ خلافیات یہ محقق یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

عن عبد اللہ بن عون الحجاز ثنا مالک عن النucci حضرت عبد اللہ بن عمر رضاتے ہیں کربنی کریم میں  
عن سالم عن ابن عمر ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم رفع یہین اس وقت کرتے جب

کان برفع یہ یہ اذا افتتح الصلة ثم لا یعود شروع کرتے پھر رفع الیہین کرنے کے لیے نہوتے تھے۔  
 فارمین کرام یہ حدیث بھی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے ہے اور پہلی تین حدیثوں کی طرح  
 ترک رفع الیہین میں واضح ہے اور سند کے لحاظ سے تو اصح الاسم ہے جیسا کہ حافظ عبد اللہ  
 صاحب روپری غیر مقلد کے حوالہ سے گز رچکا ہے اور اس حدیث کے راوی بھی امام مالک  
 ہیں لیکن دوسرے کبریٰ میں امام مالک کے شاگرد ابن دہبؓ اور ابن القاسمؓ تھے جو روایت  
 ہی لفڑتھے اور یہاں شاگرد عبد اللہ بن عون المخراز ہیں جو زبردست ثقة ہیں اور انہی ترشیق  
 پر سب حضرات محدثین متفق ہیں دیکھئے تقریب ۲۱۰ طبع دہلی و ترمذیب التهذیب جلد ۲۳۹  
 ص ۲۵ اور اس حدیث کی سند اور متن کے الفاظ اس سے پہلی حدیث کے ساتھ ملتے جلتے  
 ہیں البتہ اس حدیث میں ثم لا یعود کا جملہ زیادہ ہے جو اُس حصر کی تاکید ہے جو جزا رکے  
 مقدم کرنے کے باعث حاصل ہوئی ہے اگر یہ جملہ نہ بھی ہوتا پہلی حدیث کی طرح تب بھی

رفع الیہین عند الافتتاح پر ہی بندھتا۔

اعتراف : امام بیہقیؓ فرماتے ہیں کہ امام حاکمؓ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے  
 کیونکہ ہم نے امام مالک سے رفع الیہین کی روایت بیان کی ہے اور حافظ ابن حجرؓ تخلص  
 الجھر میں فرماتے ہیں مغلوب موضوع ۔

الجواب : امام حاکمؓ کی نیخت غلطی ہے اور اس کے کئی جواب ہیں جواب مل  
 جب اس حدیث کی سند صحیح ہے تو پھر موضوع کیسے ؟ حضرت عبد اللہ بن مبارکؓ فرماتے  
 ہیں ۔

الْوَسْنَادُ مِنَ الْبِيْنِ وَلَوْنَدُ الْأُسْنَادُ اسنادِ حدیث دین میں سے ہے اگر سند نہ ہوتی  
لَقَالَ مَنْ شَاءَ هَاشَاءَ تو جس کے خیال میں جوابات آجاتی وہی کہہ دیتا۔

محدث مسلم ج ۲ ص ۲۴۶

اور جب سند ہوگی تو کسی کو غلط بات کرنے کی جرأت نہ ہوگی جیسے کہ امام حاکمؓ  
 نے غلطی کی ہے جواب نب ۲ امام حاکم کشیر الغلط میں مستدرک میں انہوں نے کافی غلطیاں لی ہیں

بعض دفعہ ضعیف بلکہ موضوع حدیث کو صحیح "علی شرط الشیخین" کہا جاتے ہیں۔ علامہ ذہبی<sup>ؒ</sup> نے اس یہ تلخیص المستدرک لکھ کر ان اغلاط کو ظاہر کیا ہے فخراء اللہ تعالیٰ احسن الجزا - بعض دفعہ علامہ ذہبی<sup>ؒ</sup> اغلاط بیان کرتے تھک جاتے ہیں اور خصہ میں اگر امام حاکم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ مجھے اے مؤلف چیز نہیں آتی ایسی غلط باتیں کرتے ہو چکے قاضی شوکالی<sup>ؒ</sup> "غیر مقلد الغواص" المجموع في الأحادیث الموضوعه ص ۲۹۶ میں ایک حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔

قال الحاکم هذاحدیث صیحح  
الاستاد و قال الذہبی افاسنی  
کیا حاکم کو اللہ تعالیٰ سے چیز نہیں آتی ایسی موضوع  
حدیث کی تصحیح کرتا ہے اور علامہ ذہبی<sup>ؒ</sup> نے تلخیص  
المستدرک میں کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے  
اللہ تعالیٰ وضع کرنے والے کو ذلیل و خوار کرے  
مجھے یہ گمان نہ تھا کہ حاکم ایسی جھالت تکہ سنج  
جا ریکا کہ ایسی موضوع حدیث کی تصحیح کرے گا حالانکہ  
یہ حدیث یزید بن یزید طبری کا افتراء ہے۔  
اور علامہ زبیعی<sup>ؒ</sup> نصب الرایہ ص ۲۵۱ میں لکھتے ہیں۔ کہ علامہ ذہبی<sup>ؒ</sup> نے کما  
اما استنی الحاکم یور دف  
کتابہ مثل هذا الحدیث الموضع  
فانا اشهد بالله والله انت  
لکذب آہ  
یہ جھوٹ ہے۔

اور علامہ ذہبی<sup>ؒ</sup> تلخیص مستدرک مع المستدرک ص ۴۰۳ و ص ۱۲۹ میں امام حاکم<sup>ؒ</sup> کو اسی قسم کے الفاظ استعمال کر کے سخت سخت کہا ہے اگر امام حاکم<sup>ؒ</sup> ایسی موضوع حدیثوں

کو صحیح کرنے میں غلطی کر سکتے ہیں تو یقین جانیے کہ صحیح حدیث کو موصوع کرنے کی غلطی بھی کر سکتے ہیں۔ اس میں حیرت کی کون سی بات ہے؟  
لطیفہ: پیناد ایک راوی ہے جو کہ محدثین کے ہاں راہنما اور کذاب ہے امام حاکم فرماتے ہیں

قدادرک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسمع منه واللہ اعلم  
میاء نے حضور علی الصلوٰۃ والسلام کو پالی ہے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تابعی ہے  
متدرک حاکم ص ۱۶۰ ج ۳۶۔  
علامہ ذبیح فرماتے ہیں۔

میں (ذبیح) کہتا ہوں کہ یہ بات سوا حاکم کے اور کسی بشر نے نہیں کی حالانکہ یہ (میند) تابعی ہے جو ساقط العدالت ہے اور ابو حاتمؓ نے کہا ہے کہ کذاب ہے محبوث یوں تھے اور ابن معین نے کہا ہے کہ شرعاً نہیں ہے (الی) ایسا المؤلف ان توردهذه الا خلوقات من اقوال الطرقية فيما يسئل عن الشیخین با توں کو ایسی سندوں سے متدرک علی الشیخین میں

ملیع من المتدرک ص ۱۶۰ ج ۳۶۔

اور حافظ ابن حجرؓ تقریب ص ۲۵۹ طبع دہلی میں لکھتے ہیں

میتا متروک والرفض و مینامتروک الحدیث ہے اور رفض کی تہمت کذب ابو حاتم من الثالثة سے مشتمل ہے اور ابو حاتمؓ نے اسے کذاب قرار دیا ہے اور امام حاکم لیے وہم میں پڑے کاس کی صحابیت ثابت کر دالی۔ واللہ اعلم

قارئین کرام اگر امام حاکمؓ تک رفع الیدين کی صحیح حدیث کو موصوع کرنے ہیں تو

اس میں حیرت نہیں ہے۔

**جواب ۳:** امام حاکمؓ کا اس حدیث کو اس بناء پر موضوع کرہ دینا کہ انہوں نے امام مالکؓ سے رفع الیدين روایت کیا ہے صحیح نہیں کیونکہ اگر مالکیۃ حضرات یہی طریقہ اختیار کر کے امام حاکمؓ کی رفع الیدين عن مالک روایت کو موضوع کرے دیں اس بناء پر کہ انہوں نے (جیسے ابن وہبؓ مالکی اور ابن القاسمؓ مالکی نے مدحہ بکری ہیں اور عبد اللہ بن عون المخراز نے خلافیات یہ حقیقی ہیں) امام مالکؓ سے ترک رفع الیدين کی روایت کی ہے تو امام حاکم اس کا کیا جواب دیں گے۔ انَّ الظن لا يغفرى من الحق شيئاً

**جواب ۴:** امام مالکؓ سے ترک رفع الیدين کی ایک روایت تو یہی ہے جو زیرِ بحث ہے دوسری اس سے پہلے مدحہ بکری کے حوالہ سے لگہ رچکی ہے تیسری موطا امام محمد کے حوالہ سے آہی ہے کیا ان سب کو موضوع سمجھا جائے گا بہتر تو یہ ہے کہ ان سب کو موضوع کہنے سے اس روایت کو ہی موضوع قرار دیا جاتے۔ جو امام حاکمؓ نے امام مالکؓ سے رفع الیدين کے متعلق بیان کی ہے۔

**جواب ۵:** امام مالکؓ کامد ہب ترک رفع الیدين ہے جیسا کہ باب اول میں اس کا مخصوص حوالوں سے ثبوت پیش کیا گیا ہے امام حاکم ہی بتائیں کہ انہوں نے کس حدیث کی بناء پر ترک رفع الیدين کامد ہب اختیار کیا ہے کیا امام مالکؓ احادیث نبویہ کے زیادہ ماہر تھے یا (امام حاکمؓ) آپ زیادہ ماہر ہیں اس یہ علمدار سید محمد الوثرؓ صاحبؓ فرماتے ہیں کہ

هذا حکم من الحاکم لا يكفي      حاکمؓ کا یہ حکم ناقافی اور غصیہ سلسلہ بخش ہے  
ولا یشفي - نیل الفرقان ص ۱۲

باقی رہا حافظ ابن حجرؓ کا اس حدیث کو مقلوب موضوع کہنا تو یہ بھی کئی وجہ سے غلط ہے اولاً تو اس یہے کہ مذکوب صحیح ہے تو پھر یہ موضوع کیسے وثانياً حضرت ابن عمرؓ سے رفع الیدين کی روایت ہی ثابت نہیں جیسے کہ دلیل اُکے تحت گزرا تو پھر اس ترک رفع الیدين کی روایت کو مقلوب کہنا

یکے صحیح ہوا؟ وہاں امام مالک سے ترک رفع الیدين کی صرف یہی روایت نہیں بلکہ اور روایات بھی ہیں اور ابھا مستخرج صحیح ابو عوانہ اور مسند حمیدی کے حوالہ سے ترک رفع الیدين کی روایات ہے حضرت ابن عمرؓ سے گذر چکی ہیں جو اس روایت کی تصیع کافر یہ ثبوت فراہم کرتی ہیں و خامسًا امام شافعیؓ کی مرح میں تو حافظ ابن حجرؓ موضوع حدیث بیان کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور پھر سکوت کر جاتے ہیں۔ بحوالہ مقدمہ نصہ الاربیعہ پر نہیں اس صحیح حدیث کو وہ موضوع کیوں کہتے ہیں شاید کہ ان کے امام کے مذہب کے خلاف ہے؟ اور حافظ ابن حجرؓ نے تخصیص الحجیر ص ۱۸۱ و درایہ ص ۱۵ میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت بیان کی ہے کہ جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عمر تک رفع الیدين کرتے ہے حافظ ابن حجرؓ نے اس حدیث کو ذکر کر کے اس پر مہر سکوت لگائی ہے (بحوالہ رفع یہین و آمین) حالانکہ یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ اپنے مقام پر اس گئی بحث آرہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ معلوم نہیں کہ حافظ ابن حجرؓ کے پاس حدیث پر کھننے کا کون سا آلہ ہے شاید کہی ہو کہ جو حدیث موضوع ان کے امام کی مرح میں ہوا ان کے مذہب کی تائید کرتی ہو تو وہاں بیان کرنے کے بعد خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور جو حدیث ان کے مذہب کے خلاف ہو اس پر کوئی ذکر جرح کر لائے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری اور ان کی لغز شویں کو معاف فرماؤسے آمین۔ حافظ ابن حجرؓ کی یہ پانچویں غلطی ثابت ہوئی کیونکہ چار پہلے باب میں ذکر ہو چکی ہیں۔

(الطیفہ) حافظ ابن حجر تذییب التذییب ص ۱۹۸ میں لکھتے ہیں کہ حجاج بن ارطاة کی ایک روایت بطور متابعت کے صحیح بخاری کتاب العقی میں موجود ہے حالانکہ صحیح بخاری ص ۲۳۲ میں وہ متابع حجاج بن حجاج اسلامی باصلی ہے اور بقول علامہ ذہبیؓ کے امام بخاریؓ نے صحیح بخاری میں کہیں بھی اس کی روایت متابعتہ ذکر نہیں کی البتہ امام مسلمؓ نے متابعتہ پیش کی ہے چنانچہ الفاظ اس طرح ہیں لعنی صحیح له البخاری و قرینہ مسلم با آخر تذكرة الحفاظ ص ۱۵۷:-

**شیخ محمد عابد سندھی** محدث مدینہ مسورة زادھا دہ موہبہ تعلیف شریعہ مسند ابی خیفہ میں لکھتے ہیں۔  
**اللہ شرف او کرامتہ کا فیصلہ ملاحظہ ہو**

میں (عبد سندھی) کہتا ہوں کہ حدیث کا ضعیف  
 ہونا مخفی کسی کے حکم لگانے سے ہی ثابت نہیں  
 ہوتا بلکہ اس اب جرح کے بیان کرنے سے ہوتا  
 ہے اور یہ حدیث درک رفع یہ میں اکی جو امام  
 بیوقی نے خلافیات میں حضرت ابن عمرؓ سے  
 روایت کی ہے اس کے رجال صحیح (بخاری و  
 سلم) کے ہیں پس اس حدیث کا ضعف مجھے  
 نظر نہیں آتا مگر یہ کہ امام مالکؓ سے رؤی مجرح  
 ہو لیکن ایسا بھی نہیں پس یہ حدیث میرے  
 نزدیک بالیقیں صحیح ہے۔

قلت تضعیف الحدیث لا یثبت  
 بیصرة الحكم و انما یثبت بیان  
 و یعنی الطعن فیه وحدیث ابن  
 عمر الذی رواه البهقی فی خلافیاتہ  
 رجاله رجال الصیحح فیما ارد له  
 ضعفاً بعد ذالک اللهم الا ان  
 یکون الراوی عن مالک مطعونا  
 الکن الاصل العدم فهذا الحدیث  
 عندی صحیح لامحالة آہ

بحوالہ معارف اسنن ص ۳۹۸

**شیخ محمد عابد سندھی کا تعارف** | ص ۱۲ میں ان کی تعریف ان الفاظت کرتے ہیں

العالِم العظيم الشیخ محمد عابد السندي محدث المدينه المنوره في  
 القرن الماضی او مقدمہ مشرح ترمذی ص ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ حافظہ  
 عبد الحجی کتابی نے اپنی کتاب فهرس الفهارس مطبوعہ فاس ۱۳۳۶ھ میں ان کی تعریف  
 ان الفاظت سے کی ہے۔ شیخ شیوخنا محدث المجاز و مستد عالی  
 الحنفیۃ به الشیخ محمد عابد بن احمد بن علی السندي الانصاری  
 المدنی الحنفی المتوفی بالمدينه المنوره ۱۲۵۰ھ الغرض حضرت ابن عمرؓ  
 کی مذکورہ بالاچاروں احادیث اصح الاسانید ہیں۔  
 دلیل ۵۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رفع الیدين سات مقامات میں کیا جائے ۔

ابتداء نماز کے وقت، بیت اللہ کی زیارت

کے وقت، صفا اور مردہ پہاڑ کی پر قیام کے وقت

و قون عرف اور مژوالف کے وقت ہری الجار کے وقت۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ رفع الیدين صرف افتتاح صلوٰۃ کے وقت ہے

نماز کے اندر کو عسجدور اور قیام الی الائٹ کے وقت نہیں اور ہمارا مدعی بھی اتنا ہی ہے

اس روایت پر کئی داخلی اور خارجی اعتراضات کئے گئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے

کہ اس کی سند میں محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی روایی ہے جو قوی نہیں ہے۔

**جواب :** بلاشبہ اس روایی پر بعض محدثین کرام نے جرح کی ہے لیکن اس کو ثقہ

کہنے والے بھی موجود ہیں امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں ثقہ فی حفظہ شمی۔ (الدقیق)

ص ۲۶) یعنی وہ ثقہ تھے البتہ ان کے حافظہ میں کچھ خرابی بھی علامہ ابن قیم حنبلؑ بائع الفتاوى

ص ۱۲۳ میں انکی ایک حدیث کے بارے محدثین کرام سے فیصلہ یوں نقل کرتے ہیں

قالُوا هَذَا سُنْنَةٌ صَمِيمٌ أَنَّ كَمِيرَةَ تُوْقِيْتَ حَضْرَتَ بَرَادِنَ عَازِبَةَ كَهِدِيْتَ

ترک رفع الیدين میں بیان کی جائے گی بہر حال یہ حدیث یقول ابن قیم صمیح ہے اور

قابل صحیح۔ دوسرًا اعتراض یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت ابن عمرؓ پر موقوف ہے

مرفوع نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اصول حدیث کے لحاظ سے اس کا مرفوع ہونا

ہی مسلم ہے اگر موقوف بھی ہو تو حکماً مرفع ہے کیونکہ اس میں قیاس کا کیا دخل ہو سکتا

ہے؟ اگر یہ روایت موقوت بھی ہو تب بھی ہمارا استدلال صحیح ہے کمالاً بخوبی۔

**دلیل ملا :** حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جذاب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاترفع الیدى الا في سبع مواطن رفعہ میں نہ کیا جائے مگر سارے مقامات میں

جب نماز شروع کی جائے اور حجت مسجد حرام  
میں داخل ہوئے ہوئے بیت اللہ پر نظر پڑے  
اور حجت صفا اور مردہ پہاڑی پر کھڑا ہوا در  
عرفہ میں بعد از زوال جب لوگوں کے ساتھ  
دقوف کرے اور مزادغہ میں دقون کے وقت  
اور حجتین کی رمی کرتے وقت۔

حین تفتح الصدفة وحين  
يدخل مسجد الحرام فينظر الى  
البيت وحين يقوم على الصفا  
وحين يقوم على المروة وحين  
يقف مع الناس عشيّة عرفة  
وينجع والمقامين حين ميراث  
الجمعة - معمطبرانی (بحواله نزل الابرار  
ص ۲۳) اور یہ روایت نصب الیہ ص ۱۷ میں  
میں بھی موجود ہے۔

غیر مقلدین حضرات کے رئیس المحققین نواب صدیق حسن خاں فرماتے ہیں۔

من حدیث ابن عباس بستی جیت نزل الابرار ص ۲۳ اور علامہ عزیزی السراج المیر  
شرح جامع الصیفی میں فرماتے ہیں حدیث صحیح (بحوالہ نیل الفرقان ص ۱۸۸)۔

قادیینی کرام یہ حدیث صحیح ہے اور ترک رفع الیدين میں صریح بھی ہے اور اس میں  
منع بھی ہے کہ ان مقامات کے سوانح میں رفع الیدين نہ کیا جائے اب اگر کوئی رفع ہیں  
عند الرکوع والسبود وعند القیام الی الثالث کرے گا تو وہ ان احادیث کے پیش نظر  
ضرور نافرمانی کی نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ ہمیں سنت بنوی کے مطابق عمل کرنے کی توفیق  
عطاء فرمائے آئیں اور غیر مقلدین حضرات کا یہ عذر لنگ بھی ختم ہو گیا کہ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اوقات رفع الیدين عن الرکوع وغیرہ کو حضور ٹاہے۔  
براۓ چواز اور آپ نے رفع الیدين عن الرکوع وغیرہ سے منع نہیں فرمایا غیر مقلدین  
حضرات اس حدیث میں دیکھ لیں کہ سیاں منع کیا گیا ہے اور حدیث بھی صحیح ہے خود  
ان کے نواب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ سنداں کی جیہے یعنی کھڑی ہے امید کیکے غیر مقلدین  
حضرات اپنے وعدے کے مطابق رفع الیدين حضور دین گے۔

# فہرست مضمون

| نمبر | مضامینے  | نمبر | صفحہ | مضامینے | نمبر |
|------|--|------|------|---------|------|
| ۱    | پیش لفظ  |      |      |         |      |
| ۲    | مقدمة الكتاب   |      |      |         |      |
| ۳    | مقدمة خطبہ صحیح دو مر  |      |      |         |      |
| ۴    | حنفیوں کیلئے دعا مختصر تجاوز ہے                                  | ۱۸   |      |         |      |
| ۵    | شاد اسماعیل نے رفع الیدين کے جریع کی                             | ۱۷   |      |         |      |
| ۶    | سائنس تیرہ سو سال تک مدینہ منورہ                                 | "    |      |         |      |
| ۷    | غیر مقلدین کا ایک اور دھوکہ                                      | "    |      |         |      |
| ۸    | غیر مقلدین کے درجہ سے محفوظ رہاتے                                | "    |      |         |      |
| ۹    | امام الرحمیفہ رفع الیدين سے منع کرتے                             | ۱۹   |      |         |      |
| ۱۰   | امام الرحمیفہ رفع الیدين سے منع کرتے                             | ۱۵   |      |         |      |
| ۱۱   | تھے اور امام محمد ترک رفع الیدين پر عمل کرتے تھے                 | "    |      |         |      |
| ۱۲   | مولوی گھر جا کہی غیر مقلدہ کا فتویٰ کر                           | ۲۰   |      |         |      |
| ۱۳   | رفع الیدين کے ذکر نہیں نہ از باطل ہے                             | "    |      |         |      |
| ۱۴   | امام دکیع امام ابویوسف بھی ترک رفع الیدين کرتے تھے               | ۲۱   |      |         |      |
| ۱۵   | امام ابی ابیہیم امام حسن بن صالح محدث نے تو نہ از باطل نہیں بہتے | ۲۲   |      |         |      |
| ۱۶   | امام ابی ابیہیم امام حسن بن صالح محدث نے تو نہ از باطل نہیں بہتے | "    |      |         |      |
| ۱۷   | غیر مقلدین کا ایک اور دھوکہ                                      | ۲۳   |      |         |      |
| ۱۸   | امام حسن بن زید امام زفر امام محدث                               | ۲۴   |      |         |      |

کانٹوں میں گز نہ ہو الجھنا      مخواڑا لکھا بہت سمجھنا

اعتراض :- اگر رفع الیین ان سات مقامات میں سند ہے تو پھر حضرات اخاف رفع الیین قوت اور عیدین میں کیوں کرتے ہیں؟

جواب :- رفع یہیں قوت اور عیدین میں حضرات اخاف اس لیے کہ تھے میں کہ ان دو عباروں میں ترک یا منع کی کوئی صريح اور صحیح روایت نہیں ہے بلکہ خلاف رکوع و سجود وغیرہ کے کہ ان مقامات میں ترک رفع یہیں کی صريح اور صحیح روایات موجود ہیں مثلاً مستخرج صحیح ابو عوانہ میں دو حدیثیں ہیں میں میں ایک خلافیات بھی میں ایک یہ سب روایات ابن عمرؓ سے ہیں اور حضرت عبد اللہ بن مسعود سے چار حدیثیں اور حضرت براء بن عازب سے دو اور حضرت عباد بن عبد اللہ بن زبیر کی مرسل حدیثیں دو حضرت جابرؓ بن سمرة سے ایک وغیرہ ای سب احادیث ترک رفع الیین عن الدکوع وغیرہ میں صريح ہیں اور قوت اور عیدین میں ایک بھی صحیح حدیث ایسی نہیں جس میں صراحتہ ترک رفع الیین بیان کیا گیا ہواں (ترشیح کے بعد ادب خلاصہ الكلام یہ ہے کہ جہاں ترک رفع الیین روایات میں ذکر کیا گیا ہے تو اس ترک کا تعلق بھی ان ممنوع مقامات کے ساتھ ہو گا (جیسے رفع الیین عن الدکوع و السجود وغیرہ) اور جس مقام میں رفع الیین چھوڑنے کا ذکر کسی حدیث میں صراحتہ نہیں آیا (جیسے قوت و عیدین) تو اس لامتفع المیں حدیث میں منع و ترک کا تعلق اُس کے ساتھ نہیں ہو گا بھی وجہ ہے کہ اس حدیث میں نماز کے بارے عنده افتتاح الصلوة کی قید لکھائی گئی ہے اگر رفع الیین نماز میں عن الدکوع وغیرہ بھی ہوتا تو پھر عبارت اس طرح ہوتی لامتفع الایہ الافی سبع مواطن فی مواضع الصلوة الخ۔ امام ابن دقیق العید اپنی کتاب الامام میں و ترک وغیرہ میں رفع الیین کے متواتر اخبار سے ثبوت کا دعویٰ کرتے چنانچہ وہ فرماتے

میں -

وقد تواترت الاخبار بالرفع      ان مقامات کے علاوہ بھی متواتر اخبار سے

بکثرت رفع الیین ثابت ہے مثلاً استقامت اور نمازوں کے بعد انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور آپ کا اس بارے حکم کرنا اور فخر کی نماز میں قنوت کے وقت اور وتر میں قنوت کے وقت ہاتھ اٹھانا۔

فِي غَيْرِهَا كَثِيرًا مِنْهَا الْأَسْتِسْقَادُ  
وَدُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرْفَعَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
يَدِيهِ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ وَلِعِرْضِ  
بِهِ وَرْفَعِ الْيَدِينِ فِي الْقَنُوتِ فِي  
صَلَاةِ الصَّبِحِ وَالْعَرَافِ

(ریکو الرضیب الرأیہ ج ۱ ص ۲۹)

اس سے معلوم ہوا کہ وتر میں قنوت کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ثبوت بقول امام ابن دقیق العید متواتر احادیث و اخبار سے ہے علاوہ ازیں حضرت ابن عباس عن کی حدیث (جس میں لارتفاع الایدی الحدیث وارد ہے) کا مطلب یہ ہے کہ ان مقامات میں ہاتھ اٹھانا صفت مؤکدہ ہے بخلاف دیگر مقامات کے کہ ان میں رفع یہیں مستحب ہے۔ چنانچہ الجراحت میں ہے۔

إِنَّ الْمَرْدَلَاءِ يَرْفَعُ يَدِيهِ عَلَى  
وَجْهِ السَّنَةِ الْمُؤَكَّدَةِ إِلَّا فِي هَذِهِ  
الْمَوْضِعَ وَلَيْسَ مَرْدَلَاءُ النَّفْقِ مُطْلَقاً  
لَان رفع الایدی وقت الدعاء  
ووالقنوت وغيرهما (مستحب  
کاعلیہ المُسْلِمُونَ فِي سَائِرِ الْبَلَادِ  
وَهَذَا ذِكْرُهُ الْعَيْنِي فِي شَرْحِ الْمَهْدِيِّ  
آه (بنبل المجدوج ج ۲۸ واعلام السنن ج ۲۷)

وقت (اردا سی طرح قنوت وغیرہ میں)  
ہاتھ اٹھانا مستحب ہے جیسا کہ تمام مالک  
بیں اس پر مسلمانوں کا عمل ہے علامہ عینی رحم  
نے شرح ہریہ میں ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

الغرض قنوت وغیرہ میں رفع یہیں تعامل اور توارث سے بھی ثابت ہے  
لہذا اصول حدیث کے اس قاعدہ کے مطابق عدد زائد کی نفی نہیں کرتا قنوت وغیرہ

میں ہاتھ اٹھانا حدیث سبع مواطن کے خلاف نہیں اگر رکوع کو جاتے ہوئے اور اس طرح رکوع سے سراخھاتے ہوئے اور بین المسجدین وغیرہ متناسع فیما مقامات میں نہی کی صریح اور صحیح حدیثیں موجود نہ ہوتیں تو بلاشبہ ان میں بھی رفع یہیں کیا جا سکتا تھا اور یہ بھی مستحب ہوتا۔ مگر ان مقامات میں نہی کی صحیح اور صریح روایات آپ باحوال پڑھ چکے ہیں اس لیے ان مقامات پر رفع یہیں کرنا بہر حال نہی کی زد میں ہے ۵ الفاظ کے پیچوں میں اُبیحیتے نہیں دلنا عوّاص کو مطلب ہے صرف کے کہ گرسے؟ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا تفسیر عباسی ص ۲۶۸ پ ۲۶۸ قرآن مجید کی آیت ایک تفسیری فتوی بھی ملاحظہ ہو الذین هم فصلوٰہم خاشعون کی تفسیر لوں فرماتے ہیں۔

مخبتون متواضعون لا يلتقطون  
عابزی و انحرافی کرنے والے جو داہیں اور  
یمنیا ولا شما لا ولاد یسفعون  
باشیں شیں دیکھتے اور نہ وہ نماز میں رفع یہیں  
کرتے ہیں۔ ایدیہم فی الصلة

قاریین کرام حضرت ابن عباسؓ کا یہ فتوی ان کی مرتفع روایت کے عین موافق ہے جس میں رفع الیہین سے منع کیا گیا ہے۔

دلیل عکس: موطا محمد ص ۹۰ میں ہے

|   |                                  |
|---|----------------------------------|
| امام محمدؐ فرماتے ہیں کہ ہم سے امام مالکؐ نے        | خبر بن مالکؐ اخبرنی نعیم الجمر   |
| حدیث بیان فرمائی اور امام مالکؐ فرماتے ہیں          | وابوجعفر القاریؑ ان ابا هریرۃؓ   |
| کہ ہم نعیم الجمرؐ اور ابو جعفر القاریؓ نے خبر دی ہے | کان یصلی اللہ علیہ وسلم یخ誦 لخوض |
| کہ حضرت ابو ہریرۃؓ ان کو نماز پڑھاتے تھے پس ہر      | ورفع قال ابو جعفر القاریؑ و کان  |
| امنیت پڑھیں تب حیر کرتے تھے ابو جعفر قاسمؓ فرماتے   | یرفع یہیہ حیر، یکبر و یفتح       |
| ہیں لیکن رفع الیہین اس وقت کرتے جب پہلی             | الصلة -                          |
| تلخیر کرتے ہوئے نماز شروع کرتے۔                     |                                  |

قارئین کرام:- اس روایت میں حضرت ابوہریرہؓ کے دو شگرد ہیں اور دونوں حضرت ابوہریرہؓ کی نماز دیکھ کر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ ہر اربعن اور سیخ میں تبکیر کہتے تھے اور چونکہ رفع آلیدین اول تبکیر کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے ان میں ایک روایی حضرت ابو جعفر قاریؓ فرماتے ہیں کہ رفع آلیدین تبکیر کی طرح ہر اربعن اور سیخ میں نہیں ہوتا بلکہ عند الافتتاح ہی ہوتا تھا۔ یہ روایت بھی ترک رفع آلیدین میں صریکبے اور یہ روایت بھی امام مالکؓ کے طریق سے ہے اور موقف ہے لیکن مولانا عبد الحمیؒ التعلیم المحمد میں علامہ ابن عبد البرؓ مالکی کی کتاب استذکار کے حوالہ سے اور علامہ عینیؒ مبانی الاخبار میں علامہ ابن عبد البرؓ کی کتاب تمہید شرح موطک کے حوالہ سے یہ روایت اس طرح بیان کرتے ہیں کہ وقت کا شہر ہی زائل ہو جاتا ہے اور روایت مرفوع ہو جاتی ہے چنانچہ روایت یہ ہے

ان ابا هریرۃ کان یرفع یدیه  
اذا افتتح الصلوۃ ویکبر فی کل  
وقت کرتے جب نماز شروع کرتے اور ہر  
خصض ورفع ویقول انی اشہکم  
بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلو عَمَّا میسری نماز پر نسبت تمہاری نماز کے جانب رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے

بحمد اللہ تعالیٰ اب روایت مرفوع ہو گئی ہے اور ترک رفع آلیدین کا ثبوت بھی ہو گیا ہے (فائدہ) امام مالکؓ سے مدونہ کتبی کے حوالہ سے روایت اور خلافیات ہیہقی کے حوالے سے روایت اور یہ روایت ان سب میں جزو اقدم ہے یعنی کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوۃ ان روایات کا باہمیاتفاق امام حاکمؓ اور حافظ ابن حجرؓ کی جگہ کی تغییط کرتا ہے۔ جو اسنون نے خلافیات ہیہقی کی حدیث پر کی تھی ۔

حافظ عبد اللہ صاحب غیر مقلدرفع یہیں اور آمین کے ص ۸۳ میں لکھتے ہیں کہ

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں صراحت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے اخیر میں فرمایا کہ میں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ ہوں اس سے صاف واضح ہے کہ نعیم المجر نے جو کچھ بیان کیا ہے ابوہریرہؓ کی اسی نماز کو دیکھ کر بیان کیا ہے ؟ لفظہ قارئین کرام ہم بھی سیکھتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کی نماز میں تجویز توہرا منع اور منع میں ہوتی تھی مگر رفع الیدين صرف عند الافتتاح ہوتا تھا۔ اب غیر مقلدین حضرات کی مرضی کہ وہ اپنی نمازوں میں ترک رفع الیدين کر کے جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ بنایں یا مخالفت ؟ ہے

وَمِنْ مَذَهِبِي حُبُّ النَّبِيِّ وَفَعْلُهُ      وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشُقُونَ مِذَاهِبَ  
دلیل ۱:- ابو داؤد ص ۱۱۰ ترمذی ص ۲۳۶ منhadis ۲۴۵ و عن ۷۵ میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
وسلم اذا دخل في الصلاوة رفع      جب نماز میں داخل ہوتے تو خوب ہاتھ اٹھا  
كرفع يديين كرتے۔      یدیہ مددًا۔

امام ابو داؤد نے اس حدیث کو ترک رفع یہیں کے باب میں ذکر کیا ہے اگر رفع الیدين اس کے بعد رکوع وغیرہ کے وقت بھی ہوتا تو اسے بھی ضرور بیان کیا جاتا مگر اس کا بیان نہیں ہوا اور اس سے پہلی حدیث سے یہ صاف ثابت ہوا ہے کہ تجویز توہرا منع اور منع میں ہوتی تھی مگر رفع الیدين صرف عند الافتتاح ہی ہوتا تھا۔ قاضی شوکانی غیر مقلد شیل الا وطار ص ۷۵ میں لکھتے ہیں۔ لا مطعن في استاده کہ اس حدیث کی سند میں کسی قسم کا طعن نہیں ہے۔

دلیل ۹:- منhadis ۲۳۳ و مجمع الزوائد ص ۱۳ میں ایک طویل حدیث آتی ہے۔

عبد الرحمن بن عاصم ابا مالک      حضرت عبد الرحمن بن عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت الاشعري جمع قومہ فصال یا معاشر      اب مالک اشتری نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا

لئے اشعری قوم جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور پسندیدگوں کو بھی جمع کروتا کرتے ہیں میں جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی تعلیم دوں جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے (اذ) پس مردوں نے صفتِ بانوی نزدیک تین صفتیں در اور بچوں نے صفتِ بانوی انجام دیجھے اور تو نجع صفتِ بانوی بچوں کے لئے پچھے پھر کسی نہ نماز کیے اقسام کی پس آپ نماز پڑھ لئے کیلئے آگے ہو گئے پھر فرع میں کیا اور پھر کسی پھر فرائیکا اکن اور اسکے بعد سورة دلوں کی خاموشی سے پڑھا پھر تکبیر کی اور رکوع کیا اور سبحان اللہ وحده، تین بار کہا پھر سمع اللہ ملن مدد کرہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کرہ کر سجدہ میں گرسے پھر تکبیر کرہ کر سجدہ سے سراٹھایا پھر تکبیر کرہ کر پھر سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کرہ کر کھڑے ہو گئے پس آپ کی تکبیریں پہلی رکعت میں چھ ہو گئیں جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر کی پس جس وقت نماز پڑھائی تو قوم کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ میری تکبیروں کو یاد کر لواہد میرے رکوع و سجدہ کو سیکھ لو کیونکہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ نماز ہے جسہیں دن کے اس حصے میں پڑھایا گئے تھے

الأشعريين اجتمعوا واجمونا  
وابنائكم اعلمكم صلوة النبي  
صلى الله عليه وسلم صلنا  
بالمدينه (إلى) فصفت الرجال في  
ادنى الصفت وصفت الولدان  
خلفهم وصف النساء خلف  
الولدان ثم اقام الصلوة فتقدم  
فرفع يديه فكير فقرأ بفاته  
الكتاب وسورة يسْرَهُ ما شاء  
كبير فركع فقال سبحانه الله وبحمدك  
ثلاث مرات ثم قال سمع الله  
من حمده واستوى قائمًا ما شاء  
كبير وخرساحدا ثم كبر فرفع  
رأسه ثم كبر في جد ثم كبر  
فانهض قائمًا فكان تحييـة في  
اول الركعة ست تكبيرات وكـبر  
حين قام الركعة الثانية فلما  
قضى صلوته أقبل إلى قومه  
بوجهه فقال احفظوا تكبيري و  
تعلموا رکوعي وسجودي فانهـا صلوة  
رسول الله صلـى الله عليه وسلم التي  
كان يصلـى لنا كلـا الشـاعـدة من النـهـار  
الحمد لله

قاریین کرام اس حدیث میں تجیر توہرا فتح اور نفع میں بھی مگر ساری نمازیں رفع الیہین صرف پہل تجیر کے ساتھ تھا اور حضرت ابوالمالک اشعریؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ والی نماز بھی ہے اب غیر مقلدین حضرات کی مرمنی کرو اور الحضرت معاویہؓ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ والی نماز کی طبقی عمل کریں باخلافہ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمیں یا رب دکھاتے تو مدینہ کیسی بنتی ہے جہاں دن رات اے مولیٰ تیری حمت بری ہے۔ دلیل نا۔ صحیح مسلم ص ۱۸۷ و سنن نسائی ص ۲۱۴ و سنن ابو داؤد ص ۳۹۳ و فصل الرأی ص ۲۹۳ میں روایت ہے واللفظ مسلم۔

|   |   |
|---|---|
| عن تمیع بن طرفة عن حابر<br>الحادیث تمیم بن طرفة فرماتے ہیں کہ حضرت<br>جاہر بن سکرہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی<br>اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس<br>مالی ادا کرو رافعی ایدیکہ کانہا<br>اذ اناب خیل شمس اشکنوفی<br>الصلة | بن سرہ قالخرج علينا رسول<br>الله صلی الله علیہ وسلم فقال<br>مالی ادا کرو رافعی ایدیکہ کانہا<br>اذ اناب خیل شمس اشکنوفی<br>الصلة |
|---|---|

حضرت ملا علی قاریؒ (جن کو نواب صدیق حسن خانؒ غیر مقلد الشیخ اور العلامہ کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں نzel al-abar ص ۱۲۵) شرح نقایہ ص ۸۸ میں لکھتے ہیں -  
رواہ مسلم و یفیید النسخ کہ اس روایت کو امام مسلمؓ نے روایت کیا ہے اور  
نسخ رفع الیہین میں مضید ہے۔

قاریین کرام اس روایت میں صراحت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع الیہین کرنے والوں پر ناراض ہوئے اور انہیں سکون کا حکم دیا گیا علم ہوا کہ رفع الیہین سکون کے خلاف ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی حدیث گزار چکی ہے جس میں آپنے رفع یہین کرنے سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباسؓ کی اپنی تفسیر کے مطابق رفع الیہین خشوع نماز کے مخالف ہے۔

اعتراض :- امام بخاری اور حافظ ابن حجرہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اشارہ عنده السلام کے متعلق ہے نہ رفع الیدين کے متعلق اگر کوئی آدمی اس حدیث سے رفع الیدين کا منع کرنا بھے تو اس کا علم میں کوئی حصہ نہیں اور حافظ عبداللہ صاحب روپڑی غیر مقلد فرماتے ہیں کہ احناف حضرات قنوت اور عیدین میں بھی رفع یہیں چھوڑ دیں تاکہ اسکنza فی الصلة پر عمل ہو سکے۔

**الجواب هو الموفق للصواب** حضرت جابر بن سمرة سے کئی روایات مرویہ ہیں الگ الگ مسائل کے متعلق اور ان سے روایت کرنے والے راوی بھی مختلف ہیں سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے اور اشارہ سے منع کرنے والی روایت کے راوی اس طرح ہیں۔ مسخر عن عبد اللہ بن القبطیة عن جابر بن سمرة۔ لیکن دوسری روایات کے یہ راوی نہیں بلکہ وہ اور ہیں مثلًا دیکھیے (۱) مسیب بن رافع عن تمیم بن طرفۃ عن جابر بن سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه خرج على اصحابه فقال مالي ادا كن عزیز وهم قعود رضي الله عنه (۹۳) اور ایک روایت میں ہے وحن حلق متفرقون رضي الله عنه (۱۰) اور ایک روایت میں ہے وهم حلق فقال مالي ادا كن عزیز (رضي الله عنه (۱۱)) یعنی اس وقت حضرات صحابہ کرامؓ گروہ در گروہ بن کر دیکھتے تھے اور نماز میں مشغول نہ تھے۔

|  |   |
|--|---|
| (۲) مسیب بن رافع عن تمیم بن طرفۃ   | جب حضرت مسیب بن رافع عن تمیم بن طرفۃ  |
| اور وہ حضرت جابر بن سمرة سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ | طرفة عن جابر بن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه لايتهی اقوام يرفعون ايصالهم |
| وہ لوگ باز نہیں اتے جو نماز میں اپنی لگائیں سمان   | کی طرف اٹھاتے ہیں یا انکی آنکھیں واپس   |
|  | الى السعاد في الصلة او لا ترجع اليهم (رضي الله عنه (۹) و (۱۰) و (۱۱))                     |

نہ آتیں گی۔

(۲) مسیب بن رافع عن تمیم بن  
طرفہ عن جابر بن سمرة عن النبي  
صلی اللہ علیہ وسلم خیج علینا  
فقال لا تصنون کا تصرف الملائکہ  
عند ربہما الحدیث  
کیا تم اس طرح صنفیں نہیں بازدھتے جس طرح  
فرشته بازدھتے ہیں۔

عند ربہما الحدیث

(منہ احمد ص ۱۰۶ و حدیث ۱۰۶)

(۳) مسیب بن رافع عن تمیم بن  
طرفہ عن جابر بن سمرة عن  
النبي صلی اللہ علیہ وسلم وانه  
دخل المسجد فابصر قوماً قد  
رفعوا ايديهم فقال قد رفعوها  
عنه اذا ناب الخيل الشمس اسکنا  
نمازیں سکون کرو۔

فی الصلة

(منہ احمد ص ۹۳ و حدیث ۱۰۷ و حدیث ۱۰۸)

فارمیں کرام رفع الیدين سے منع کی حدیث کے راوی حضرت جابرؓ کے شاگرد تمیم  
بن طرفہؓ ہیں اور بچران کے شاگرد مسیب بن رفعؓ ہیں اور سلام کے وقت ہاتھوں سے  
اشارة کی منع کی حدیث کے راوی حضرت جابرؓ سے عبد اللہ بن القبطیۃؓ اور بچران کے  
شاگرد مسیعؓ ہیں لکن فرق ہے۔ ۴

بین تفاوت را است از کجا آکجا

یہ دو حدیثیں ایک کیسے ہو گئیں یہ تو سند کافر ہے اب متن حدیث کا فرق  
دیکھئے را) رفع الیدين سے منع کی حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں۔ خیج علینا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یا اسہ دخل المسجد فابصر قوما جس کا مطلب یہ ہے کہ  
 حضرت صحابہ کرامؓ جماعت کے بغیر یعنی نماز سنن یا نوافل ادا کرہتے تھے اور اشارہ  
 سے منع کی حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں صیتاً و رسل اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم (سنہ احمد بن حیان) میں خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 (منہ احمد بن حیان) کتّا اذ اصلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 منہ احمد بن حیان، جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت صحابہ کرامؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پیچے نماز باجماعت ادا کرہتے تھے۔ (۲۰) رفع یہین سے منع کی حدیث ہیں  
 رافعی ایدی حکم یا قدر فعوا ایدیہم کے الفاظ ہیں جو رفع الیدين ہیں واضح  
 ہیں اور اشارہ سے منع کی حدیث ہیں تشریون بایدی حکم یا تو مون بایدیم  
 یا مید مون بایدیہم کے الفاظ ہیں جو اشارہ میں واضح ہیں (۲۱) رفع یہین سے منع  
 کی حدیث میں سلام کا کوئی ذکر نہیں ہے اور اشارہ سے منع کی حدیث میں سلام کا  
 ذکر اور پھر اس کا طریقہ مذکور ہے۔ (۲۲) رفع یہین سے منع کی حدیث میں اسکنوا  
 فی الصلوٰۃ کے الفاظ ہیں اور اشارہ سے منع کی حدیث میں یہ الفاظ نہ اور ان  
 دلائل سے معلوم ہوا کہ دو حدیثوں کو ایک بنا کر اشارہ کے منع پر چیل کرنا حقیقت  
 کے بالکل خلاف ہے۔ یہ حضرت امام بخاریؓ اور حافظ ابن حجرؓ وغیرہ کی محض سینہ  
 زوری تھی جو کہ دلائل سے غلط ثابت ہوئی۔ باقی رہا جا ب حافظ عبد اللہ صاحب  
 روڈپی غیر مقلد کا اختراض کہ پھر قنوت و عیدین میں بھی رفع الیدين نہ کیا جائے تو اس  
 کا جواب یہ ہے کہ قنوت و عیدین میں رفع الیدين نہ کرنے کی کوئی صریح روایت  
 موجود نہیں بلکہ رکوع سجود وغیرہ کے کہ ان مقامات میں رفع ایدیں رکھنی کی  
 صریح روایات موجود ہیں کامراً فلهذا آپ ان حدیثوں کی زد سے نزع سکنگے۔  
 حق بات جانتے ہیں مگر ماننے نہیں صندھے جناب شیخ تقدس مآب میں  
 دلیل علیہ نصب الاری عہد ہا میں خلافیات یہیقی کے حوالہ سے یہ حدیث نقل

حضرت عباد بن زبیر فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتداء نماز میں رفع الیدين کرتے تھے پھر ساری نمازوں میں کہیں بھی رفع الیدين نہ کرتے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

خبرنا ابو عبد اللہ الحافظ عن أبي العباس محمد بن يعقوب عن محمد بن اسحق عن الحسن بن الربيع عن حفص بن غياث عن محمد بن أبي يحيى عن عباد بن الزبير ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع يديه في اول الصلوة ثم لا يرفعهما في شئٍ حتى يفتح آہ

حافظ ایں جبڑہ درایر میں فرماتے ہیں اس کی سند دیکھی جائے۔ علامہ سید محمد انور شاہ ماحب فرماتے ہیں کہ ہم تے حافظ صاحب کے حکم کل تعمیل کی ہے اور اس کی سند دیکھی ہے جو صحیح ہے مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکبوری نویر مقلاہ اسی قسم کی ایک سند کے بارے فرماتے ہیں روایۃ ثقات تحفۃ الاخزوی ص ۲۲۳ و ص ۲۵۷ اور علامہ جلال الدین السیوطی الشافعی فضیل الوعاد (جو بیل السلام کے آخر میں ملحوظ ہے) عباد میں اسی قسم کی سند کے بارے فرماتے ہیں رجال ثقات۔ اس حدیث کے روایۃ کی تفصیل سے توثیق ملاحظ ہو۔ پہلے راوی امام تہذیب ہیں دوسراً امام حاکم ہیں تیسراً ابوالعباس محمد بن یعقوب چھٹے مقلع علامہ ذہبی تذكرة الحفاظ ص ۱۶۴ میں لکھتے ہیں الامام الثقة محمد ث المشرقي چھوتے راوی محمد بن اسحق ہیں اور ریم محمد بن اسحق الصفاری ہے کما فی تہذیب ص ۱۶۵ جو کہ ثقہ ہیں تقریب ص ۳۲۵ ہے اور پانچویں راوی حسن بن الربيع ہیں حافظ ابن حبڑہ تقریب ص ۱۶۵ میں فرماتے ہیں الجلی ثقة چھٹے راوی حفص بن غیاث ہیں جوزہ رد است ثقہ ہیں اور صحیح بن حنبل کے ربائل میں سے میں دیکھیے تہذیب التہذیب ص ۱۶۶ و ص ۱۶۷ اور ساقویں راوی

محمد بن ابی بکریٰ ہیں محمد بن ابی بکریٰ سمعان الائمی المدنی نقۃ صدق و قمیزان الاعتدال ص ۲۶۳  
و تقریب ص ۲۶۴ علامہ حشیمی فرماتے ہیں اسی قسم کی سند کے ماتے کہ رجالتہ ثقہت مجمع الزوائد  
ص ۱۶۹ اور وہ حضرت عبادؓ کے شاگرد ہیں جنہیں حضرت عبادؓ نے رفع الیدين سے  
منع کیا تھا۔ آٹھویں راوی خود حضرت عبادؓ ہیں جو حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے لڑکے  
ہیں اور تابعی ہیں اور حضرت عائشہؓ کے شاگرد ہیں اور ان سے انہوں نے کافی روایات  
لی ہیں مثلاً دیکھئے صحیح بخاری ص ۲۵۹ و ص ۲۷۹ و ص ۲۸۰ و سنن ابو داؤد  
ص ۲۲۵ و ص ۲۲۶ و ص ۲۵۲ و سنن ترمذی ص ۱۸۱ و طحاوی ص ۱۰۵ و مصنف  
ابن ابی شیبہ ص ۲۰۳ و مسن احمد ص ۱۸۵ و عنیزہ۔

اغتراف حضرت عبادؓ تابعی ہیں اور یہ روایت مُرشّل ہے اور غنڈا بعض مرسل  
حجت نہیں ہے۔

جواب : علامہ نوویٰ شرح مسلم کے مقدمہ ص ۱۱ میں لکھتے ہیں  
و مذهب مالک و ابی حینیفہ امام داکٹ امام ابوحنیفہ امام احمد رہ اور اکثر  
واحمد و اکثر الفقهاء اتنہ فہنماد مرسل حدیث کے ساتھ اجتہاج کرتے  
یحتج بہ و مذهب الشافعی اتنہ ہیں امام شافعیؓ فرماتے ہیں کہ اگر مرسل حدیث  
اذ انضم الامریل مایل ہای حصہ کی کسی اور حدیث سے ناتید ہو جائے تو پھر وہ  
احتج بہ آہ بلفظ قابلِ صحیح ہے۔

اور علامہ زملیعی فرماتے ہیں۔

وامریل اذا فحبله مایل وافق مرسل حدیث کے اگر موافق کوئی روایت پالی  
فهو حجة بالاتفاق (نصبیہ ص ۲۵۳) جائے تو پھر وہ بالاتفاق حجت ہے۔  
قاضی شوکانیؓ غیر مقلد نیل الا وطار ص ۲۷۳ میں حافظ ابن حجرؓ سے نقل کرتے  
ہیں کہ مرسل حدیث جس کی سند صحیح ہو جب اس ستمون کی حدیثوں سے مل جائے  
تو ان حدیثوں میں مزید قوت آجائی ہے۔

قارئین کرام اس مرسل حدیث کے موافق ایک روایت کے بجائے کہی روایات  
ہیں جیسے کہ آپ حضرات کو معلوم ہیں تو اس کے محبت ہوتے میں کسی کا بھی کوئی  
اعتراض باقی نہیں رہتا سب کے ہال محبت ہے (فائدہ) حضرت عباد کا بہت  
سے صحابہ کرام فتنے سے سماع ہے اور حضرت عائشہؓ سے تو کافی روایات بیان کی ہیں  
جیسا کہ گذرا انہوں نے کسی صحابیؓ کا نام لیے بغیر کہدیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم رفع الیدين نہیں کرتے تھے اس کی وجہہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے بے شمار صحابہؓ  
 سے ترک رفع الیدين کی روائیں معلوم کیں تو اب وہ کس کس صحابی کا نام لیتے اس لیے انہوں  
 نے کسی کا نام لیے بغیر کہدیا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں رفع الیدين نہ کرتے  
 تھے اور ان کا ترک رفع الیدين کا فتویٰ باب اول میں گزرنچکا ہے۔ حافظ ابن حجرہ فرماتے  
 ہیں حکان قاضی مکۃ زمن ابیه و خلیفته اذ احتج ثقہ من الثالثة  
 تقریب التہذیب بـ

دلیل ۱۳۔ سنن نسائی ص ۱۵۸ طبع رحیمہ دیوبندی میں ہے۔ باب ترک ذالک یعنی رفع الیدين  
 چھڑنے کا باب پھر اس کے تحت فرماتے ہیں۔

|   |   |
|---|---|
| <p>اخبر ناسوید بن نصر حدثنا</p> <p>عبدالله بن المبارک عن سفیان</p> <p>عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن</p> <p>بن الاسود عن علقمۃ عن عبدالله</p> <p>قال الا اخبرکم بصلوۃ رسول</p> <p>الله صلی اللہ علیہ وسلم قال</p> <p>فقام ففع بیدیہ اول مرہ ثم</p> <p>لم يعد .</p> | <p>امام نسائی فرماتے ہیں کہ میں سوید بن نصر نے</p> <p>خبر دی اور انہوں نے فرمایا کہ ہم سے عبد اللہ بن</p> <p>المبارکؓ نے حدیث بیان فرمائی وہ سفیان ثوریؓ</p> <p>سے اور وہ عاصم بن کلیب سے اور وہ عبد الرحمن</p> <p>بن اسود سے اور وہ علقمۃ سے اور وہ حضرت</p> <p>عبدالله بن سعود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت</p> <p>عبداللهؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں جناب رسول اللہ</p> <p>صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی خبر نہ رہی تو حضرت</p> <p>عبدالله نماز کے لیے کھڑے ہو گئے پس رفع بیدیہ کیا اور</p> <p>دفع پھر اس کا اعادہ نہ کیا۔</p> |
|---|---|

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام نبی مجاہی پچانی شخصیت ہیں اور ان کے استاد سوید بن نصر کے متعلق حدیث عیاذ العظیم منذری الترغیب والترہیب ص ۲۲۸ میں اور حافظ ابن حجرۃ التقریب ص ۱۷۴ طبع دہلی میں فرماتے ہیں ثقہ حضرت عبداللہ بن المبارک بالاتفاق ثقہ ہیں مولانا عبد الرحمن صاحب مبارک پوری غیر مقلد تخریف الاخزوی ص ۱۲۸ ج ۲ طبع دہلی میں ان کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں۔ عبید اللہ بن المبارک المسوفی احمد الدئمۃ الاعلام وشیوخ الاسلام قال ابن عیینہ ابن المبارک عالی المشرق والمغارب وما بینهما و قال شعبۃ ما قدم علینا مثلاً ثقہ ثبت فقیہ عالی جواد جمعت فی خصال الخیمات سنۃ ۱۸۱

احمدی و شعائین فیصلۃ اول بلفظ باقی رواۃ کی توثیق اس حدیث کے بعد والی حدیث میں بیان ہو گی اور یہ حدیث صحیح ہے جو ترک رفع الیدين میں صریح ہے علیہ محمد رضی  
مدتی و پنے رسائل کشف الرین عن مُلْتَرِ رفع الیدين میں فرماتے ہیں ان استاد النبی علی شرط الشیخین بحوالہ حامش طحاوی ص ۱۱۰ و هامش نووی ص ۱۴۵ اور آثار السنن نبوی ص ۱۰۳ ج ۱ و نیل الفرقین ص ۲۶ و فتح الملمم شرح المسلم ص ۱۳ میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔  
اعتراف علی نصب الاری ص ۱۷۳ میں (نقلاً عن حبیب رفع الیدين للبغدادی) ہے کہ امام ابوحنیفہ نے عبداللہ بن مبارک کو رفع الیدين کرتے دیکھا تو کہا کہ کیا اڑنے لگا تھا عبداللہ بن مبارک نے جواب دیا جب پہلی دفعہ (ذیت بامضہ کے وقت) نہیں اڑا تو پھر کیا اڑنا تھا اس سے بھی معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مبارک کے نزدیک عبداللہ مسعود (واصح ع Abdul-lah bin Mu'saw) کی کوئی حدیث بالکل صحیح نہیں۔ رفع یہیں اور آمین ص ۱۷۴ مولفہ جانب حافظ عبداللہ صاحب روپری غیر مقلد ر

جواب ہے روپری صاحب کی تسلی شاید کسی اور جواب سے نہ ہو سکے بہتر ہی ہے کہ ان کو پنے ہی قلم کا لکھا ہوا جواب پیش کر دیا جائے چنانچہ حافظ عبداللہ صاحب روپری رفع یہیں اور آمین کے ص ۱۷۴ میں لکھتے ہیں حالانکہ معمولی فہم کا انسان بھی اس بات

بخوبی صحبت ہے کہ بعض دفعہ انسان کا ایک مذہب ہوتا ہے اور حدیث بعد میں پہنچتی ہے اس کے بعد اس کا مذہب وہی صحاجات کا جو حدیث میں ہے خواہ نقل کرنے والے کچھ نقل کریں آہ مبلغتم۔

قارئین گرام :- حضرت عبد اللہ بن مبارکؓ اس حدیث تک رفع الیدين کے لدمی ہیں ان کا مذہب بھی تک رفع الیدين ہے۔ بقول حافظ روپری اب اگر کوئی حضرت عبد اللہ سے خلاف نقل کرے تو اس نقل کا کوئی اعتبار نہیں خواہ نقل کرنے والے کچھ ہی نقل کرتے رہیں گے روپری صاحب ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کا مذہب حدیث والا سمجھا جائے گا جوانہوں نے روایت کی ہے۔ ۴-

ہے یہ گنبد کی صد اجیسی کہ دیسی سنے

باقي امام بخاریؓ نے یہ مکالمہ بلا سند نقل کیا ہے جو کہ قابل اعتبار نہیں یہ توجہ درفع الیدين میں انہوں نے بلا سند نقل کیا ہے اگر صحیح بخاری میں بھی وہ بلا سند نقل کرتے تو پھر بھی کچھ قابل اعتبار نہ تھا چنانچہ حافظ عبد اللہ صاحب روپری رفع یہیں اور آمین کے ص ۱۲۲ میں لکھتے ہیں اور کبھی تعلیقات کے متعلق ایسی صحت و ضعف کی بحث ہوتی ہے اس سے یہ مکالمہ کمی وجوہ سے مخدوش ہے اولاً اس مکالمہ کے ذکر کرنے کے بعد روپری صاحب رفع الیدين اور آمین کے ص ۱۱۳ میں لکھتے ہیں امام وکیوں فرماتے ہیں خدا عبد اللہ بن مبارک پر حکم کرے پڑے حاضر جواب تھے۔ آہ۔ حالانکہ امام وکیوں تک رفع الیدين پر عمل کرتے تھے (جز درفع الیدين امام بخاریؓ ص ۲۳ طبع لاہور) وہ کیسے این المبارکؓ کو غلط بات کی داد دیتے اور پھر ہیران گی کی بات یہ ہے کہ یہ دونوں متصناد باتیں جزو درفع الیدين میں موجود ہیں و ثانیاً اس کی کوئی سند بیان نہیں کی گئی اور امام بخاریؓ نے جو صحیح بخاری میں تعلیقاً ذکر کی ہیں بقول روپری صاحب ان کی صحت ضروری نہیں مثلاً صحیح بخاری ص ۷۷ جبرا میں ہے قال ابراهیم لاباس ان تقدیم آدیۃ کہ حضرت ابراهیم نخعمیؑ نے کہ ہے کہ جنہی انسان پوری آیت قرآن مجید کی پڑھ سکتے ہے اور اس میں کوئی صلح نہیں

(محصلہ) اور صحیح بخاری کے اسی صفحہ پر ہے وہ عیاں بن عباس بالقراءۃ للجنب  
بائساً کہ حضرت ابن عباسؓ بھی جنہی انسان کے لیے تلاوت قرآن مجید کو جائز سمجھتے ہیں۔  
امام بخاریؓ کا ذہب یہ ہے کہ جنہی انسان تلاوت قرآن مجید کر سکتا ہے لیکن انہم  
بخاریؓ کے پاس دلیل کوئی نہیں ہے حضرت ابراہیم بن حنفیؓ کی بات کو اپنی دلیل پیش  
کرتے ہیں دلیرت ہے کہ ترک رفع الیہین بھی حضرت ابراہیم بن حنفیؓ کا ذہب ہے اور  
اول صحیح سند سے ان سے ثابت ہے لیکن امام بخاریؓ ان کے اس ذہب کی مخالفت  
کرتے ہیں (حالانکہ حضرت ابراہیم بن حنفی کا یہ ذہب نہیں جو امام بخاریؓ نے ان سے بلاشبہ  
نقل کیا ہے امام بخاریؓ کے استاد حافظ ابو جہن ابو شیبہ نے ان سے باسند صحیح ذہب  
مصنف صہبؓ میں اس طرح نقل کیا ہے۔

وَكَيْعٌ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ مُغَيْرَةَ عَنْ حَضْرَتِ اِبْرَاهِيمَ تَسْمِيَةَ حَنْفِيَّةَ قَدْ يَا كَرْ قَرْآنَ مجِيدَ كَبِيرِي  
ابْرَاهِيمَ قَالَ تَقْدِهِ مَادُونَ آنَسِيَّةَ آیَتَ نَهِيَنْ پُرْصِي جَاسِكَتِي الْبَتَّةَ آیَتَ سَكْمَ پُرْجِي  
وَلَا تَقْدِ آیَةَ تَامَّةَ۔

اس طرح حضرت ابن عباسؓ سے بھی امام بخاریؓ نے جو ذہب نقل کیا ہے بلاشبہ  
ہے جو کہ صحیح نہیں ہے حافظ عبد العزیز صاحب روپری غیر مقلد رفع یہیں اور آمین کے صوبہ  
میں لکھتے ہیں جیسے بخاری میں تعلیقات ہیں اور ان کی صحت ضروری نہیں۔ آہ  
الْبَتَّةَ سَنْ بَيْعَقِي مَيْنَ يَرْ مَكَالَمَ بَاسِنَدَ ذَكْرَ كَوْرَ ہے لیکن علامہ مار دینیؓ الجوہر النفقی ص ۱۲۰  
میں لکھتے ہیں کہ اس سند میں ایک جماعت ہے جو محبوں ہے جن کی توثیق کا کوئی پست  
نہیں و تالث حضرت ابن المبارکؓ صروزی ہیں اور آپ کو فیں رہائش پذیر ہوئے اور باب  
اول میں اہل کوفہ و عراق کا ترک رفع یہیں پر اجماع نقل کیا جا چکا ہے حضرت ابن المبارکؓ  
اجماع سے کیسے باہر ہیں درابعاً حضرت ابو جہن عیاشؓ المترفی ۱۹۳ھ کے حوالہ سے باب  
اول میں گذر چکا ہے کہ تمام فقہاء کا ترک رفع الیہین پر اجماع ہے اور حضرت ابن المبارکؓ  
فیتہ ہیں جیسا کہ مبارک پوریؓ کے حوالہ سے اسی حدیث کے تحت گذر اور پھر ابن المبارکؓ

المتوافق ۱۸۱ اہمیں اگر یہ رفع الیدين کرتے تو حضرت ابو بکر بن عیاں کو فی کو علم ہوتا یک نزک مکان  
کا زمانہ اور مشکن تقریباً ایک ہے و خاصاً جس طرح ابن المبارکؑ نے ابن مسعود سے ترک رفع  
الیدين کی روایت بیان کی ہے اس طرح امام شعبیؓ سے ترک رفع الیدين کا عمل نقل کرنے  
والے بھی ابن المبارکؑ ہیں اور حافظ عبد اللہ صاحب روپی غیر مقلد کے حوالے سے یہ  
بات گزر جکی ہے کہ اس راوی کا مذہب وہی سمجھا جائے گا جو حدیث ہیں ہے خواہ نقل  
کرنے والے کچھ نقل کریں و سادساً۔ امام نوویؓ شرح مسلم ص ۲۸۱ میں اور علامہ ابن حزم  
ظاہری محلی ص ۷۷ میں فرماتے ہیں کہ ترک رفع الیدين کے قائل حضرت امام ابوحنیفہ اور  
آپ کے صحابہ ہیں آئ۔ اس میں بلا استثناء حضرت ابن المبارکؑ بھی شامل ہیں  
یونکہ وہ بھی امام ابوحنیفہؓ کے شاگرد ہیں و سابق حضرت ابن المبارکؑ فرماتے ہیں کہ جس  
سلسلہ پر حضرت امام ابوحنیفہؓ اور حضرت سفیان ثوریؓ متفق ہو جائیں میر اسلام بھی وہی ہوتا  
ہے بحوالہ تبدیل الصحیفہ ص ۱ للعلامة السیوطی و تاریخ بغداد ص ۲۳۳ مسجد اللہ تعالیٰ یونول  
ہستیاں ترک رفع الیدين پر متفق ہیں اور ترک رفع الیدين کی یہ حدیث بھی حضرت ابن المبارکؑ  
نے حضرت سفیان ثوریؓ سے نقل کی ہے ذہانتاً حضرت ابن المبارکؑ فرماتے ہیں کہ اگر  
حدیث معروف و مشور ہو اور وہاں رائی کی ضرورت پڑ جائے تو پھر اُسی مالک کو  
سفیان ثوریؓ و ابوحنیفہؓ کی طرف ہونی چاہیئے مگر ابوحنیفہؓ کی رائے بہت اچھی ہوتی ہے۔

بحوالہ تاریخ بغداد ص ۲۳۳ مسجد اللہ تعالیٰ یہ یعنی حضرات ترک رفع الیدين پر متفق ہیں۔

اعتراف علٰا۔ حضرت عبد اللہ بن مبارکؑ فرماتے ہیں لعیشت حدیث ابن

مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع یہ حدیثہ اولاً فی اول مرّة

جواب علٰا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے ترک رفع الیدين کی کئی روایات بیان کی  
گئی ہیں (۱) ایک توبی حدیث ہے جو زیر بحث ہے اور خود حضرت ابن المبارکؑ کے  
طریق سے مردی ہے اس کے الفاظ پر نہیں جو جرح میں مذکور ہیں بلکہ اس کے الفاظ

اس طرح ہیں الا اخبار کو بصلوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقال

فقام فرفع يده اول منة ثم دعى بعد (۲) دوسری روايت ترمذی وغيره میں ہے جس کی سند میں حضرت ابن المبارکؓ نہیں ہے لیکن اس حدیث کے الفاظ بھی جرح سے نہیں ملتے اس کے الفاظ اس طرح ہیں الا اصلی بحکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ إلقن اول منة (۲) یتسری روايت طحاوی میں ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرة ثم لا یعود اور حضرت ابن المبارکؓ کی جرح بھی اسی حدیث کے بارے ہے اور اس کا جواب وہاں دیا جائے گا (۳) پچھنچی روايت را قطعی بہقی وغیرہ میں ہے عن ابن مسعود قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی بحکم و عمرا فلم یرفعوا ایدیہم الا عند الافتتاح (۴) منه اعظم کی روايت اس طرح ہے۔ ان عبد اللہ بن مسعود کان یرفع یدیہ فی اول التكبير ثم لا یعود الى شی من ذالک ویأثر ذالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قارئین کرام ان روایات کے ملاحظہ کرنے کے بعد آپ نے معلوم کر لیا ہو گا کہ جرح کے الفاظ یتسری حدیث طحاوی والی کے الفاظ حدیث سے ملتے جلتے ہیں ان باقی روایات سے اس جرح کا کوئی تعلق نہیں اس تفصیل کے بعد بھی اگر کوئی آدمی اس حدیث پر ابن مبارکؓ کی جرح چپا کرنے کی کوشش کرے تو اس کا ز العصب یا کم عقلی ہے۔

حضرت ابن المبارکؓ کی جرح کی اصول جب ملاحظہ ہو حضرت ابن المبارکؓ ترک رفع الیہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز کا نقش لوگوں کو پڑھ کر دکھایا ہے۔ لیکن طحاوی والی روایت میں نہ نقشہ کا کوئی ذکر ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ تکلیم کا ذکر ہے بلکہ اس میں ہے کہ جانب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلی مرتبہ

کے سوارف الیہین نہ کرتے تھے چونکہ حضرت ابن المبارکؓ نے یہ روایت اس طرح نہ سنی تھی اس لیے انہوں نے اعتراض کر دیا کہ یہ حدیث ثابت نہیں مگر یہ ابن المبارکؓ کا خیال ہے کیونکہ جو صحابی خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا عملان نقشہ بیان کرتا ہے جس میں رفع الیہین نہیں اگر کسی مو قعہ پر وہ قول ایہ فرمائے کہ خاتم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع الیہین نہ کرتے تھے تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے؟ اور ان دونوں باتوں میں کیا تعارض ہے؟

جواب م۳: اگر بالفرض یہ جرخ اسی حدیث کے بارے ہو جس کے ابن المبارکؓ خود راوی ہیں تو (معاف اللہ تعالیٰ) کپڑو حضرت ابن المبارکؓ اس وعدید کے تحت داخل ہوں گے من كذب على متعتم فأليتبوا مقعدة من النار أو حماقى النبی صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ نہ جرخ اس حدیث پر ہے اور نہ ابن المبارکؓ اس وعدید کے مستحق ہیں۔

جواب م۴: حضرت ابن المبارکؓ خود فرماتے ہیں کہ سنہ حدیث دین کا حصہ ہے اگر سنہ نہ ہوتی تو جس کا جو خیال ہوتا وہی کہ دینا (مقدمہ سلم ص ۱۲ و سنی تہ مدی ص ۲۳)

حضرت ابن المبارکؓ کا یہ خیال درست نہیں کہ طحاوی والی روایت ثابت نہیں حالانکہ سنہ اُس کی بھی اس حدیث کی طرح صحیح ہے جب سنہ صحیح ہے تو یہ اعتراض صحیح نہیں ہے۔

جواب م۵: علامہ ابن دقیق العیہ (المتوفی ۷۰۲) ہرجن کو علامہ ذہبیؒ ان القابے یاد کرتے ہیں الدام الفقیہ الجمیع المحدث الحافظ العلام شیخ الاسلام ترقی الدین ابو الفتح محمد بن علی بن وہب (الی) المالکی الشافعی تذکرة الحفاة (۲۶۲) اس جرخ کا جواب یوں یہ ہے ہیں بان عدم ثبوت الخبر عن ابن المبارک لا يمنع من النظر فيه و هي در علی عاصم بن كلیب و قد وثقه ابن معین (بحوال تصب الایر ۲۵۹) و فتح المبلم (۲۳) یعنی حضرت ابن مبارکؓ کے ہاں حدیث

کا ثابت نہ ہونا اس حدیث پر عمل کرنے سے روک نہیں سکتا۔ کیونکہ اس حدیث کا دار و مدار عاصم بن کلیب پر ہے اور امام ابن معینؓ نے ان کی ثویق کی ہے۔ الحال صاحب المبارک جس حدیث کے راوی ہیں جو اس پر نہیں بکھر دوسرا پر ہے اللہ تعالیٰ غیر مقلدین حضرات کو صحیح سمجھنے کیلئے فرمادے آئین سے

الظی سمجھ کسی کو بھی ایسی حنداز نے      نے آدمی کو مرت پر یہ بد ادا نہ فے  
ولیل ۱۳۱ ہ سنن ترمذی ص ۳۵۵ و سنن نسائی ص ۱۶۱ و سنن الی داود ص ۱۰۹ و مشکوہ ص ۷۷  
و سندر احمد ص ۲۸۸ و ص ۲۳۲ و مصنف ابن الی شیبہ ص ۱۵۹ و سنن الکبریٰ ہمیشہ ص ۴۷ و محلی  
ابن حزم ص ۱۲۵ و ص ۸۶ و نصب الایہ ص ۲۹۲ و تیسیر الوصول ص ۳۲۶ و جمع الغواہ ص ۶۶  
میں روایت ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ہنادہؓ  
نے بیان کیا اور حضرت ہنادہ فرماتے ہیں کہ ہم سے  
امام وکیعؓ نے حدیث بیان کی وہ سقیان ٹوریؓ  
سے وہ عاصم بن کلیب سے وہ عبد الرحمن بن  
اسود سے وہ علقمؓ سے روایت کرتے ہیں ۔  
حضرت علقمؓ نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ  
نے فرمایا کیا میں تمییز جناب رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ن پڑھاؤں پس حضرت  
ابن مسعودؓ نے نماز پڑھی اور رفع الیہینؓ کی نماز  
میں گر ابتداء میں ایک ہی مرتبہ امام ترمذیؓ فرماتے  
ہیں کہ ترک رفع الیہین کے باب میں حضرت برادرؓ  
عازبؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن مسعودؓ کی  
حیثیت ہے اور اس ترک رفع الیہین کے قائل شمار

واللقط للترمذی حدثنا هنادہؓ حدثنا  
وکیع عن سقیان عن عاصم بن کلیب عن  
عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة  
قال قال عبد الله بن مسعود الأنصاري  
بكته مسلوة رسول الله صلى الله  
عليه وسلم فضلي فلم يرفع عليه  
الدفی اول مرّة قال وفي الباب عن  
البراء بن عازب قال أبو عيسى حدیث  
ابن مسعود حدیث حسن و به  
يقول غير واحد من أهل العدالة  
من أصحاب النبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم والتابعين وهو قول  
سفیان و اهل الکوفة ۔

اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور  
تابعین صاحبِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور حضرت  
سفیان ثوری اور تمام اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں

قارئین گرام امام ترمذی کی عبارت سے یہ باتیں ثابت اور واضح ہوئیں (۱) حضرت  
عبداللہ بن حبیث حسن اور صحیح ہے (۲) حضرت برادر بن عازب سے بھی ترک رفع الیمن  
کی روایت مروی ہے (۳) جمیل صاحب اور تابعین ترک رفع الیمن کے قائل ہیں (۴)  
اہل کوفہ جن میں حضرت سفیان ثوری بھی شامل ہیں ترک رفع الیمن پر متفق ہیں۔ امام  
ترمذی کی اس وزنی شہادت کے بعد مزید کسی سے اس حدیث کی تصحیح یا اس کی نوافع  
کی توثیق نقل کرنے کی چنان ضرورت تو نہیں لیکن غیر مقلدین حضرات کے فائدے کے  
لیے بہتر ہے کہ اس کی کچھ تفصیل ہو جائے تاکہ وہ متعصبین غیر مقلدین کے شرے محفوظ  
ہو جائیں جو بے تحاشا اصول حدیث سے ہٹ کر خواہ مخواہ احادیث نبویہ کی تضعیف  
یا ان کا انکار کرتے ہیں۔

حافظ عبد اللہ حبص صائز پری غیر مقلد کا فمان ملاحظہ ہو [صلوٰۃ] میں لکھتے ہیں اور ترمذی کا اس  
کو حسن کہنا اس سے مراد سنہ کا اچھا ہونا ہے چنانچہ ترمذی نے اخیر کتاب العدل میں اس  
بات کی تصریح کی ہے کہ جمال ہم حدیث حسن کہتے ہیں وہاں ہماری مراد حسن اسناد  
ہے جو کئی سنوں سے مروی ہو جس میں کوئی راوی مستهم نہ ہوا اور وہ حدیث شاذ بھی نہ ہو  
سرمیہ حدیث امام ترمذی کے نہ دیک ایسی ہی ہے الجمل بلفظ

علام ابن فیقی العید المالکی الشافعی کافیصلہ ملاحظہ ہو [دارودار عاصم بن کلیب پر ہے]  
اور وہ ثقہ ہیں امام ابن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے دیکھو ال منصب الرایہ ص ۲۵۹  
فتح الملمم ص ۱۳ واللائی المعنون ص ۱۹۔

علامہ سید طا شافعی کا فیصلہ ملاحظہ ہو تصحیح نقل کرتے ہیں رمل اخطہ ہو اللائی الموضعہ  
 ص ۱۹۷ - امام ابن قطان فاسی اور امام دارقطنی اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں ۔  
 (بجوالہ تصب الایہ ص ۲۹۵ و درایہ ص ۸۳) امام ابن عدیؑ نے کامل میں اسے صحیح قرار دیا ہے  
 (بجوالہ الکوکب الدرمی ص ۱۲۶)

(آ) علامہ ابن حزم ظاہری غیر مقلد  
غیر مقلدین حضرات کے بزرگوں کا فیصلہ ملاحظہ ہو محل ص ۸۸ میں لکھتے ہیں ان  
 ہذا الخبر صحیح کہ یہ حدیث بلاشبہ صحیح ہے اور اسی صفحہ میں فرماتے ہیں ۔  
 لیکن لما صلح خبر ابن مسعود  
 علمتا ان رفع الیدين فيما عدا  
 کی حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے تو ہم نے حکوم  
 تکبیرة الحرام سنۃ و مندب  
 سنۃ مستحب ہے ۔  
 فقط آہ بلطفہ  
 اور محلی ص ۲۳۵ میں لکھتے ہیں ۔

بے شک یہ حدیث بھی صحیح ہے کہ جانب  
 قد صلح ان رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کان یرفع عنہ  
 کل خفض و رفع و انداد کان  
 لا یرفع  
 میں رفع الیدين کرتے تھے اور یہ حدیث بھی  
 صحیح ہے کہ آپ رفع الیدين نہ کرتے تھے ۔

اور اسی صفحہ میں لکھتے ہیں ۔

پس جب صحیح حدیث سے ثابت ہو چکا کہ حضور  
 فلماصح انه علیه السلام کان  
 علیہ الصلة والسلام ہراونجی نبیح میں تحریر است  
 یرفع في کل خفض و رفع بعد تکبیرة  
 الاحرام ولا یرفع کان کل ذالک  
 مباہلا و فرضنا و کان لتنا ان

نصلی کت اللہ فان رفعتنا صلینا  
 حکما کان رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم یصلی وان لم  
 نرفع فقد صلینا حکما کان رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی  
 آہ بلفظِ

رفع الیدين اور ترک رفع الیدين سب طریقے پر  
 ہیں فرض کوئی بھی نہیں اور یہ میں چاہیئے کہ اس طرح  
 نماز ادا کریں لیں اگر ہم نے رفع الیدين کر دیا تو  
 ہماری نماز اسی طریقہ پر ہو گی جب طرح جانب رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور اگر  
 رفع الیدين نہ کیا تب بھی ہماری نمازو ہی نماز ہے  
 جو جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داکرتے تھے۔

علامہ ابن حزمؓ نے ان عبارات میں چار مرتبہ اس حدیث کو صحیح کہا ہے (۱) علامہ  
 محمد خلیل ہر اس غیر مقلد حاشیہ محلی ابن حزم ص ۲۹۲ پر میں فرماتے ہیں وہ وحدیث  
 صحیح وحسنۃ الترمذی ر ۲۳) علامہ احمد محمد شاکرؓ غیر مقلد حاشیہ محلی ابن حزم  
 ص ۸۷ میں فرماتے ہیں وہ وحدیث صحیح وحسنۃ الترمذی علامہ محمد احمد  
 شاکرؓ شرح ترمذی ص ۱۳ میں فرماتے ہیں۔

وهذا الحديث صحيح ابن حزم في المحتوى وغيره من الحفاظ  
 وهذا الحديث صحيح وعنه في ما قالوه في تعليمه ليس بعلة  
 اولاً الحديث صحيح وعنه في ما قالوه في تعليمه ليس بعلة  
 وهذا الحديث صحيح وعنه في ما قالوه في تعليمه ليس بعلة  
 وهذا الحديث صحيح وعنه في ما قالوه في تعليمه ليس بعلة

وام گیسو میں پھنسنا دل پاؤں میں نہیں ہے وہ تمہارا خواب تھا یہ خواب کی تجیر ہے  
 (۲) در ۴ علامہ احمد محمد شاکرؓ کے دو شاگرد علامہ شیعیب الارناؤوط غیر مقلد و علامہ  
 محمد حسیر الشاولیش غیر مقلد حاشیہ شرح السنۃ ص ۲۲۳ ج ۳ مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں۔  
 وحسنۃ الترمذی وصححه غير کرامہ ترمذی نے اس حدیث کی تحریک کی ہے  
 اور یہ شمار محمد بنی نے اس حدیث کو صحیح قرار  
 ولحد من الحفاظ و قالوه فی

تعلیلہ لیں بعتہ۔  
دیا ہے اور بعض لوگوں نے جو اس حدیث میں  
عین نکالی ہیں وہ غلط ہیں کیونکہ اس میں کوئی حدت  
نہیں۔

مولانا عطاء اللہ صاحب غیر مقلد تعلیقات سلفیہ علی سنن انسانی ص ۱۲۳ ج اطبع لاہور  
میں لکھتے ہیں و قد صحّہ بعض اہل الحدیث کہ بعض محدثین نے اس حدیث  
کو صحیح قرار دیا ہے اور اسی صفحہ میں مولانا عطاء اللہ صاحب اپنا فیصلہ یوں درج کرتے ہیں۔  
قوله ثُمَّ لَمْ يَعِدْ قَدْ تَكَلَّعَنَا سُ - ثم لم يعِدْ قد تَكَلَّعَنَا  
چہ میگوشیاں کی ہیں حالانکہ قوی بات یہ ہے کہ  
عبداللہ بن مسعود کی روایت سے ثابت ہے  
انہ ثابت من روایة عبد الله بن  
مسعود (الی) ان الحدیث ثابت  
(الی) یہ حدیث بلاشبہ ثابت ہے۔

فی ثبوت هذا الحديث والقوى  
انه ثابت من روایة عبد الله بن  
مسعود (الی) ان الحديث ثابت  
آہ بلطفہ۔

مولانا عطاء اللہ صاحب غیر مقلد تعلیقات سلفیہ ص ۱۲۶ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

النصاف اس مقام میں یہ ہے کہ رفع الیدين  
والدنصاف فی هذا المقام انه لا  
سبیل الی رد روایات الرفع بر روایۃ  
ابن مسعود و فعله واصحابہ و  
دعوی عدم ثبوت الرفع ولا الی  
رد روایات الترک بالحکیمة و  
دعوی عدم ثبوته ولا الی دعوی  
نسخ الرفع ماذم بیثبت ذالک بمنقص  
الشارع بل یوقی کل من الا مرن حظہ  
و یقال کل منها ثابت و فعل الصحابة  
والتابعین مختلف ولیس احدہما  
کہجاۓ کہ دونوں ثابت ہیں اور فعل حاکم اور تابعین کا فلسفہ

بلذم يلام تاركه مع القول برجحان  
ثبوت الرفع عن رسول الله صلى  
كوليَّةِ ایسی لازم نہیں کہ جس کے تارک کو ملامت  
کیا جاسکے البتہ ثبوت رفع الیدين عن رسول اللہ  
اللہ علیہ وسلم.

آہ بلفظِ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول راجح ہے۔

قارئین کرام! مولا ناماعطاء اللہ صاحب کے فرمان سے ثابت ہوا کہ جو لوگ ترک  
رفع الیدين کی روایات کر دکرتے ہیں وہ ناصفات لوگ ہیں کیونکہ یہ روایات بھی ثابت  
ہیں اور صحابہؓ اور تابعینؓ کے درمیان یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے غیر مقلدین حضرات جو ترک  
رفع الیدين کرنے والوں کی نمازیں باطل قرار دیتے ہیں وہ سوچیں کہ اس فتویٰ کی زوکریا  
نیک پستجگی انا للہ وانا الیہ راجعون سے

لے چشم اُسک بار فرادیجنت توفی ہوتا ہے جو خراب وہ تیرا ہی گھرنہ ہو  
مولانا ماعطاء اللہ صاحب غیر مقلد تعلیقات سلفیہ ص ۱۰۲ میں لکھتے ہیں۔

ویحوز استنان الامرين جمیعاً رفع یہین اور ترک رفع یہین دونوں کا سنت  
فلا وجد لدعوى النخ آہ ہونا جائز ہے پس دعوے نسخ رفع الیدين کی کوئی وجہی  
مولانا ماعطاء اللہ صاحب نے اگرچہ رفع الیدين کو راجح قرار دیا ہے مگر ترک رفع الیدين  
کو بھی قوی قرار دیا ہے۔ (۱) جناب مرا زahirat صاحب دہلوی غیر مقلد کے حوالہ سے  
یہ بات گذرچکی ہے کہ طرفین کے ولائ قوی ہیں (۲) مولانا ابو عبد الرحمن محمد عبد اللہ پنجابی  
گیلانی غیر مقلد عقیہ محمدیہ ص ۱۳۶ میں لکھتے ہیں۔

واما ابن مسعود فله يصح رواية یعنی بہرحال حضرت ابن مسعود سے رفع یہین  
انکا نہ عنده بل انها صحن ترک سے رکنے اور منع کرنے کی روایت ثابت نہیں  
بلکہ ان سے رفع الیدين مصادر دینے کی روایت صحیح ہے  
وهو لا يُنَا فِي مَظْلُومٍ اور وہ ہمارے خلاف نہیں۔

قارئین کرام مولانا پنجابی غیر مقلد کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود

کی حدیث ترک رفع الیدين کی صحیح ہے لیکن حضرت ابن مسعودؓ سے کوئی ایسی روایت ثابت نہیں جس میں کہا گیا ہو کہ رکوع وغیرہ کے وقت رفع الیدين کرنامنع ہے اور گناہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں سنت ہیں۔ غیر مقلدین حضرات اپنے بزرگوں کی عبارات کو باہم پڑھیں اور اسی کے مطابق عمل اپنائیں ورنہ مخالف جان کر خوب روئیں سے

### الفصل ما شهدت به الاعداء

لطفیفہ:- اس حدیث کے تمام راوی حضرت امام ترمذیؓ کے استاد سے لے کر حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ تک سب اہل کوفہ میں اور ترک رفع الیدين پر مجتمع ہیں۔ اور علامہ ابن تیمیہؓ اقتضاء صراط مستقیم ص ۲۷ میں فرماتے ہیں۔ والتابعی اذا افتقر بمسارواه دل على ثبوته عتبہ کہ جب تابعی اپنی روایت کے مطابق (عمل کرے اور) فتویٰ سے تو وہ روایت اس کے نزدیک ثابت ہوتی ہے سجدۃ اللہ تعالیٰ یہ روایت ان سب حضرات کے نزدیک ثابت ہے کیونکہ وہ اس روایت پر عمل بھی کرتے ہتھی ہیں۔ غیر مقلدین حضرات کا ترک رفع الیدين کی اس روایت سے جان چھڑانا بھی بہت ہی مشکل ہے سہ

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے آئینہ دیکھئے گا فراد بیکھ بھال کر

اس حدیث پر اعتراض ۱۔ عاصم بن کلیب جو اس حدیث کی سند میں واقع ہے وہ فرقہ مرجرہ سے تعلق رکھتا ہے اور حضرت علی بن میریؓ فرماتے ہیں کہ جب وہ کسی روایت میں منفرد ہو تو اس سے احتجاج نہ کیا جائے لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب ۱:- تمام غیر مقلدین حضرات سینہ پر ما تحد باندھنے والی روایت کو صحیح کہتے ہیں حالانکہ اس میں بھی عاصم بن کلیب یہ عجیب بات ہے کہ ان کی روایت میں یہ راوی ثقہ ہو جاتا ہے اور وہ اس سلسلے میں اعتراض ہم پر کرتے ہیں۔ ہم غیر مقلدین حضرات سے صرف اتنی گزارش کرتے ہیں کہ۔ عک

ایں گن بیست کرو شہر شما نیز کرنندہ

جواب ۲:- عاصم بن کلیب ثقہ ہے چنانچہ امام بخاریؓ نے صحیح بخاری ص ۶۸۶ میں اس کی

ایک معلق روایت کو اصح قرار دیا ہے۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں اس سے احتجاج کیا ہے  
دیکھئے صحیح مسلم ص ۱۹۶ و مدن ۲۵ جو ۳۲۷ میں۔ امام ابو عوانہ نے بھی صحیح ابو عوانہ میں اس سے  
احتجاج کیا ہے دیکھئے صحیح ابو عوانہ ص ۲۹۔ امام ترمذی اس کی حدیث کو حسن صحیح کہتے  
ہیں مثلاً دیکھئے سنن ترمذی ص ۲۸۰ و مدن ۲۱۔ امام شافعی اس کی ایک حدیث کو اشتبہ  
اسناد کہتے ہیں (اختلاف الحدیث علی حامش کتاب الاتم ص ۹) امام احمد بن حنبل فرماتے  
ہیں لا بأس بجديثه يعني عاصم بن كلبي کی حدیث میں کوئی خرابی نہیں۔ (صحیح البدران الفوائد  
ص ۹ لابن قیم) امام اثرم بھی فرماتے ہیں لا بأس بجديثه (تہذیب التہذیب ص ۲۴)  
امام نسائی اور امام بھی بن معین فرماتے ہیں ثقہ۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں صالح (تہذیب  
التہذیب ص ۵۶ و میزان الاعتدال ص ۵۷) امام ابو داؤد فرماتے ہیں افضل اہل الکوفة اور  
امام احمد بن صالح المصری فرماتے ہیں ثقہ نامون امام ابن حبان فرماتے ہیں کروہ ثقات  
میں سے ہے امام ابن سعد فرماتے ہیں ثقہ یعنی بہ ویں بکیر الحدیث (تہذیب التہذیب  
ص ۵۶) امام حاکم اور علامہ ذمہبی اس کی حدیث کو صحیح کہتے ہیں (ستدر کمع التخییر  
ص ۲۶۵) امام دارقطنی بھی اس کی حدیث کو صحیح کہتے ہیں (سنن دارقطنی ص ۱۲۹) حافظ  
بن حجر اس کی ایک روایت کے بارے فرماتے ہیں رواثۃ ثقات درایر ص ۱۵ نیز فرماتے  
ہیں کہ اس کی حدیث صحیح ہے (تلخیص البکری ص ۱۲۳) علامہ سید محمد انور شاہ صاحب رہ  
(تسلیل الغرقدین ص ۲۷ میں) فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری کے کئی مقامات  
میں اس کی حدیث کو صحیح اور اس کو ثقة قرار دیا ہے اور اس کی زیادت کا اعتبار کیا ہے  
مثلاً فتح الباری ص ۹۶ و مدن ۲۲۸ جو ۱۳۶ میں آہر بلطفہ۔ مولانا عبدالرحمن مبارک پوری غیر محدث  
رکھنہ الا حوزی ص ۱۲۳ میں) اس کی ایک حدیث کو صحیح کہتے ہیں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں  
الکوفی صد و ق رومی بالمرجع عاصم بن كلبي کوئی ادعا ہے ارجاد کا الزام بھی  
من الخامسة الم-

اس پر لگایا گیا ہے۔

ارجاد کے الزام کا جواب ۱۔ محدثین کرام کے نام یہ قاعدہ ہے کہ مردی معتزل قدری

شیعی وغیرہ جب تک ان کا غلو فی المذهب ثابت نہ ہو ان کی روایت صحیح تسلیم کی جائے ہے اور یا اسے راوی صحیحین میں بکری ش موحد ہیں اور عاصم بن کلیبؑ بھی اسی درجہ کا مردی ہے اور یہی وجہ ہے کہ سب حضرات اس کی حدیث کو صحیح اور اس کی زیادت کا احتساب کرتے ہیں اور اس کو ثقہ قرار دیتے ہیں اور حافظ ابن حجرؓ ارجاد کے الزام کے باوجود فرمائے ہیں۔ صدوقؓ اس طرح حافظ ابن حجرؓ رتفیریب حدیث ۲۵۵ میں ) موسیٰ بن ابی کثیر الانصاری کے متعلق لکھتے ہیں۔

صدوقؓ رُمی ساخت رحباً لـ ۱۷۶ پچھاً ہے اس پر ارباب الزام لگایا گیا۔ ہے

یصوب من ضعفه جس نے اس کو ضعیف کہا اچھا نہیں کیا۔

عاصم بن کلیبؑ کو کسی محدث نے ضعیف قرار نہیں دیا صرف ابن مدینؓ انسان فرماتے ہیں کہ جب وہ کسی روایت میں اکیلا ہوا اور اس کی تائید کرنے والا کوئی اور نہ ہو تو اس سے احتجاج نہ کیا جائے۔ اولاً۔ تو ہم حضرت ابن مدینؓ سے یہی بات پوچھنے ہیں کہ اگر وہ کہیں کسی بات میں اکیلے ہوں جیسے یہاں ہے کہ وہی عاصم بن کلیب کے بارے لا یخیع بہ فرماتے ہیں اور باقی تمام محدثین ان کی مخالفت کرتے ہیں تو کیا بقول ان کے ان کی بات سے احتجاج کیا جاتے یا نہ۔ وثانیاً۔ یہ کہ ہم نے تو حضرت ابن مدینؓ کو ذراں تسلیم کر دیا ہے مگر عاصم بن کلیبؑ ترک رفع الیہین کی روایت کرنے میں منفرد نہیں بلکہ بہت سی صحیح روایات اور روایات سے بھی ترک رفع الیہین۔ ثابت ہے اگر حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہی لے لیں تسبب بھی ان سے مردی جملہ روایات ترک رفع الیہین میں عاصم بن کلیب نہیں بلکہ بعض روایات میں ہے اور بعض میں نہیں مثلاً مسند ابی حنیفہ حدیث ۲۵۵ میں جو روایت آتی ہے اس میں بھی عاصم بن کلیبؑ نہیں بلکہ اس کی سند اس طرح۔ ہے البونینیفہ عن حماد عن ابراهیم عن الدسوی

ان عبد اللہ بن مسعود النز۔ اور سنن دارقطنی وغیرہ میں جو روایت آتی ہے اس کی سند میں بھی عاصم بن کلیب نہیں بلکہ اس کی سند اس طرح ہے۔ عن اسحاق بن

ترک رفع الیین کے باب میں حضرت ابن سعوڈ کی حدیث کے بعد ذکر فرماتے اور پھر اس حدیث کو حسن صحیحی نہ فرماتے معلوم ہوا کہ یہ جرح اس حدیث پر نہیں ہے۔ (تبیینیہ) مولوی نور حسین صاحب گھر جا کمی غیر مقلد پسند رسالہ فقرۃ العینین ص ۹۲ میں لکھتے ہیں کہ امام بیمیقی فرماتے ہیں لهم عیشت عندی حدیث ابن سعوڈ سنن بیمیقی ص ۹۲ اہ لیکن گھر جا کمی صاحب کا یہ زادہم ہے کیونکہ امام بیمیقی نے یہ الفاظ جرح کے حضرت ابن مبارکؓ سے نقل کئے ہیں نہ یہ کہ خود جرح کی ہے گھر جا کمی صاحب کی یا تو فہم کمزور ہے یا ان میں تعصب کا زور ہے۔

برین ععقل و دانش باید گریست

بعض غیر مقلدین حضرات اس صحیح حدیث کو کمزور بنانے کے لیے اعداد کھٹھٹے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ خود غیر مقلدین حضرات کے بزرگ اس حدیث کو صحیح قویٰ بے عجیب قرار دے چکے ہیں۔

دل کے پھیپھو لے جل اٹھے سیدنا کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چڑاغ سے (تبیینیہ) امام ترمذی نے ترک رفع الیین کا باب بازدھا تھا اور اس حدیث کو حسن صحیح کہا تھا لیکن متقصب لوگوں نے اس باب کا عنوان اور صحیح کے الفاظ اڑا دیے ہیں حالانکہ دلائل سے ثابت ہے کہ باب کا عنوان اور صحیح کے الفاظ موجود تھے۔ جن کا ذکر عنقریب آرہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

وہ اپنے رسالہ میں غیر مقلد ان غیر مقلدین حضرات کے بزرگ مولوی محمد صاحب اور غیر منصفانہ انداز سے تحریر کا جو شش ایمانی ملاحظہ ہو فرماتے ہیں: ۱۔ حق پوش

مولوی اور اے امتی کی طرف اسی میں نبی کی دشمنی کرنے والو اور اے ناحی تھیت میں اپنا اعمال نامہ سیاہ کرنے والو یہ جنم لکھا کرتے ہو اور تمہارے بڑوں نے بھی لکھا ہے کہ ترمذی میں رفع الیین کرنے کا باب بھی ہے اور نہ کرنے کا بھی دو باب ہیں

تمہیں تمہارے رب کی قسم اگر ذرا بھی تمہیں دین دیا نہ ہے۔ ایمان و امانت ہے تو تم پر روتی کھانا بھی حرام ہے جب تک تمہی میں سے یہ دونوں باب نہ رکھا دو۔ راجحوئی مولوی تو کیا اگر اگلے پچھے تمام کے تمام مدعاوں حنفیتِ جمع ہو جائیں تاہم تمہی شریعت میں رکوع میں جانے اور رکوع سے استھن کے وقت رفع الیدین نہ کرنے کا باہم نہیں دکھا سکتے ناظرین کرام آپ کو بھی خدا کی قسم ہے ان مولویوں کے پاس حافظ اور ان سے کہو کہ وہ تمہی میں سے یہ دوسرا باب ذرا دکھایں تو سی اور جب نہ رکھکیں تو سمجھ لو کہ جو لوگ اس قدر سفید جھوٹ بولتے پر دلیر ہیں وہ کیا معنی بکھڑانے اور تاویل میں کرنے اور پوشیدہ خیانتیں کرنے اور غیر ظاہر بد دیانتی کرنے میں ذرا بھی جھبجھکیں گے اور مبغض (دلائل محمدی ص ۲۹) حصہ دوم مطبوعہ ۱۳۵۲ھ مولفہ مولوی محمد صاحب غیر مقلد رحمہ و ایڈریٹر اخبار محمدی دہلی)

قارئین کرام یہ ہے کہ غیر مقلدین حضرات کے بزرگوں کی زبان اور ان کے اخلاق آتش نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ س

لگے منز بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں حصب زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر یعنی وصیں بگڑا دلیل مذکور تمہی میں امام تمہی

تمہی میں ترک رفع الیدین کے باب کا ثبوت خود فرماتے وفی الباب عن البراد بن عازب کہ ترک رفع الیدین کے باب میں حضرت برادر بن عازب سے بھی روایت آتی ہے جب غیر مقلدین حضرات کے بقول تمہی میں باب ہی نہیں تو امام تمہی کا وفی الباب کہتا کیسے صحیح ہو سکتا ہے مگر حق کا سیاستہ بول بالا ہوتا ہے اور جھوٹ کامنہ کالا ہوتا ہے۔ س

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناؤ لکھے اموکلے کہ خوشیدہ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھوپھو دلیل مذکور مولانا قطب الدین صاحب مظاہر حق شرح مشکوہ ص ۲۵ و ص ۲۶ میں لکھتے ہیں کہ تمہی نے دلو باب کھے ہیں اول رفع یہیں میں دوسرا باب عدم

رفع یہیں میں اب بلفظ معلوم ہوتا ہے کہ ترمذی میں دو باب والانسخ ان کے پاس تھا۔

دلیل ۳۳: علامہ محمد عبد العزیز خلیفہ گوجرانوالہ حاشیہ نصب الایم ص ۲۹۳ و ص ۳۹۵ میں لکھتے ہیں کہ ترک رفع المیدین کا باب عبد اللہ بن سالم البصری رجشاہ ولی اللہ محدث دہویؒ کے استاد تھے) کے نسخہ ترمذی میں موجود ہے جو پیر جہنڈاؒ کے کتب خازن میں ہے۔ اور اس طرح شیخ عبد الحق محدث دہویؒ (رجشاہ ولی اللہ صاحبؒ سے بہت پہلے کے ہیں) کے نسخہ ترمذی میں بھی موجود ہے۔ جیسا کہ مشرح سفر السعادة میں ہے۔

دلیل ۳۴: علامہ احمد محمد شاکرؒ غیر مقلد شرح ترمذی ص ۲۷۶ طبع قاہرہ میں فرماتے ہیں کہ باب کاغذان علامہ شیخ محمد عبدالسدیحؒ محدث مدینہ منورہ کے نسخہ ترمذی میں بھی موجود ہے اور علامہ احمد محمد شاکرؒ کے ہاں یہ نسخہ ان تمام نسخوں سے زیادہ صحیح ہے جو امنوں نے شرح ترمذی کی تصنیف سے پہلے دیکھے ہیں۔ چنانچہ علامہ صاحب مقدمہ شرح ترمذی ص ۲۷۳ میں لکھتے ہیں وہ نہ انسخنا ہی اصلیٰ النسخۃ الیٰ وقعت لی من

ڪتاب الترمذی آہ بلفظ۔

دلیل ۳۵: علامہ احمد محمد شاکرؒ غیر مقلد شرح ترمذی ص ۲۷۷ میں فرماتے ہیں کہ علامہ ابن عساکرؒ شافعی (المتوفی ۱۰۵ هـ) کے نسخہ میں جو ان سے ان کے شاگرد نے نقل کیا ہے یہ باب باذھا گیا ہے باب من لعیرفع یہی الا فی اقل مرة۔ علامہ ابن عساکر شافعیؒ کے متعلق علامہ ذہبیؒ (متذکرة الحناظ ص ۱۸۷ میں) لکھتے ہیں الامام الحافظ الكبير محدث الشام فخر الوفی ثقة الدين الشافعی اور مولانا عبد الرحمن مبارک پوریؒ غیر مخلد تھمۃ الا حوزہ میں ۳۸ میں لکھتے ہیں من اعيان الفقهاء الشافعیۃ۔

دلیل ۳۶: علامہ احمد شاکرؒ کے دو شاگردوں میں علامہ شیعیب الدارناؤ و علامہ محمد زہیر الشاوش غیر مقلد حاشیہ شرح السنۃ ص ۲۲۳ طبع مصر میں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کے بارے لکھتے ہیں والترمذی (ص ۲۵) فی الصلة باب ماجهاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعیرفع اٹھی اول مرتبہ کہ ابن مسعودؓ کی حدیث کرام

ترمذی نے سنن ترمذی ص ۲۵ میں کتاب الصدقة کے باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ و سلم وہ بیറفع الافی اول مرتبہ کے اندر ذکر کیا ہے۔ قاریین کرام نسخہ جس کا ابھی حوالہ آپ نے پڑھا ہے اور ان دونوں گوں کے پیش نظر ہے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی تحریکی کا ہے جس کے اندر یہ باب موجود ہے۔

دلیل میں ہے۔ علامہ احمد محمد شاکرؒ غیر مقلد نے ترمذی کی شرح لکھی ہے جو کہ حامل تن ہے اور اس ترمذی کے تن کے بارے علامہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نسخہ ترمذی میں ایک حرف بھی زیادہ یا کم نہیں کیا مگر پوری تحقیق اور اطمینان قلب کے بعد چنانچہ مقدمہ شرح ترمذی ص ۲۷ میں آپ کے اصل الفاظ اس طرح میں وہ اکتب حرف واحداً إِلَّا عَنْ ثَبِيتٍ وَّ يَقِينٍ وَّ بَعْدِ بَحْثٍ وَّ اطْمِينَانٍ آہ بلفظ۔ علامہ صاحبؒ اس نسخہ ترمذی مطبوعہ قاہرہ میں ترک رفع الیدين کے باب کا عنوان اس طرح قائم کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحيم باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یعریف  
الافی اول مرتبہ۔ ترمذی مع شرح احمد محمد شاکرؒ غیر مقلد منہ۔

ناظرین کرام۔ غیر مقلدین حضرات کے بزرگ مولوی محمد صاحب غیر مقلد نے جواہات حضرات کو بُرا بھلا کہا ہے اور ہمیں رب کی قسم دیکھ ہم پر روٹی کھانا بھی حرام کر دیا تھا جب تک ترک رفع الیدين کا باب ترمذی سے انکونہ و کھادیا جائے سیدنا محمد اللہ ہم نے ترمذی ہی کے نسخے سے جو ان کے گھر سے نکلا ہے ترک رفع الیدين کا باب و کھاریا ہے ہماری روٹی پہلے بھی حلال تھی اور اب تو احل الملال ہو گئی ہے اور جو انہوں نے ہمیں بُرا بھلا کہا ہے اور پوشیدہ خیانتیں کرنے کے ساتھ متهم کیا ہے اس کے وہ خود مسخر ہیں اور منصفت مزاج غیر مقلد علامہ احمد محمد شاکرؒ غیر مقلد نے اس چوری کو ظاہر کر دیا ہے اور ہمیشہ چوری چور ہی کے گھر سے نکلتی ہے۔

وَهُوَ الْزَامٌ ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

قاریین کرام آپ نے مولوی محمد صاحب غیر مقلد کی عبارت سے تعصب کا

امدازہ کر لیا ہو جس میں انہوں نے مدھوش ہو کر احناف کو بُرا کہا ہے سے  
 شراب تھب مل تم کو سستی بہت پی گئے لگ گئی فاقہ مت  
 ان کو اتنا پتہ بھی نہ پہل سکا کہ ان کا کس پتھے مہبے واسطہ پڑ رہا ہے سے  
 پڑا غدک کو کبھی غزہ دوں سے کام نہیں جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں  
 (لطیفہ) غیر مقلدین حضرات کے باب رفع الیدين کی ابتداء میں بسم اللہ نہیں ہے  
 اور احناف حضرات کے باب ترک رفع الیدين کی ابتداء میں بسم اللہ بھی ہے جو اشارہ ہے  
 اس بات کی طرف کہ ترک رفع الیدين ہی میں برکت و ثواب ہے اور یہی جانب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

حضرات احناف متوجہ ہوں رفع الیدين کے باب کا عنوان نہیں لکھا جاتا حالانکہ غیر  
 مقلدین حضرات کے بزرگوں نے بھی اس باب کی صحیت کو تسلیم کیا ہے بلکہ علامہ احمد محمد  
 شاکر نے تو اپنے نسخہ ترمذی میں اس کو طبع بھی کر دیا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء لیکن  
 احناف حضرات طوٹ کی طرح رٹ لگاتے رہتے ہیں کہ فلاں ترمذی کے نسخہ میں یہ  
 باب ہے اور فلاں میں ہے لیکن ترمذی کی طباعت کے وقت اس باب کے عنوان کو  
 درج نہیں کرتے خدا تعالیٰ ان کو توفیق دے۔

(تبنیہ) ترمذی میں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ذکر کرنے کے بعد حسنؑ کے ساتھ صحیحؑ  
 کا لفظ بھی تھا مگر غیر مقلدین جیسے متعصبین نے اس کو اڑا دیا چنانچہ علامہ احمد شاکرؒ غیر  
 مقلد مقدمہ شرح ترمذی ص ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ ترمذی کا ایک اور نسخہ ہے جو دارالکتب  
 المصریؒ میں محفوظ ہے اور اس نسخہ کی کتابت ۳ ربیع ۲۶، ھ میں مکمل ہوتی ہے وہی  
نسخہ جیۃ یقین علیہا الصحة وخطوتها قدیل کہ یہ نسخہ جیۃ ہے  
 جس پر صحیت غالب ہے اور خطاء رکم ہے۔

علامہ صاحب شرح ترمذی ص ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ اس نسخہ میں حضرت ابن حمودؓ

کی حدیث کے بعد حسن کیا تھا حامش پر صحیح کی نیارت بھی حتیٰ لیکن علامہ صاحب فوائدے میں شاہکری زیارت صحیح ہو کیونکہ علامہ زرعی نے نصب الارض ۲۹۳ میں علامان جعفر بن الحیر ۲۷۳ میں اور علامہ زرعی نے مجموع متن کیلئے تو سے صرف تحسین نقل کی ہے لیکن علامہ صاحب کا یہ خیال درست نہیں کیونکہ اگر ان متنوں نے نقل نہیں کیا تو اور وہ نے نقل کیا ہے چنانچہ علامہ بدر الدین علیؑ فرماتے ہیں۔ فقد

قال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث صحیح وصححة ابن حزم  
فی المثل قلت حدیث ابن مسعود صحیح نصّ علیه الترمذی وغیره  
الج بلفظ عینی شرح المدایة ۲۹۳ اور مولانا محمد صدیق تجیب آبادی النوار المحدود شرح الی  
راؤد ۲۵۱ میں لکھتے ہیں ثم قال الترمذی بعد تخریج حدیث ابن مسعود  
فی ترك الرفع قال ابو عیسیٰ حدیث ابن مسعود حسن صحیح اَهْمَّ الْأَعْطَاءُ  
صاحب غير مقلدة تعلیقات سلفیہ ۱۰۳ میں لکھتے ہیں وما قال بعض المحسین ان  
حدیث ابن مسعود صحّه الترمذی فهو غلط فان الترمذی دعا صحّه  
بل حسنة اَهْدَى کہ بعض محسینوں نے جو امام ترمذی سے تصحیح نقل کی ہے وہ غلط ہے کیونکہ  
انوں نے تحسین کی ہے ذکر تصحیح ،

مولانا اعظم اللہ صاحب کا یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ محسینوں نے جو تصحیح ترمذی کے دیکھے ہیں ان میں تصحیح بھی بھتی تو وہ غلط کیسے میں تواب عمدیت حسن خاں نzel الابرار ۲۳ میں فرماتے ہیں۔

من علم حجۃ على من  
کہ جس نے جان لیا اس کی بات ججت ہو گئی اس  
شخص پر جسے یہ علم نہ ہو سکا۔

سنن ترمذی کے نسخ کے مختلف ہوئے کی مثال سنن ترمذی ص ۲۶۴ میں سجدہ سمو امام ترمذی فرماتے ہیں هذا حدیث حسن عریب اور حافظ ابن حجرہ ملون المرام ص ۱۲۸ مع بل السلام جلد اول میں فرماتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ

لیکن علامہ احمد محمد شاکرؒ شرح ترمذی ص ۲۷۳ میں اسی روایت کے باارے امام ترمذیؒ سے حسن صحیح کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔

اسی طرح حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ترک رفع الیدين کے متعلق سمجھوئیجئے اگر ابن حجرؓ وغیرہ نے صحیح کا لفظ نقل نہیں کیا تو سروں نے تو نقل کیا ہے۔ جیسے علامہ شاکرؒ علامہ عینیؒ شارح آلبی واؤد بعض مخین حضرات وغیرہم

مثال ۱۱۴۔ علامہ امیر بھانیؒ غیر مقلد سبل السلام ص ۲۷۳ طبع دہلی میں باب صوم المنظوع کی دری حدیث کے تحت امام ترمذیؒ سے تحسین نقل کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ جس نغمہ میں ہم نے دیکھا ہے میں ہے قال ابو عیسیٰ حدیث البیوبحدیث حسن صحیح

قارئین کرام اس طرح سنن ترمذی کے بعض نسخوں میں ترک رفع الیدين کی روایت کے بعد حسنؑ کے ساتھ صحیح کا لفظ بھی موجود ہے اور اس کا ہونا بھی اشد ضروری ہے کیونکہ امام ترمذیؒ عاصم بن کلیبؑ کی روایت کو اور مقامات میں حسن صحیح کہتے ہیں جیسے ترمذیؒ ص ۲۷۳ و ص ۲۷۴ وغیرہ۔

ترمذی میں ترک رفع الیدين کے باوجود صحیح مقصود یہ تھا کہ رفع الیدين کے باب میں جو امام ترمذیؒ نے حضرت ابن المبارکؒ کے لفظ اڑائے جانے کی سازش تھی سے جرح ذکر کی تھی اس کے ساتھ حضرت

ابن مسعودؓ کی حدیث میں جائے گی اور سمجھنے والے یہی سمجھیں گے کہ اسی حدیث پر جرح ہے کیونکہ اگر باب کا عنوان درمیان میں حال ہوا اور پھر حدیث کے آخر میں صحیح کا لفظ بھی ہو تو اس جرح کا بے قابلہ ہونا معلوم ہوتا ہے یا کسی اور حدیث کے متعلق بنا معلوم ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ جن کو شرمندہ کرے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ سہ

معنی لاکھ بڑا چاہتے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظور خطا ہوتا ہے امام احمد بن حنبلؓ اور ان کے شیخ امام احمدؓ اور یحییٰ بن آدمؓ نے اس حدیث سیجھی بن آدمؓ کی جرح کا جواب پر جرح نہیں کی اور نہ دنیا کی کسی کتاب

میں اس کا نام و نشان ملتا ہے البتہ حافظ ابن حجرہ تخصیص الجیر میں امام بخاریؓ کے رسالہ جزو رفع الیدين کے حوالہ سے لکھتے ہیں  
 قال احمد و شیخہ ، یحیی بن کرام احمدؓ اور بخاری بن ادمؓ جو امام احمدؓ کے استاد ہیں دونوں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے میکن حافظ ابن حجرہ کی یہ سخت غلطی ہے کیونکہ جزو رفع الیدين میں کوئی تضعیف ان سے ذکر نہیں کی گئی۔ اصل الفاظ ملاحظہ ہوں۔

قال احمد بن حنبل عن یحیی امام احمدؓ پسندید شیخ بخاری بن ادمؓ سے روایت بن ادم قال نظرت فی کتاب کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عبد اللہ بن ادریس کی کتاب میں دیکھا جوانوں نے عامہ بن کلیب لیں فیہ ثوله یعْد فہذ اصلح لدن الکتب احفظ عت اهل العلم حبیث رفع الیدين جاتی ہے۔

### حکایا

قارئین کرام اس عبارت میں نہ امام احمدؓ سے کوئی جرح ذکور ہے اور نہ ان کے شیخ بخاری بن ادمؓ سے البتہ اس میں یہ بات ہے کہ عبد اللہ بن ادریس کی حدیث میں ثم لم یعد نہیں تھا اور ہم بھی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن ادریس کی حدیث میں ثم لم یعد نہیں ہے اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے اگر غدرے دیکھا جائے تو شیخ بخاری بن ادمؓ عبد اللہ بن ادریس پر اعتراض کر رہے ہیں کہ جب ابن ادریس کو فی ریس اور ترک رفع الیدين پر عمل کرتے ہیں تو اسنواں نے عامہ بن کلیب سے ثم لم یعد کا جلد نقل کیوں نہیں کیا بلکہ غلطی کی ہے مناسب یہ تھا کہ نقل کرتے اور یہ توجیہ ان کی مرضی کے مطابق بھی ہے کیونکہ حضرت مسیحی بن ادمؓ کو فی ریس اور تمام اہل کو ذکر کا ترک رفع الیدين پر مجاہع ہے جیسے کہ باب اول میں گزد چکا ہے اور حضرت عمر بن خطاب سے ترک رفع الیدين

روایت کرنے والے بھی سیبی بھی بن ادم ہیں اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۵ میں فرماتے ہیں  
وہذا ارجح ثقہ است . کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ترک رفع الیہین کی روایت کے تمام ازوی  
ثقہ ہیں۔ اس طرح حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ترک رفع الیہین شیخ بھی بن ادمؓ کے باں  
نمایت صحیح ہے اس طرح امام احمدؓ بھی پنچ استاد کی اقتداء کرتے ہوئے اس حدیث  
کو منداحمد میں دوبار ذکر کرتے ہیں جس میں ثم لم يعده کے ہم معنی الفاظ موجود ہیں۔ عجیب  
بات ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۷ سے بلا وجہ تعصیت نقل کرتے ہیں اس لیے علامہ محمد انور  
شاہ نیل الفرقہ دین ص ۶ و ص ۲۹ میں اور علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی فتح الملمم ص ۲۶  
میں فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجرؓ کی یہ غلطی ان کی جلد بازی کا نتیجہ ہے جوان سے سرزد ہوئی  
ہے۔ باقی امام بخاریؓ کا عبد اللہ بن ادریسؓ کی روایت کو اصح قرار دینا یہ تو ترجیح ہے اور  
ترجیح دہان ہوتی ہے جہاں دونوں باتیں ثابت ہوں پھر دلائل سے ایک کو راجح اور دوسری  
کو مرجوح قرار دیا جائے معلوم ہوا کہ حضرت امام بخاریؓ کے ہاں بھی حضرت ابن مسعودؓ  
کی ترک رفع الیہین کی وہ حدیث جس میں ثم لم يعده ہے صحیح ہے البتہ ابن ادریسؓ کی  
حدیث جس میں رفع الیہین صرف عند الافتتاح ہے پھر ثم لم يعده کے الفاظ نہیں اصلیٰ  
ہے یعنی زیادہ صحیح ہے۔ قاریئن ترجیح کا توہر شخص کو حق پہنچتا ہے کہ دلائل سے  
وہ پشت مذہب اور روایات کو ترجیح فی۔ لیکن یہ الگ بات ہے کہ ترجیح کے ملال  
ہی مضبوط نہ ہوں جیسے امام بخاریؓ کی یہ ترجیح نمایت ہی کمزور ہے اولاً تو اس لیے  
حضرت ابن مسعودؓ سے پانچ سندوں سے یہ روایت مردی ہے اور اس میں ثم لم يعده  
یا ہم معنی لم يعده کے الفاظ موجود ہیں اور عبد اللہ بن ادریسؓ کی حدیث میں اگر تم لم يعده  
موجود نہیں تو یہی ایک روایت مرجوح ہونی چاہیئے نہ کہ پانچ روایات وثائق عبد اللہ  
بن ادریسؓ کی حدیث اور ہے جس میں تطبیق دغیرہ کا ذرہ ہے اور ان پانچ روایات  
میں تطبیق کا کوئی ذکر نہیں تو اس کی ان پر ترجیح کا کیا مطلب ہے وثانیٰ حضرت سفیان ثوریؓ  
جب آئیں بالبھر کی روایت بیان کرتے ہیں تو امام بخاریؓ کے ہاں وہ حفظ الناس

بکھے جاتے ہیں اور جب ترک رفع الیدين بیان کریں تو پھر انہی الناس ہو جاتے ہیں اور این اور لیس وغیرہ احفظ الناس بن جاتے ہیں کیا ترجیح اسی کا نام ہے جو مذہب کے مخالف ہو وہ راجح اور جو مخالف ہو تو وہ مرجوح ہے۔

**خلاصہ الكلام یہ ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کی دو روایات جو ترک رفع الیدين میں صریح ہیں وہی ہماری دلیل ہیں اور جس میں ترک رفع الیدين نہیں وہ ہماری دلیل بھی نہیں ہے  
ہر ما تھے کو عاقل بیدار نہیں کہتے اور ہر صاحب صراحت میں نہیں کہتے**

**امام ابو حاتمؓ کی جرح کا جواب** [الفاظ اس طرح ہیں و قال ابن ابو حاتم ف

كتاب العلل (ص ۹۶)

|   |  |
|---|--|
| <p>کہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی<br/>کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے پس<br/>تجیر کی پھر رفع الیدين کیا اور پھر رفع الیدين<br/>کے لئے زارٹے تو ابو حاتمؓ نے فرمایا اس طریقہ<br/>صلی اللہ علیہ وسلم فتامہ<br/>فکیر فرفع یہ علم یعد<br/>کا وہم کہا جاتا ہے۔</p> | <p>مسئلت ابی عن حدیث رواہ سعیان<br/>الشوری عن عاصم بن کلیب عن<br/>عبد الرحمن بن الاسود عن<br/>علقتہ عن عبد الله ان النبی<br/>صلی اللہ علیہ وسلم فتامہ<br/>فقال ابی هذاخطا ربی قال وهم<br/>فیه الشوری الا</p> |
|---|--|

(ربکوا ربکما رب الرازیر ص ۲۹۶)

**الجواب الاول** : ہمارا استدلال حضرت ابن مسعودؓ سے ترک رفع الیدين کی اس روایت سے ہے جس میں آتا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کھڑے ہو گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا نقشہ پڑھ کر دکھایا لیکن کتاب العلل کے حوالہ سے جو ابھی روایت گذری ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود کھڑے ہو گئے اور یہ سارا نقشہ نماز کا پنچھے صحابہ کرامؓ کو پڑھ کر دکھایا

تو یہیں سے امام ابو حاتمؓ کو وہم ہو گیا کہ شاید اس طریقے سے روایت بیان کرنے میں سفیان ثوریؓ کا وہم ہے لیکن یہ امام ابو حاتمؓ کا نزاوہ ہم ہے اور یہ حدیث صحیح اپنے مقام پر صحیح ہے کیونکہ حضور علیؑ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہؓ کو نماز کا جو نقشہ کھینچ دکھایا یہ حدیث روایت ہے اور آپ کی سنت ادا کرتے ہوئے حضرت ابن مسعودؓ نے بھی اپنے شاگردوں کے سامنے کھڑے ہو کر وہی نقشہ کھینچ کر جناب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پر حکم کر دکھائی اس میں سفیان ثوریؓ کے وہم کا کوئی دخل نہیں۔

**الجواب الثاني :** اس حدیث کا دار و مدار بھی عاصم بن گلیب پر ہے اور امام ابو حاتمؓ کے ہاں وہ ثقہ ہیں اور امام سفیان ثوریؓ تو ثقہ ہیں ہی۔

**الجواب الثالث :** علامہ ذہبیؒ تذکرۃ الحفاظ ص ۲۷۵ میں فرماتے ہیں کہ ابو حاتمؓ و نبیؐ متشدد و متعنت ہیں۔ اور مقدمہ نصب الرایہ ص ۲۸۵ میں ہے کہ امام ابو حاتمؓ نے حضرت امام تخاریؓ پر جرح کی ہے اور متروک المحدثین تک کہدیا ہے تو ایسے متعنت کی جرح بلا واضح دلیل کے کیونکہ قبول کی جاسکتی ہے؟ (فائدہ) امام ابو حنیفہؓ کے متعلق جو بعض متعصیین و متشددین نے جرح کی ہے اس جرح کو اسی قسم کی لغتہ و تشدید کا نتیجہ سمجھ لیں۔

ان کی جرح کے اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

کہ پہبخت اچھی حدیث ہے جو اہل کوفہ کے  
پیے منع کرنے رفع الیدين سے نماز میں عنکبوت کو  
و عند الرفع من الرکوع میں روایت کی گئی ہے  
مگر حقیقت میں یہ جس چیز پر اعتماد کیا جا سکتا ہے  
اس میں بہت ہی منعیف ہے کیونکہ اس کے لیے  
علمیں (خبراء) ہیں جو اس حدیث کو باطل کرنے

هذا احسن خبر رُوی لاملا  
الکوفة في نفي رفع الیدين في  
الصلوة عند الرکوع و عند  
الرفع وهو في الحقيقة أضعف  
شيء يعول عليه لأن له عللاً  
تبطله (رجوا الخیص الجیمرا بن جرجہ)

امام ابن حبان کی یہ جرح کمی و حجہ سے مردود ہے۔ اولاً تو اس بیانے کے حضرت ابن سعید سے کمی سنوں سے یہ روایت مردی ہے پرہ نہیں ان کا کس سند پر اعتراض ہے؟ اور بھپڑے جرح بھی غیر مفسر ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں ڈالا۔ علامہ احمد محمد شاکرؒ غیر متمدد شرح ترمذی ص ۷۳ میں اور علامہ شیعیب الدارناؤ و طغیر متمدد اور علامہ محمد زمیر الشادیش غیر متمدد و زل تعلیقات شرح السنۃ ص ۲۲ میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے وما قالوه في تعییدہ لیں بعثتہ یعنی بعض نے جو علتیں (خرابیاں) اس میں نکالی ہیں وہ کچھ نہیں کیونکہ اس میں کوئی خرابی نہیں ہے اور علامہ شبیر احمد عثمانی «فتح الملجم» ص ۱۳ میں لکھتے ہیں کہ ہمیں تو ان علتوں کے بارے کوئی علم نہیں ہو سکا شاید یہ علت ہو کہ یہ حدیث ان کے مذہب کے خلاف ہے اور نوٹ فخر الكلام غیر متمدد ص ۱۳ میں ابن حبان کی ایک راوی پر جرح کہ حدیثہ مغلل کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ابن حبان نے مغلل ہونے کی وجہ بیان نہیں کی اور وہ متشدہ ہیں آہ بنفظہ (بخاری احسن الكلام ص ۹۲) و ثانیٰ: ابن حبان متشدہ ہیں چنانچہ علامہ ذہبیؒ میزان الاعتدال ص ۱۳۵ میں الیوب بن عبد السلام کے ترجمہ میں ابن حبان کی جرح جو ایوب کے بارے ہے جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں الیوب نقہ ہے

فتامل فان ابن حبان صاحب سوچ لے مخاطب ابن حبان طعنہ باز اور  
تشیع و قشیعہ Verification فتنہ انگریز ہے

اور میزان الاعتدال کا یہ حوالہ مقدمہ نصب الرایہ ص ۵۸ میں بھی موجود ہے۔ اور علامہ ذہبیؒ تذكرة المخاظن ص ۲۳ میں لکھتے ہیں کہ ابن الصلاح نے ابن حبان کا ذکر طبقات شافعیہ میں کیا ہے۔

وقال ربما غلط الغلط الفاحش کہ ابن حبان نے اکثر فتن غلطیاں کی ہیں جو  
فی تصرفاتہ ان کی اپنی تصرفات کا نتیجہ ہیں۔

قارئین کرام اس حدیث پر ان کی جرح بھی زبردست اور فاحش غلطی ہے  
اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرماؤ۔

اس حدیث پر اعتراض مکیا ہے امام دارقطنی نے گوچے اس حدیث کو صحیح کہا ہے مگر لا یعود کی زیادت صحیح تسلیم نہیں کرتے لیکن وہم کا الزام بھی کسی پر نہیں لگاتے البتہ بعض کا کتنا ہے کہ امام درکیع سے ان کے شاگرد لا یعود کی زیادت نقل نہیں کرتے۔

**جواب:** امام دارقطنی کے ٹاو جب یہ حدیث صحیح ہے تو پھر لا یعود کی زیادت لطیریں اولیٰ صحیح ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شور بات ملال ہو مگر بوشیاں حرام ہوں اگر امام دارقطنی لا یعود کی زیادت اس یہ صحیح تسلیم نہیں کرتے کہ ان کے مذہب کے مخالف ہے تو پھر یہ عدم تسلیم کوئی قابل اعتبار نہیں اور صحیح حدیث کے مقابلہ میں ایسی بات قابل ملاحت ہے اللہ تعالیٰ انکو معاف کرے آئین۔

حافظ عبد اللہ صاحب روزگاری غیر مقلدہ رفع الیدين اور آمین کے ع ۱۵۲ میں لکھتے ہیں کہ ہم تو ایسے موقع پر ایک اصول جانتے ہیں کہ جب کسی مسئلہ کے متعلق صریح حدیث آجائے تو اس کو محول ہے بنالیں اور اس کے مقابلہ میں کسی کی نہ نہیں آہ بفظہ مگر غیر مقلدہ حضرات کا یہ حضن زبانی مجھ خروج ہے اور اس پر عمل نہیں ہے

وَكُلْ يَدِي وَصَدَّا لَلَّيْلَى وَلَيْلَى لَا لَقْرِبَ لَهُ بَدَى  
باقی رہی یہ بات کہ امام درکیع کے شاگرد لا یعود کی زیادت نقل نہیں کرتے تو یہ غلط ہے کیونکہ ان سے ان کے شاگرد لا یعود یا تم معنی لا یعود کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔  
د ۱۰ زہیر بن حرث لا یعود نقل کرتے ہیں دیکھئے محلی ابن حزم ص ۲۲۵ و ص ۲۳۶ - عثمان بن ابی شیبہ اور محمد بن اسماعیل الحسینی فلذہ میرفعیدیہ الامرا وحدۃ نقل کرتے ہیں ابو داؤد ص ۱۹۷ سنن الکبری بہقی ص ۲۸۴ - محمد بن عیلان بھی اس طرح نقل کرتے ہیں نسائی ص ۱۶۱ صناد فلذہ میرفعیدیہ الامرا فی الامرا فی الامرا نقل کرتے ہیں - سنن ترمذی ص ۲۵۳ امام احمد اور البربر بن ابی شیبہ فلذہ میرفعیدیہ الامرا نقل کرتے ہیں مسند احمد ص ۲۸۸ مصنف ص ۲۹۶ - نعیم بن حماد اور بحی بن بحی بھی لمع رفع مسیدیہ الامرا وحدۃ نقل کرتے ہیں طحا و میر ص ۱۱۱ - لمنڈا یہ اعتراض

بھی لا یعنی ہے۔

اس حدیث پر اعتراض مک ۰ ابن قطان فاسی نے گرچہ اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے مگر لا یعود کی زیادت کو امام وکیع و کادہم قرار دیا ہے

جواب ۰ امام وکیع جب ثقہ ہیں تو ثقہ کی زیادت قابل اعتبار ہے نیز ۲ انہوں نے اس روایت کو صحیح سمجھ کر عمل کر کے اس حدیث کی صحت کو چار چاند لگائی ہے نیز ۳ امام وکیع اس زیادت کے نقل کرنے میں مُنفرد نہیں ہیں بلکہ حضرت ابن المبارکؓ ثم لم یعد نقل کرتے میں سنن نسائی ص ۱۵۸ چنانچہ روپری صاحب غیر مقلد رفع الیدین اور آمین کے ص ۱۹ میں لکھتے ہیں کہ سفیان ثوریؓ سے جیسے وکیع نے لم یعد روایت کیا ہے ویسے ہی عبداللہ بن مبارکؓؑ بھی سفیان ثوریؓ سے لم یعد روایت کیا ہے چنانچہ درایہ بخزنیج مہرہ میں حافظ ابن حجرؓ نے بحوالہ نسائی انس کا حوالہ دیا ہے اور علامہ زمیعؓ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے تو معلوم ہوا کہ وکیع سے غلطی نہیں ہوئی نیز ۴ ابن قطانؓ متشدد اور تحریک ہیں علامہ فہدؓ تذکرۃ الحفاظ ص ۱۹۳ میں لکھتے ہیں ۔

ولکنہ تعتن ف احوال بحال کہ رجال کے احوال بیان کرنے میں انہوں نے تشدی سے کام بیا ہے اور انصاف نہیں کیا ۔

فما انصاف :  
او ر اسیر بیانی غیر مقلد بل بالاسلام ص ۱۵۳ میں لکھتے ہیں ۔

لحنہ تعتن ف احوال الرجال کہ انہوں نے رجال کے احوال میں تشدی کیا ہے اعتراض مک ۰ امام بخاریؓ اور حافظ عبداللہ روپری غیر مقلد فرماتے ہیں کہ ثم لم یعد کا جملہ سفیان ثوریؓ کا دہم ہے اور عبداللہ بن ادریسؓ کی حدیث میں یہ حدیث نہیں ہے۔ جواب ۰ ۱۔ تعجب کی بات ہے کہ جب سفیان ثوریؓ ان کی کسی روایت میں آجائے ہیں تو وہ احفظ الناس اور افقہ الناس ہو جاتے ہیں اور ان کے م مقابل جبور اوی ہو وہ تو ہی اور غلط کارہن جاتا ہے جیسے آمین کے مسئلہ میں سفیان ثوریؓ کو ثقہ جو ہے اور حافظ کما جاتا ہے اور شجرہ پر کمی الزام لگا کر اسے غلط کار ثابت کیا جاتا ہے چنانچہ روپری صاحب

رفع السیدین اور آمین کے حوالے میں لکھتے ہیں کہ محدثین کا اصول ہے کہ زیادہ حافظہ والے کو ترجیح ہوتی ہے اور سفیان حافظہ میں شعبہ سے زیادہ ہیں آہ بلفظہ۔ جب سفیان ثوریؓ کا اتنا زبردست حافظہ ہے کہ امام المحدثین حضرت شعیہؑ بھی ان کے مقابلے میں بیچ ہیں تو اب اس روایت میں وہی سفیان ثوریؓ وہی کیوں بن جاتے ہیں اور ع عبد اللہ بن ادريسؓ جو حافظ اور فقہاء تھے میں سفیانؓ کا مقابلہ نہیں کر سکتے احفظ الناس و افتق الناس کیونکہ بن جاتے ہیں ؟ سے

عمل تک تو آشنا تھے مگر آج عنیہ ہو دو دن کا یہ مزاج ہے آگے کی خیر تو علامہ ابن حزم ظاہریؓ غیر مقلد کے ہاں سفیان ثوریؓ کا بڑا تسبیح تھا اگر کوئی راوی ان کی مخالفت کرتا اور سفیان ثوریؓ کو وہی قرار دیتا تو علامہ ابن حزم اس کی مخالفت کرتے چنانچہ محلی ص ۲۷ میں لکھتے ہیں

فَإِنْ قِيلَ أَنَّ هَذَا الْحَدِيثُ أَخْطَأً  
يُعْنِي أَكْرَى كَمَا جَاءَ كَمَا حَدَّثَ مِنْ سَفِيَّانَ  
لَئِنْ خَطَا كَمَا كَيْوَنَكَزْهَبِرِينَ مَعَاوِيَةَ  
يُعْنِي أَكْرَى كَمَا جَاءَ كَمَا حَدَّثَ مِنْ سَفِيَّانَ  
خَالِفُهُ فَيُهُدَى قَدْ تَبَلَّغَ أَخْطَأً بِلَّا  
شَكَّ مِنْ خَطَأِ السَّفِيَّانِ بِالْمَعَاوِيَةِ  
بِلَّا دَلِيلٍ وَسَفِيَّانٌ أَحْفَظَ مِنْ زَهَبِرِ  
بِلَّا شَكَّ أَوْ دَوْرَسَ مَقَامٌ مِنْ لَكَشَتَهُ مِنْ  
وَمَنْ ادْعَى أَنَّ سَفِيَّانَ أَخْطَأَ فَ  
هَذَا الْحَدِيثُ فَهُوَ الْمُخْطَىءُ بِدَعْوَاهُ  
مَا لِهِ دَلِيلٌ لَهُ عَلِيهِ فَإِنْ قِيلَ قَدْ  
خَالِفُهُ زَهَبِرِينَ مَعَاوِيَةَ قَدْتَهُ  
سَفِيَّانٌ أَحْفَظَ مِنْ زَهَبِرِ بِلَ الثَّقَةِ  
مَصْتَقُّ فِي حَلْ مَاسِوَى

محلی ص ۲۳۷ جو شیء علام احمد مجید شاکر غیر مقدور کرے تو اصول کے بحاظ سے اسکی تصدیق کی جائی  
فارمین کرام سے کہتے ہیں میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑا اختو۔

**جواب ملٰٰ:** جب سفیان ثوریؓ بالاتفاق ثقہ ہیں تو ثقہ کی زیادت تمام محدثینؓ کے  
ہاں جمعت ہے جس کا قبول کرنا ضروری ہے چنانچہ امام بخاریؓ صحیح بخاری ص ۲۱۶ میں لکھتے  
ہیں۔ والزیادة مقبولة اذا رواه اهل البث الم عینی ثقہ کی زیادت مقبول  
ہے۔ علام ابن حزم ظاہریؓ محلی ص ۹۳ میں فرماتے ہیں۔

اخذ الزیادة واجب  
کر زیادت کا قبول کرنا واجب ہے  
نیز فرماتے ہیں

اخذ الزیادات فرض لا يجوز تركه  
کر زیادت کا قبول کرنا فرض ہے انکا چھوڑ دینا بازشیں  
امام نووی فرماتے ہیں۔

زیادة ثقہ وجب قبولها ولا ترد  
ثقة کی زیادت کا قبول کرنا ضروری ہے جوں  
لنبیان او تعمیر (شرح سلم ص ۲۱۹)

او دهم قرار دیکر روندین کیا جاسکتا۔  
زیادة ثقہ کے مقبول ہونے کے حوالے کافی ہیں چند حوالے ان کا بول میں ملاحظہ  
کریں نووی شرح المسلم ص ۵ و ص ۹ و ص ۲۶ و ص ۲۱ و ص ۱۶۵ و ص ۱۴۷ و ص ۲۵۶ و ص ۲۱۲  
و ص ۳۱۶ و ص ۳۶۲ و ص ۳۷ و ص ۲۲ و ص ۱۹ و مقدمہ نووی ص ۱۸۱ و صحیح سلم ص ۵ و  
فتح الملموم ص ۱۲ و نصب الایم ص ۳۹ و ص ۲۸۳ و ص ۲۳۲ و ص ۲۰۸ و الجوہر الفقی ص ۱۵۵  
و مستدرک حاکم ص ۱۳ و تلخیص مستدرک ص ۲۳ و قسطلانی شرح البخاری ص ۸ و  
تلخیص الجیز ص ۱۲ و کتاب الاعتبار حازمی ص ۱۲ و کتاب القراءة بیہقی ص ۲۷ و ص ۹ و زاد المتع  
ص ۹۱ و بدوار الاصل ص ۵ و دلیل الطالب ص ۲۰ و ص ۳۲۲ و ص ۳۶۱ و نزل الابرار ص ۱۲  
و تحفۃ الاحذی و سبل السلام ص ۱۳۶۔

حافظ عبد اللہ صاحب روپی غیر مقلد رفع الیہین اور آمین کے ص ۱۷ میں لکھتے ہیں  
کہ علماء دریونہ اس موقع پر ایک بڑا اصول حدیث محبوث گئے ہیں وہ یہ کہ زیاد

معتبر ہوتی ہے الخ بلفظہ۔ پڑے افسوس کی بات ہے کہ روٹپری صاحب اور امام بخاری<sup>ؓ</sup> اس ضابطہ کو لکھ تو یہتے ہیں لیکن جب اس پر عمل کرنے کا وقت آتا ہے تو خود بھول جاتے ہیں اور حضرت سفیان ثوری<sup>ؓ</sup> احفظ الناس کی زیادت کو تسلیم نہ کرتے ہوئے اللہ ان پر وہم کا الزام بھی لگائیتے ہیں سے

آپ ہی خود اپنے ذرا جو وجہ کو دیکھیں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔

**جواب ۳۔** عبد اللہ بن ادريس<sup>ؓ</sup> کی حدیث اور ہے اس میں تطبیق وغیرہ کا ذکر ہے اور سفیان ثوری<sup>ؓ</sup> کی حدیث اور ہے اس میں تذکر رفع الیین کا بیان ہے تطبیق وغیرہ کا ذکر نہیں ان دو حدیثوں کو ایک بنا ناالنصاف نہیں۔

**جواب ۴۔** بقول ان کے اگر دونوں حدیثیں ایک ہی تسلیم کر لی جائیں تب بھی سفیان ثوری<sup>ؓ</sup> کی روایت کو ترجیح ہو گی کیونکہ حافظہ و فتاہست میں وہ عبد اللہ بن ادريس<sup>ؓ</sup> سے سببت زیادہ ہیں چنانچہ تہذیب التہذیب میں امام شعبہ<sup>ؓ</sup> کے ترجمہ میں این ادريس<sup>ؓ</sup> خود اقرار فرماتے ہیں کہ سفیان حافظہ اور فضیلت میں مجہد سے زیادہ ہیں سچواں بسط الیین ص ۲۷۳ اور ان کا طبقہ بھی اوپنی ہے چنانچہ تصریب میں سفیان ثوری<sup>ؓ</sup> کو طبقہ سابعہ میں شمار کیا گیا ہے اور عبد اللہ بن ادريس<sup>ؓ</sup> کو طبقہ ثامنة میں شمار کیا گیا ہے۔ اور محدثین کرام کے ہاں تو سفیان کا حافظہ اتنا مضبوط ہے کہ اگر کوئی راوی ان کی مخالفت کرے تو ترجیح وہ سفیان<sup>ؓ</sup> کی روایت کو دیتے ہیں دیکھئے سنن ترمذی ص ۲۷۳ و تہذیب التہذیب ص ۲۷۳ ج ۳ وغیرہ۔

**جواب ۵۔** امام بخاری<sup>ؓ</sup> ایک راوی محمد بن عبد اللہ پر چیز کرتے ہیں تو اس کا جواب مولاًہ عبد الرحمن مبارک پوری غیر مقلد شخختۃ الا حوزی ص ۲۳ ج ۱ میں یہ ہے میں۔

واما قول البخاری محمد بن علیہ امام بخاری<sup>ؓ</sup> کا فرمان کہ محمد بن عبد اللہ کی موقوفت لذیت ایام علیہ لیں بمحض قافشہ نہیں کی جاتی کوئی منزہ نہیں کیونکہ وہ ثقہ ہے

اور حافظ روپری صاحب غیر مقلد رفع الیدين اور آمین ص ۲ میں اس کا جواب یہ دستیت ہے کہ امام بخاریؓ کا کہنا کہ اس کی موافقت نہیں کی جاتی یہ بہت ہلکی جرخ ہے آہ بلطفہ۔

قارئین کرام! حضرت امام بخاریؓ کی کوئی بات جب غیر مقلدین حضرات کے خلاف ہو جائے تو اسے رد کر دیتے ہیں اور جب کوئی بات موافق ہو جائے اگرچہ حقیقتہ میں وہ غلط ہو تو اسے خوب اچھاتے ہیں تاکہ غیر مقلدیت کا پھنسانا کے لئے سے نہ چھوٹے حالانکہ غلط بات ہمیشہ غلط ہوتی ہے چنانچہ مولوی محمد صاحب غیر مقلد عقیدہ محمدی ص ۲۵۳ مطبوعہ ۱۳۵۳ھ ماہ ذوالحجہ میں لکھتے ہیں کہ کوئی ایسا نہیں جس سے احکام شرع میں غلطی اور خطاء نہ ہوتی سو اپنی ہمارے الحمد!

قارئین کرام جب محمد بن عبد اللہ پر امام بخاریؓ کی جرخ ہے تو اس کی حدیث بھی مجروح ہو گی مگر چونکہ غیر مقلدین حضرات اس روایت پر عمل کرتے ہیں تو یہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہے اور حضرت سفیان ثوریؓ امام بخاریؓ کے ہاں اعلیٰ درجہ کے لئے ہیں اور صحیح بخاری کے مرکزی راوی ہیں لیکن وہ ثم لم یعد روایت کرتے ہیں جو امام بخاریؓ کے مذهب کے خلاف ہے تو امام بخاریؓ ان کا وہم قرار دیتے ہیں اور غیر مقلدین حضرات کے چونکہ امام بخاریؓ کی یہ بات موافق ہے تو وہ امام بخاریؓ کی اس بات کے بیان کرنے میں خوبی سمجھتے ہیں۔

جواب ۱۷:- حضرت سفیان ثوریؓ ثم لم یعد کے روایت کرنے میں اکیلہ نہیں بلکہ حضرت ابن مسعودؓ سے ترک رفع الیدين کی بعض روایات میں اور راوی ہیں، ان میں نہ تو سفیان ثوریؓ موجود ہیں اور نہ عاصم بن کلیب دیکھئے اسی حدیث کے تحت اعتراض علیؓ کے جواب ۱۷ میں۔

نیز اور سہیت سی صریح روایت ترک رفع الیدين میں موجود ہیں بخلاف اس کے کہ حضرت ابن عمرؓ سے جو روایت امام بخاریؓ رفع الیدين میں بیان کرتے ہیں وہ صدی

بے امام ابو عوانہؓ نے امام بن حاریؓ کی غلطی پڑھی ہے اور پوری روایت صحیح ابو عوانہؓ میں بیان کی ہے جو ترک رفع الیدين میں صریح ہے۔ ع

وَهُدَ الزَّامُ كُوْنِيْتَهُ مِنْ قَصْوَرَ أَنْ تَكُلَّ أَيَا

**جواب ۷:** اگر تم لم یعد سفیان ثوریؓ کا وہم ہوا تو پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ترک رفع الیدين ثابت نہ ہوا مگر ساری دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ ترک رفع الیدين آپ کا زیور تھا اور سنت نبویؓ کے بغیر تو آپ عمل نہ کرتے تھے چنانچہ امام دارقطنیؓ رالدرقطنی ص ۲۶۱ میں لکھتے ہیں۔

رعبد اللہ بن مسعود التقی لرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود اللہ تعالیٰ سے  
واشحہ علی دینہ من ان میروی  
سبت ڈرنے والے تھے اور پسند دین پڑھے  
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
حریص تھے یہ نہیں ہو سکتا کہ جذب رسول اللہ  
انہ یفقضی لیقضاء و یفتی ہو بخلاف  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ کوئی فیصلہ نہ تھا  
ہذا لامیوہم مثلہ علی عبد اللہ  
بن مسعود الم  
فارمیں کرام اس میں سفیان ثوریؓ کا کیا قصور ہے یہ تو دلالت واختمہ کے ساتھ حضرت  
عبد اللہ بن مسعودؓ سے ثابت ہے۔

**جواب ۸:** علامہ زیمیؓ نصب الرای ص ۳۹۶ میں لکھتے ہیں امام بن حاریؓ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوریؓ کا وہم ہے اور ابن قطانؓ فرماتے ہیں کہ وکیع کا وہم ہے اس اختلاف کا تفاصلہ ہے کہ دونوں قول ساقط ہو جائیں اور اصل کی طرف رجوع کیا جائے اور وہ  
ہے صحت حدیث۔

**جواب ۹:** علامہ شاکرؓ غیر مسئلہ مقدمہ مشریع ترمذی ص ۸۲ میں لکھتے ہیں۔

اذا سیری الترمذی اختلاف الرواۃ  
کی سند میں راویوں کا اختلاف دیکھتے ہیں تو اس  
فی حدیث پیش عنہ الحافظ الدارمی

عبدالله بن عبد الرحمن وسئل عنه  
البخاري اتى الروايات فيه اصبع  
فلما يرجح واحد منها شيئاً شه  
يرى البخاري يختار احدى الروايات  
ويضعها في كتابه الجامع الصحيح  
ثُمَّ لا يرضي الترمذى ان يقلد  
شیخه البخاری فيما رأاه الشهادة  
فيرجح هو رواية اخرى بما قام  
من لديه دليلٌ آخرٌ ملطفٌ.

فأمّنَ كرامَهُ روايةً بعْدِيَّةً امامَ بخاريَّهُ سے اپنی عادۃ کے موافق پوچھی  
ہوگی مگر تسلی نہ ہونے کی صورت میں انہوں نے اس حدیث کو اس عہد آن اور اندازہ بیان سے  
نوازاً ملاحظہ ہو۔ لبِسَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَا بَنْ مَاحَارَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِيَرْفَعَ الْأَفْقَادَ أَوْلَ مَرَّةً (إِلَيْكُمْ) قَالَ الْبَعْسَيْنِيُّ حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ مُعَاوِيَةَ حَدِيثُ  
حَسَنٍ (صَحِيفَةً) وَبِهِ يَقُولُ عَنِي وَاحِدٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالْتَّابِعِينَ وَمَوْقُولُ سُعْدِيَانَ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ  
ترمذی ص ۲۳ مطبوعہ قبرہ تحقیقی علامہ احمد محمد شاکرہ غیر مقلد۔

جواب نہ : عبد اللہ بن اوریں بھی کوفی ہیں اور پہلے ٹھوس دلائل سے یہ بات گذرا چکی  
ہے کہ اہل کوفہ کا ترک الیدین پر اجماع ہے اور ان کی روایت میں بھی رفع الیدین صرف  
عند الافتتاح ہے اور ہمارا مقصد بھی اتنا ہے نیز امام بخاری فرماتے ہیں کہ جب حدیث  
صحیح ثابت ہو جائے تو پھر امتی کا قول قابل اعتماد نہیں جزو القراءۃ ص ۱۱۷۔

حضرت سعیان ثوری کی حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے اور اس طرح اور بھی بہت  
سی صحیح حدیثیں ثابت ہو چکی ہیں تو ان صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں امام بخاری جو امتی ہیں

ان کی بات بھی قابلِ اعتماد نہیں۔ تلکت عشرہ حاملۃ۔۔۔

بھیہا پنا واعظ کھلوایا عبیث دل جلوں کو تو نے گرمایا عبیث

اس حدیث پر اعتراض ۶۷۔ صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں فال ابو داؤد مذہالیں بصیرع علی هذا المعنی مشکوٰۃ ۶۸۔ کہ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس طریقہ سے صحیح نہیں ہے۔

جواب:- امام ابو داؤد کے ہاں یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ وہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد سکوت فرماتے ہیں اور روپڑی صاحب غیر مقدر رفع الیدين اور آمین ص ۲۱ میں لکھتے ہیں ابو داؤد جس حدیث پر سکوت کرتے ہیں وہ ان کے نزدیک اچھی ہوتی ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے جو یہ جرح ان کی طرف منسوب کی ہے یہ ان کا نزاوہ ہے کیونکہ یہ الفاظ امام ابو داؤد نے حضرت برادر بن عازبؓ کی حدیث ترک رفع الیدين کے بارے فرماتے ہیں جو محمد بن عبد الرحمن بن ابی یسائی کے طریق سے مردی ہے دیکھئے سنن ابو داؤد ص ۱۱ فارمین کرام صاحب مشکوٰۃ کے چند اوصاص بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) مشکوٰۃ ص ۸۸ میں ہے عن ابن الزبیر قال کان رسول الله عليه وسلم اذا سلم من صلواته يقول بصوته الاعلى لا اله الا الله (الحادیث رواه مسلم) - حالانکہ صحیح مسلم ص ۲۸ میں یہ روایت موجود ہے اور بصوته الاعلى کے الفاظ موجود نہیں ہیں بد عقی ذکر بالمجھ کے ثبوت میں مشکوٰۃ کی اس غلط روایت سے استدلال کرتے ہیں (۲) مشکوٰۃ ص ۵۳ میں ایک روایت ہے جس کے بعض الفاظ یہ ہیں استقبلہ داعی امریتہ یہاں سے بد عقی استدلال کرتے ہیں کہ میت کے جھر کا کھانا جائز ہے حالانکہ عیجم الفاظ داعی امرأۃ کے ہیں بغیر ضمیر کے چنانچہ یہ روایت ابو داؤد ص ۱۱ مشکل آثار ص ۱۳۳ مقتصر ص ۱۶۹ شرح معانی الآثار ص ۲۲۰ وارقطنی ص ۴۵ مسند احمد ص ۲۹۳ سنن الکبری ص ۶۹ عقود الجواہر المبیغ ص ۶۲ خصالص الکبری ص ۱۰۳ مستدرک حاکم ص ۲۳۳ محلی ابن حزم ص ۲۱۵ عون المعبود ص ۲۲۹ ندل الجہود ص ۲۳۹ وغیرہ

کتب میں موجود ہے اور داعی امرأۃ بغیر ضمیر کے ہے بحوالہ راہ سنت ص ۱۵۷  
مولانا عبد الرحمن صاحب مبارکبوری غیر مقلد تھنہ الا حوذی ص ۳۲۳ میں لکھتے ہیں  
قلت قد وقع في المشكورة لفظ داعي امرأۃ بغیر الاضافۃ  
الضمير وهو ليس بصحيح بل الصحيح داعي امرأۃ بغیر الاضافۃ  
الغ錫 بن فاطمة (۲) مشکورة ص ۲۲۰ باب التهذیب عنہا من المیوع حدیث (عن ابن عمر)  
قال حانوا یستاخون الطعام في أعلى السوق الحمیم الحدیث کے ذکر کرنے کے بعد  
صاحب مشکورة فڑتے ہیں لعاجدہ فی الصحیحین کہ بخاری مسلم میں حدیث میں نہیں پائی حالانکہ بنی ای  
 ص ۲۸۹ اور مسلم ۴۶۹ میں یہ حدیث موجود ہے جسی دڑتے ہیں کہ حدب مشکورة کی عقیل کمزور ہے (لهم مشکورة مکمل باب الصدقۃ فضل  
کی پہلی حدیث میں ہے عن ام حبیبة انہا کانت تخت عبد اللہ بن حجش  
حالانکہ صحیح عبید اللہ بن حجش ہے چنانچہ ابو داؤد جامع الاصول منتفی میں ایسے ہی ہے  
اور یہ رونوں بھائی ہیں بحوالہ مرقاۃ شریح مشکورة ص ۲۷۸ مختصا۔ (۵) مشکورة ص ۳۸۹  
میں ایک روایت یوں ہے عن عبد اللہ بن عمر فی حالانکہ صحیح عن عبد اللہ  
بن عمرو چنانچہ ابو داؤد میں ایسے ہی ہے (۶) مشکورة ص ۲۰۳ باب قتل اهل الرداء  
میں حدیث بحوالہ مصایع یوں ذکر کی گئی ہے من خیر قول البریة حالانکہ  
مصایع میں اس طرح ہے من قول خیر البریة، بحوالہ مرقاۃ ص ۱۰۶ طبع  
طstan (۷) مشکورة ص ۲۹۹ کتاب العصاص حدیث اول میں صاحب مشکورة نے  
لقدیم تا خیر کردی ہے چنانچہ النفس بالنفس والثیب الزانی متن متفق علیہ حالانکہ  
بخاری اور مسلم میں الثیب الزانی پہلے ہے اور النفس بالنفس بعد میں ہے -  
ما علی فارمی فرماتے ہیں کہ یہ صاحب مشکورة کی غلطی ہے اور صحیحین کی ترتیب میں  
ایک نکتہ ملمو ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں ترقی من الادنی الی الاعلی ہے کیونکہ زمانہ  
قتل سے کم ہے اور قتل ارتدار سے کم ہے مرقاۃ ص ۲۸۶ (۸) مشکورة باب القتال فی  
المجاود فصل ثالث کی پہلی حدیث ہے عن ثوبان بن میزید ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم حالانکہ صحیح ثور بن نیز یہ ہے ترمذی وغیرہ میں ایسے ہی ہے کیونکہ ثوبان بن نیز دینام کا کوئی صحابی نہیں اور ثور بن نیز کے بارے ساحب مشکرہ۔ اكمال ص ۵ میں فرماتے ہیں لہ ذکر فی باب المذاہد اور مشکرہ باب الملاحم ص ۲۶ میں اس کا ذکر موجود ہے اور صاحب مرقاۃ کو یہاں غلطی لگی ہے وہ فرماتے ہیں کہ باب الملاحم میں اس کا کوئی ذکر نہیں (تبنیہ) حضرت ثوبانؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام تھے لیکن وہ ثوبان بن نیز نہ تھے بلکہ ثوبان بن بجعہ تھے (اکمال ص ۸۸) ر ۹۷ مشکرہ ص ۳۵ فصل ثانی میں ہے و عن نیز بن خالد حالانکہ صحابہ کرام میں اس نام کا کوئی صحابی نہیں صحیح نیز بن خالد ہے اور مصایح میں بھی ایسا ہی ہے بحوالہ مرقاۃ ص ۵۲ (۱۰) مشکرہ ص ۵۲ میں حدیث ان الفاظ سے مردی ہے۔ عن ابی هریثہ قال

قلت یا رسول اللہ بینا انا فی بیتی فی مصلّی اذ دخل علی رجیل فاعجبني الحال الحدیث م رواه الترمذی اس حدیث کا ترجمہ کرتے وقت بڑی وقت عروس ہوتی ہے اور ترجمہ کر پکنے کے بعد بھی دل میں خلجان رہتا ہے اور ساری خرابی کی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث اس طرح نہیں ہے بلکہ صحیح حدیث ترمذی میں اس طرح ہے۔

عن ابی هریثہ قال قال رجیل یا رسول اللہ الرجل یجعل العمل فیسترة فاذ اطلع علیہ اعجیبہ، ذالمک فقال رسول اللہ علیہ وسلم

لَهُ أَحْبَرَنَ الحدِيثَ بِحَوَالَةِ مَرْقَةٍ ۝۔ تلک عشرۃ کاملۃ

صاحب مشکرہ کے اور بھی کسی اغلاط میرے پیش نظر ہیں مگر میں ان پر اکتفا کر کر ہوں واللہ تعالیٰ علم بالصواب ہمارے استاد محترم محقق وقت شیخ الحدیث مولانا ابوالزید محمد سفراز خان صاحب صفتہ دام مجدد نے ایک موقع پر درود و درس حدیث فرمایا تھا کہ میں نے صاحب مشکرہ کے ۱۰۰ اغلاط جمع کیے ہیں۔

اس حدیث پر اعتراض کیا ہے۔ مولانا عبدالرحمن مبارک پوری غیر مقلد اور مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی غیر مقلد فرماتے ہیں کہ ابو داؤد نے کہا ہے۔

هذا حديث مختصر من حديث طويل و  
كما في حديث مختصر طويل كا حديث  
ليس هو بصحيح على هذا اللفظ .  
او راس لفظ سمي بصحيح نبیل .

فتح المسمى ص ۲۴۳  
نحو الاخذی ص ۱۱۲ و عن المعتبر ص ۲۴۳

**جواب** : بـ یہ عبارت ابو داؤد کے کسی متداول نسخہ میں نہیں ہے بظاہر یہ امام ابو داؤد پر  
افتراع ہے اگرچہ حافظ ابن حجر رحمۃ الرحمن ص ۲۲۶ میں اور علامہ شوکانی غیر مقلد نے میں الا وطار  
ص ۱۸ میں (واللطف) یہ لکھتے ہیں وتصیح الی داؤد بانہ لیں بصحيح المؤذن مگر ایک  
تو یہ عبارت ہی مذکورہ عبارت کے علاوہ ہے دوسرے یہ وہ الفاظ میں جو صاحب مشکوہ  
نے ابو داؤد کی طرف غلطی سے مسوب کیے ہیں اور دلیل سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ صاحب  
مشکوہ کی غلطی ہے یہی وجہ ہے علامہ امیر بمانی غیر مقلد نے سبل السلام میں اور حافظ  
عبداللہ صاحب روپڑی نے رفع یہیں اور آمین میں اس غلطی کا احساس کرتے ہوئے امام  
ابو داؤد کی طرف ان میں سے کسی عبارت کا انتساب نہیں کیا البتہ غیر مقلدین حضرات  
نے خود ایک نسخہ ابو داؤد کا چھپوا یا ہے اور اس میں یہ عبارت درج کی ہے چنانچہ محی الدین  
عبد الحمید غیر مقلد محدث و شیع اس نسخہ کے بین القویین اس عبارت کو لیوں درج کرتے ہیں  
(هذا حديث مختصر من حديث طويل وليس هو بصحيح على هذا اللفظ)

House of Verification

ابو داؤد ص ۲۵۷ مطبوعہ مصر

محشی غیر مقلد نے یہ عبارت بین القویین درج کر کے کسی اور نسخہ کا جواہر نہیں  
دیا بلکہ اپنی بدیناتی ہی کو ظاہر کر دیا ہے اور پھر حاشیہ میں غیر مقلدانہ اور غیر منصفانہ اذان  
سے اس حدیث پر لیوں جرح فرمائی کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور حضرت عبد اللہ بن  
مسعود رضی بھول گئے ہیں لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم .

علامہ شبیر احمد عثمانی

فتح المسمى ص ۱۲۷ میں لکھتے ہیں کہ یہ عبارت جو ابو داؤد کی طرف مسوب کی گئی ہے من سب  
نہیں کیونکہ مناسب عبارت اس طرح ہوتی ہذا حديث مختصر من الحديث الطويل

مطلوب یہ ہے کہ معاصر تو تعریف کا ہے (یعنی معرفہ کا نام بسانا یہ مقصود ہے) کہ یہ حدیث مختصر متعین حدیث سے خود ہے جو کہ طویل ہے لہ کہ کسی غیر متعین حدیث سے علاوہ ازیں اگر یہ عبارت ہوتی تو یہ اہم عبارت سب شخصوں میں ہوتی (محصلہ) ہم غیر مقلدین حضرات سے گذارش کرتے ہیں کہ ہے

ترسیم کرنے والی بجھے اے اعرابی کیں راہ کر تو میردی ببرکت ان ہست

جواب ۳ : یہ حدیث کسی لمبی حدیث کا حصہ نہیں بلکہ یہ حدیث اتنی سی ہے جو دنیا گیارہ کتابوں سے پیش ہو چکی ہے اور کسی معتبر محدث نے اس حدیث کو کسی لمبی حدیث کا حصہ قرار نہیں دیا۔

جواب ۴ : اگر بالفرض امام البداؤد سے یہ جرح ثابت بھی ہوتی تب بھی غیر مفسر ہو کر ناقابل اعتبار تھی اور اس حدیث کی صحیت میں کسی قسم کا شک پیدا نہیں ہوتا خود غیر مقلدین حضرات کے بزرگوں نے اس حدیث کو صحیح ثابت قوتی بے عیوب قرار دیا ہے۔

جادو وہ ہے جو سر حرث پڑھ کر بولے

اس حدیث پر اعتراض ۵ : مولوی نور حسین صاحب گھر جا کھی غیر مقلد اپنے رسالہ قرۃ العینین ص ۸۸ میں لکھتے ہیں کہ فلمع یرفع یہ الامرۃ واحدۃ کا مطلب مشیخ الحجی الدین ابن عربی شافعی صاحب فتوحۃ المکتبۃ کے ہاں یہ ہے کہ تجیر افتتاح کے وقت رفع الیدين ایک بار کیا بار بار نہیں کیا جیسے تجیرات عیدین میں کیا جاتا ہے۔

جواب ۶ : حضرت ابن عربی نے اگر یہ تاویل کی ہے تو صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں صاف ہے

فصلیٰ فلمع یرفع یہ الوفی کا سنوں نے ساری نماز پڑھی پس رفع الیدين نے اول مسٹہ کیا مگر ابتداء میں ایک دفعہ۔

اس حدیث میں اس باطل تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں اور حضرت شیخ کی یہ

تاویل۔ تاویل القول بسالایرضی به قائلہ، لے طریق سے ہے۔

جواب ۳: شیخ ابن عربی کی باتیں ہی عجیب ہیں یہ تاویل کوئی زیادہ حیران کرنے نہیں اس سے زیادہ حیران کرنے باتیں ان کی نئیے علامہ سید محمد اور شاہ صاحب فیض المباری عرب ۱۹۵ میں لکھتے ہیں۔

اقول وقد تفرد الشیخ الا حکیم  
بعض المسائل الیضا فانه قد اعتبر  
ایمان فرعون رالی و نسب بحر  
بعض اشیاء کے قدیم ہونے کی شیخ اکبر کی  
طرف نسبت کی ہے اور میرے گمان کے مطابق  
صیحۃ النبوة

میں کہتا ہوں کہ شیخ اکبر بعض اور مسائل میں  
بھی مستخرد ہیں انہوں نے فرعون کے ایمان کا  
اعترار کیا ہے (الی) اور مولانا بحر العلوم نے  
بعض اشیاء کے قدیم ہونے کی شیخ اکبر کی  
طرف نسبت کی ہے اور میرے گمان کے مطابق  
ان کی طرف یہ نسبت صحیح ہے۔

اور مولانا محمد یوسف کو کن عربی ایم اے مدرس یونیورسٹی اپنی ماہر نماز کتاب  
ابن تیمیہ ص ۷۰ میں لکھتے ہیں کہ امام ابن تیمیہ ابن عربی کو امت کا شیطان لکھتے تھے  
بوجہ مسئلہ وحدۃ الوجود کے آہ بلفظہ اور حافظہ این حجرہ نے سان المیزان ص ۱۰۳ میں ان  
کے عجیب حالات ذکر کئے ہیں ان کا اپنا بھی ایک عجیب قول نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔  
تَزَوَّجُتْ حِنْيَةً فَرُزِقَتْ مِنْهَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ أَهْمَّ مِنْ جُنْيَةَ سے  
شادی کی اور مجھے تین پچے عطا کئے گے۔

قاریئن کرام ہیاں سے صاف ظاہر ہوا ہے کہ شیخ اکبر کا ازدواجی تعلق جتنا  
سے تھا اور ان سے ان کی اولاد بھی تھی حالانکہ عموماً انسان کی اولاد چندی بھتوں سے  
نہیں ہو سکتی بہرحال حضرت شیخ اکبر کی ایسی باتوں کو بطور تعجب تو ذکر کیا جاسکتا ہے  
مگر ان سے استدلال نہیں کیا جاسکتا واللہ اعلم بالصواب۔

اس حدیث پر اعتراض یہ ہے: مولوی محمد صادب غیر مقلد جنما گڑھی دہلوی دلائل  
محمدی حکیم و محدث و مولوی میں عومن المعرفہ کے حوالہ ہے لکھتے ہیں کہ اس کے راوی عبد الرحمن

بن اسود اسے علقمہ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ عبدالرحمٰن کا علقمہ سے مُذنا ثابت نہیں آہ بلفظ۔

**جواب :-** یہ اعتراض ان کا کتب اصحاب الرجال سے بے علمی پر مبنی ہے درز ایسا فضول اعتراض نہ ہو کرتے اور نہ ہمیں جواب کی تکلیف ہوتی ہے  
 آپ آتے بھی نہیں مجھ کو بلا تے بھی نہیں باعث ترک ملاقات بتاتے بھی نہیں  
 علامہ خطیب بغدادی المتفق والمفترق میں لکھتے ہیں۔ سمع من آبیہ وعلقمة  
 بحوالۃ نصب الرای ص ۲۹۵ اور علامہ خطیب ہی اپنی دوسری تصنیف حمال میں  
 لکھتے ہیں سمع عائشہ واباہ وعلقمة بن قیس بحوالۃ عینی شرح المدح ص ۶۳  
 اور حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب ص ۱۳۷ میں لکھتے ہیں روی عن آبیہ وعلقمة  
 ابیہ علقمة بن قیس وعائشہ والنس وابن الزمیر وغيرہم الخ اور  
 مسند احمد ص ۱۸۲ میں عبدالرحمٰن کی علقمہ سے تحدیث ثابت ہے چنانچہ مسند اس طرح ہے  
 عن عبد الرحمن بن الأسود ثنا علقمة عن عبد الله أبا زئانی ص ۱۵۶  
 مطبوعہ رحیمیہ دیوبند کتاب المزارعۃ میں بھی سماع ثابت ہے۔ بہرحال یہ اعتراض بھی فضول ہے۔

اس حدیث پر اعتراض ہے۔ رفع الیدين کی روایات مثبت ہیں اور ترک رفع یعنی کی روایات نافی ہیں اور محدثین کرام کے ہاں عندهم تعارض ترجیح مثبت کو ہوتی ہے  
**جواب :-** رفع آئینہ میں سجدتین کی روایات مثبت ہیں اور ترک رفع الیدين میں سجدتین کی نافی ہیں مگر آپ اس مقام میں رفع الیدين کے قابل ہی نہیں فما

ہو جواہر فہم و جوابات

**جواب :-** مولا نا عبد التواب علیہ غیر مقلد عاشیہ مصنف ابن الجبیر ص ۱۸۲  
 میں رفع الیدين میں سجدتین کی روایات کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔  
 تعارضت فی روایات الفعل سجدتین میں رفع الیدين کرنے اور نہ کرنے کی

والتحق والوصل العدم - روایات باهم متعارض ہو گئی ہیں اور اصل

آہ بیفظ بات یہ ہے کہ رفع الیدين نہ ہو۔

قارئین کرام غیر مقلدین حضرات کا کسی ضابطہ پر ہی عمل نہیں ہے اگر وہ اس ضابطے پر عمل کریں تو پھر سارا نزاع ہی ختم ہے کیونکہ عند الرکوع دل عمار کوع وغیرہ میں رفع الیدين کرنے اور نہ کرنے کی روایات کا تعارض ہے اور اصل بات یہ ہے کہ رفع الیدين نہ ہو تو سارا نزاع ہی ختم ہے۔ نہ ہے بانس اور نہ بچے بانسری۔ اب عرف رفع الیدين عند الافتتاح ہی رہ جائے گا اور یہاں روایات کا کوئی تعارض نہیں بلکہ یہ متفق علیہ بات ہے اور پچاس حضرات صحابہ کرام اس رفع یہیں کے راوی ہیں۔ اللہ تعالیٰ غیر مقلدین حضرات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ یاتی ہے ہم لوگ تو بفضلہ تعالیٰ سے

جو بات حق ہے وہ ہم سے چھپنے میں رہتی خدا نے ہم کو دریا ہے دل خبیر و بصیر جواب ۳: رفع الیدين عند الرکوع وغیرہ میں اضطراب اور ابہام ہے اور رفع یہیں عند الافتتاح میں کوئی ابہام و اضطراب وغیرہ نہیں اور محمد بن شین کرام کے ہاں مفسر کو مسم پر ترجیح ہوتی ہے چنانچہ حضرت امام بخاریؓ فرماتے ہیں  
والمفسر يقضى على المبهمند کہ مفسر کو مسم پر ترجیح دی جائے گی۔

صحیح بخاری ص ۱۷۱

اس حدیث پر اعتراض ملا: رفع الیدين کی روایات صحیحین میں ہونے کے وجہ سے راجح ہیں اور ترک رفع الیدين کی روایات صحیحین میں نہ ہونے کے باعث مرجح ہیں جواب ۴: غیر مقلدین حضرات کی بے چینی کی عجیب مثال ہے کسی نے اسی موقع پر کیا ہی خوب کہا ہے سے

کہا پسیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو ہلتے ہیں جو جل اٹھتا ہے وہ پلو تو یہ سپلو ہلتے ہیں غیر مقلدین حضرات کے ہاں صحیحین کی تمام حدیثیں صحیح نہیں ہیں بلکہ بعض

ضعیفہ حدیثیں بھی ان میں موجود ہیں چنانچہ حافظ عبید اللہ صاحب روپری غیر مقلد منفع میں اور آئین عصر میں لکھتے ہیں کہ جیسے بخاری مسلم کی بعض احادیث پر محمد بنین نے تنقید کی ہے پھر آگے چل کر لکھتے ہیں غرض ایسے اتفاقات بست ہو جاتے ہیں جہاں کہیں (ص ۱۳۳) ضعف کی کہیں صحت کی تصریح کرنی پڑتی ہے بخاری مسلم میں بھی کسی موقع پر ایسا ہو جاتا ہے چنانچہ مسلم میں حدیث و اذائق فانصتواں باہت صحت و ضعف کی بحث ہے اور کبھی تعلیقات کے متعلق ایسی بحث ہوتی ہے ختن جن کتابوں میں صحت کی شرط ہے ان میں کسی موقع پر صحت و ضعف کے ذکر سے یہ نتیجہ نکalan کہ ان میں صحت کی شرط نہیں زبردست مغالطہ ہے آہ بلغاظم۔

قاریین کرام روپری صاحب غیر مقلد کی عبارت سے کسی باتیں واضح ہوئیں۔  
(۱) بخاری اور مسلم کی کئی حدیثیں ضعیفہ ہیں بالخصوص وہ حدیثیں جو غیر مقلدین حضرات کے مذهب کے خلاف ہوں جیسے واذا قل فالقصتوا الحدیث جو مسلم میں ہے (ص ۲۰) تعلیقات بخاری وغیرہ میں بھی صحت و ضعف کی بحث ہے صحیحین وغیرہ کتابیں میں جن میں صحت کی شرط ہے اگر بعض حدیثوں کو ضعیف کہہ دیا جائے تو اس سے یہ نتیجہ نکalan کہ ان میں صحت کی شرط نہیں مغالطہ ہے۔

قاریین کرام جب بخیال فریں تابی صحیحین کی روایات کا یہ حال ہے تو ان میں ترک رفع الیدين کی روایات اگر موجود نہ ہوں تو کیا ہرچہ ہے؟

**جواب ملا:** خود غیر مقلدین حضرات نے بعض دفعہ غیر صحیحین کی روایات کو صحیحین کی روایات پر ترجیح دی ہے چنانچہ زواب صدیق حسن خان غیر مقلد نزل الابر ص ۱۴۶ بُنْمَلَهُ بِالْجَمْرِ كَرَامَةُ زواب صدیق حسن خان غیر مقلد نزل الابر ص ۱۴۷ الصَّمِيمُ أَبُو بَادْجُورِ كَيْمَهُ روایات صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں نہیں ہیں۔

قاریین کرام ترک جہر بعلم کی روایات صحیحین میں ہیں اور جہر بعلم کی روایات صحیحین میں نہیں ہیں جن کا نواب صاحب نے خود اقرار کیا ہے اور ترجیح بھی ان

کے ہاں غیر صحیحین کی ردایات کرے اور علامہ امیر میانی "غیر مقلدہ بن السلام صو۱" باب صفتۃ الصلوۃ کی حدیث خاصہ<sup>۱۵</sup> عنتر کی تشریع میں لکھتے ہیں  
و بوقب علیہ النبأ العہد بیسم یہ جہر بسملہ کی بہت زیادہ صحیح حدیث  
اللہ الرحمن الرحیم و هو اصح حديث ہے جس کو نبائی تھے اب باذع کرویت  
ورد فی الثالث . کیا ہے -

اس سے معلوم ہوا کہ جہر بسملہ کی حدیث مصنفین صحاح ستے میں سے سوا امام زانی<sup>۱۶</sup>  
کے اور کسی نے تخریج نہیں کی مگر پھر بھی غیر مقلدین حضرات کے ہاں اچھی بھی نہیں ہیں  
مولانا محمد حسین صاحب<sup>۱۷</sup> ٹالوئی غیر مقلد اشاعتۃ السنۃ البزریہ جلد چہارم دعویٰ ضمیر متضمن مسائل  
مدہب محدثین اہل سنت طبع اسلامیہ پریس لاہور ص ۱۰۷ میں لکھتے ہیں کہ اس پر آپ کا یہ  
سوال کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مسلمانوں میںاتفاق کے ساتھ مسلم حلی آئی ہیں تو بعض علماء  
حنفیہ وغیرہ نے رجکہ خود غیر مقلدین حضرات نے بھی۔ (حافظ جبیر اللہ) ان احادیث کے  
خلاف کیوں کیا اور سبھی نے ان کے مطابق مدہب اختیار نہ کر لیا تو اس کا جواب یہ  
ہے کہ یہ خلاف فہم معانی میں اختلاف پر مبنی ہے یا بعض وجوہات ترجیح پر آپ کتب  
اصول و فروع السلام میں نظر نہیں رکھتے آپ فتح القدير کو حنفی مدہب کی مشہور  
کتاب ہے یا برهان شرح موابیب کو جو عرب و عجم میں طبی عزت کی نگاہ سے دریجی  
جاتی ہے ایک دو روز مطالعہ کر کے دیکھیں کہ ان میں کس عزت و ادب کے ساتھ  
صحیحین کی حدیث سے استدلال کیا گیا ہے اور جس حدیث سے اختلاف کیا ہے۔  
اس کو ضعیف سمجھ کر اختلاف کیا ہے یا اس کے معانی میں اختلاف کر کے یا اور وجوہ  
خارجیت سے دوسرا احادیث کو ترجیح دے کر اختلاف کیا ہے آہ بلطفہ

جواب ۳: صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی سے جو روایت رفع الیدين میں  
پیش کی جاتی ہے وہ تو دراصل ترک رفع الیدين میں ثابت ہے اور سخنخی صحیح الیعنی  
لحد سند حمیدی کے حوالہ سے اس کا ثبوت پیش کیا جا چکا ہے اور حافظ روضہ پریس ص ۱۸۷

غیر مقلد کے حوالہ سے یہ بات گذرا چکی ہے کہ مستخر جات جیسے ابو عوانہ وغیرہ صحیحین کی روایات میں کمی بیشی و مخدودفات کو ظاہر کرنے کے لیے کمھی گئی ہیں جس سے مطلب حدیث کی وضاحت ہو جاتی ہے اور دوسری روایت حضرت مالک بن حوششؓ سے جو رفع الیدين میں پیش کی جاتی ہے صحیح بخاریؓ کے حوالے سے تو یہ حدیث نامکمل ہے اس میں رفع الیدين بین المسجدین کا ذکر نہیں کیا گیا حالانکہ مستخر صحیح ابو عوانہ ص ۹۵ و نسائی ص ۱۶۵ وغیرہ میں رفع الیدين بین المسجدین کا بیان بھی کیا گیا ہے اور حافظ ابن حجرؓ فتح الباری ص ۳۴۱ میں اسے اصح قرار دیتے ہیں اس کی مزید بحث پسند مقام پر آئے گی انشاد اللہ تعالیٰ مگر غیر مقلدین حضرات اس زیادہ صحیح روایت پر تو عمل ہی نہیں کرتے کیونکہ رفع الیدين بین المسجدین کے وہ سبزے سے قابل ہی نہیں جب صحیحین میں رفع الیدين کی روایات کا یہ قصہ ہے تو باقی روایات رفع الیدين کا کیا حال ہو گا جو انسوں نے صحیحین میں بیان کرنا مناسب ہی نہیں سمجھا غرض ترک رفع الیدين کی روایات مضبوط ہیں اور وہی راجح ہیں۔

جواب ۲: ہماری روایات بھی صحیحین کے معیار کی ہیں صحیح ابو عوانہ اور مسند حمیدی کی سندیں وہی صحیحین والی ہیں بلکہ مستخر صحیح ابو عوانہ میں تو صحیحین کی غلطی نکالی گئی ہے اور تمام غیر مقلدین حضرات کے ہاں صحیح ابو عوانہ کی تمام حدیثیں صحیح ہیں اور حضرت جابر بن سمرةؓ کی حدیث صحیح مسلم میں ذکر کی گئی ہے جس میں جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رفع الیدين سے منع کرنا اور ناراض ہونا بھی بیان کیا ہے۔

جواب ۳: امیر میانیؒ غیر معلم بن السلام ص ۲۷۶ باب الجمیع میں لکھتے ہیں کہ جب صحیحین کی حدیثوں پر محدثین کی تفتیہ ہو جائے تو وہ کویا صحیحین کی حیازی اور راجح حدیثیں ہی نہیں اور دوسری روایات پر ان کی ترجیح نہیں ہو سکتی (محصلہ)

اس حدیث پر اعتراض ۱۲: غیر مقلدین حضرات فرماتے ہیں کہ یہ ترک رفع الیدين

کی حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی غلطی اور نیاں کا نیجہ ہے اور آپ سے کئی اغلاط اور بھی ثابت ہیں۔ (۱) محفوظین اور فاتح کو قرآن تسلیم نہ کرتے تھے حالانکہ ان کے قرآن ہونے پر اجماع ہے (۲) تطبیق کرتے یعنی لاکھوں کو رکوع میں گھسنے کے درمیان لکھتے تھے حالانکہ یہ مسروخ ہے (۳) اور سورۃ واللیل اذالیغشی میں و مالخلاق الذکر والونشی کے بجائے والذکر والانشی پڑھتے تھے (۴) دو مقدمی ہوں تو ان کا مقدمہ بتحا کہ ان کے درمیان میں کھڑے ہو جاتے حالانکہ یہ جبصور کے خلاف ہے (۵) فرماتے تھے کہ میں نے جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز بے وقت پڑھی ہو مگر دونمازیں (۶) مزادغہ میں حج کے موقع پر مغرب اور عشاء جمع کی (۷) اور صبح کی نماز فجر کے وقت معتاد سے پہلے پڑھی حالانکہ عرفات میں بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمع بین انصلوٰتین کیا ہے مگر حضرت ابن مسعودؓ کو اس کا علم نہیں۔

حافظ عبد اللہ صاحب روپری غیر مقلد رفع یدیں اور آمین ص: ۱۵ میں لکھتے ہیں غرض جب اس قسم کی غلطیاں عبد اللہ بن مسعودؓ سے ثابت ہیں تو رفع یدیں کے مسئلہ میں غلطی کوئی انوکھی چیز نہیں۔ اور مولوی محمد صاحب غیر مقلد دہلوی دلائل محمدی ص: ۳۸ حصہ دوم میں لکھتے ہیں جانب یاد ہے کہ یہ روایت گو حضرت عبد اللہؓ سے ثابت تو نہیں لیکن آپ حضرت جبرا جب ثابت شدہ منوا ہے ہو تو سنو حضرت عبد اللہؓ نے یہاں بھجوں اور نیاں سے کام لیا ہے جس طرح اور بھی بعض مسائل میں آپ سے سوونیاں ثابت ہے۔ اور ابو حامد محمد عثمان ساکن بنگلور غیر مقلد کا ایک مضمون اخبار محمدی دہلی بابت ماہ یکم جون ۱۹۳۱ء ص: ۱۲ میں چھپا ہے جس میں انہوں نے دارالعلوم دیوبند کے ایک فتویٰ پر تغییر کرتے ہوئے یوں لب کشائی کی ہے کہ مفتی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع کرنے اور رکوع سے سراہٹا نے کے وقت اور تیسری رکعت کے انٹھنے کے وقت

رفع یہین کرنا بھول گئے ہیں جس طرح اور کئی قرآن و حدیث کی باتوں کو بھول گئے ہیں۔  
اجمالی جواب ملاحظہ ہو باتی انسان سے تو بھول اور نیاں صادر ہو سکتا ہے

لیکن دلیل سے جوبات نیاں اور بھول کا نتیجہ ثابت ہوگی وہی ناقابل عمل ہو گئی ذکر ہے کہ ہر بات ردی ہو جائے گی جیسا کہ غیر مقلدین حضرات کا اصول ہے اور نیاں حضرت آدم علیہ السلام سے بھی ثابت ہے اور آنحضرت علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ آنسی کی تنسون الحدیث کہ میں بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو دیکھیے غیر مقلدین حضرات کی آزادی و بد اعتمادی کے اصول کے ذکر کا انہیں تک جا پہنچی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حافظ عبد اللہ صاحب روپری غیر مقلد نے رفع یہین اور آمین کے ص ۹۷ میں پہلے تو یہ لکھا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ دیکھ سے غلطی نہیں ہوئی بلکہ اس سے اور پر کے درجہ میں غلطی ہے اور وہ سفیان ہے اُہ پھر روپری صاحب نے ص ۹۸ میں لکھا رہا کسی لفظ کا وہم۔ تو وہ ثقہ راوی سے بھی ہو جاتا ہے چنانچہ سفیان کا وہم بدلیل ثابت ہو چکا ہے اُہ لفظ اب پڑھنے کے سفیان ٹورٹی کا وہم کیوں ختم ہو گیا ہے اور روپری صاحب کو کیوں یہ وہم ہو گیا ہے کہ یہ غلطی حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کی ہے روپری صاحب اور اس طرح غیر مقلد حضرات ایک بات پر فائم نہیں ہستے کبھی کوئی بات کرتے ہیں اور کبھی کوئی سے ایک جا ہستے نہیں عاشق بنام کہیں دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں اس آزادی و بد اعتمادی کے باعث غیر مقلدین حضرات ترقی کرتے کرتے بالآخر پورے غیر مقلد یعنی مسکرین حدیث بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی آزادی اور بد اعتمادی سے بچاتے آمین۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس آزادی اور بد اعتمادی کے کرشمے اپنی تصنیف انکار تقلید کے نتائج میں ذکر کر میں گے۔

حاس ملا : حضرت عبد اللہ بن مسعود اگر ترک رفع الیدين کی روایت کرنے میں

اکیلہ ہوتے تو پھر تو غیر مقلدین حضرات کے اعتراض کی کچھ گنجائش تھی مگر قاریین کرام آپ دلائل سے معلوم کر چکے ہیں اور آئندہ دلائل میں ملاحظہ کریں گے کہ جمبوں صاحبین تک رفع الیہین کے راوی و عامل ہیں

**۲۔ جواب تفصیلی ملاحظہ ہو**

سوزین و فاتح کو قرآن تسلیم نہ کرنے کا جواب  
حضرت عبداللہ بن عباس یہ بہتان ہے اور محض تجھٹ ہے علامہ ابن حزم ظاہری غیر مقلد محلی ص ۱۳۱ میں لکھتے ہیں۔

وکل ماروی عن ابن مسعود من ان کہ حضرت ابن مسعود کے مصحت میں سوزین المعاوذین و فاتح کے نہ ہونے کی ہر ردایت جھوٹی اور مصھفہ فکذب موضوع لا یصح و انما صحت عته قراءة عاممه عن زربن جیش عن ابن مسعود فیہا ام القرآن والمعوذتان اہر عن ابن مسعود صحیح ثابت ہو چکی ہے اور اس میں فاتح اور معاوذین موجود ہیں امام نووی شرح ندب میں لکھتے ہیں و مانقل عن ابن مسعود فہدو باطل ہیں بصیریح۔

ابن مسعود سے (ان کا قرآن میں سے نہ ہونا) جو نقل کیا گیا ہے تو وہ محض باطل ہے صحیح نہیں ہے اور شرح مسلم ص ۲۴۲ میں لکھتے ہیں۔

وقیہ دلیل واضح علی کو نہ تما اس میں واضح دلیل ہے سوزین کے قرآن من القرآن و رد علی من نسب الی میں سے ہونے پر اور رد ہے اس شخص پر جس نے ابن مسعود خلاف ذالک۔

اور شرح مسلم ص ۲۴۲ میں لکھتے ہیں۔

کہ ابن مسعود سے جو روایتیں کی گئی ہے ان میں سے بہت سی ایسی روایتیں بھی ہیں جو محمد بن کرام کے ہیں غیر ثابت ہیں۔

واماً ابن مسعود فرویت عته روایات کثیرۃ منها مالیں بثابت عند اهل النقل اکہ

علامہ فخر الدین اثری رامرقی ۵۶۰، تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں۔

نَعْلَمُ عَلَى الظَّنِّ أَنَّ هَذَا النَّقْلُ  
يُنَقْلَ بِغَلَبٍ عَلَى مَنْ يَسِّرُهُ كَرَهَتْ إِبْنُ مُسْعُودٍ  
عَنْ إِبْنِ مُسْعُودٍ مَكْذُوبٌ بِأَطْلَالٍ  
يُنَقْلَ حَمِيرًا وَدُرْ بِاطْرَ بَهْ.

زی gio الا تفسیر الفسان ص ۸۹ و فتح الملبم ص ۲۵۸ - ۲۶۲

علامہ تاج الدین سکبی (المستوفی الامان) طبعات الشافعیۃ الکبریٰ ص ۲۷۰ طبع مصر

میں لکھتے ہیں:-

الدتری ان ابن مسعود قد انحضر  
اے مخاطب! تو دیکھ شیں رہا ہے کہ حضرت  
المعوذتین و انہا انکس رسہمما  
ابن مسعود نے معوذتین کا انکار کیا ہے اس کے سوا  
کچھ نہیں کہ ان کی کتابت کا انکار کیا ہے یہ تو محال  
ہے کہ ابن مسعود جویں شخصیت کے متعلق ان کی اصلیت  
کے انکار کا دہم کیا جائے درجیے غیر مقلدین حضرات کا خالق!

اور علامہ سکبیؒ اسی صفحہ میں لکھتے ہیں

وقد عقد القاضی ابو بکر فـ

حکایہ الانتصار للقرآن وهو

الكتاب العظيم الذى ينبع لعالم

ان يخلو عن تحصيله بابابتين فيه

خطاء الناقل لهذه المقالة

عن عبد الله بن مسعود وان الدليل

القاطع قائم على كذبه على

عبد الله وبرأة عبد الله منها

آہ بلفظ

اور دوسرے محمدیین حضرات نے اپنی تصانیف میں

ذکورہ بالعبارات کو نقل کرنے کے بعد آئی دیکی ہے علامہ سجح العلوم فوتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں ایک عبارت اس جھسوٹے قول کی روئی میں لکھتے ہوئے اخیر میں فرماتے ہیں۔

ان نسبة الا نکار الی ابن مسعود کر ابن مسعود کی طرف معوزین کے انکار کی نسبت باطل ہے۔

نواب صدیق حسن خاں غیر متعلّم نزل الامر سال ۱۳۷۹ھ میں لکھتے ہیں۔

قال النودی وفي هذا الحديث يعني علامہ نووی نے مفتاح میں کہا ہے رجو دلیل واضح علی کونہما من القرآن ورد علی من نسب الی ابن مسعود خلاف ذلك قال في المفتاح وما نسب الی ابن مسعود لا يصح بدل تواتر عنہ عندنا انہما من القرآن ولا يتم ختم القرآن إلا بهما وصحت الأحاديث بذلك نہیں ہوتا (علامہ نووی فرماتے ہیں) کہ یہ حدیث من صدق والعقد اجماع المسلمين کئی سنود سے صحیح ثابت ہو چکی ہیں اور معوزین علی ذالک انتہی۔

قارئین کرام ان مذکورہ عبارات سے کئی باتیں واضح ہوئیں (۱) حضرت ابن مسعود سے معوزین وفات کے قرآن نہ ہونے کی روائیں جھوٹی اور موضوع ہیں (۲) حضرت ابن مسعود سے معوزین اور فاتحہ کے قرآن ہونے کی روایات متواترہ ہیں اور قرآن عاصم جن کی قراءہ سبع متواترہ میں سے ہے اس میں حضرت ابن مسعود سے معوزین اور فاتحہ موجود ہیں۔ (۳) تمام مسلمانوں کا معوزین کے قرآن میں سے ہونے پر اجماع ہے جن میں حضرت عبداللہ بھی شامل ہیں۔

**نواب صدیق حسن خاں غیر متفق  
حضرت ابن مسعود سے محوذین کے قرآن میں**

نَزَلَ الْأَبْرَارُ مِنْ أَطْبَعِ قَطْنَاطِيَّةٍ  
**سے ہوشیک ایک واضح اور صحیح حدیث ملاحظہ ہو** میں لکھتے ہیں۔

وقد اخرج الطبراني في الأوسط باتفاق  
کہ امام طبرانی نے اپنی کتاب الاوست میں ایک  
بعال ثقات من حدیث ابن مسعود  
حدیث کا اخراج کیا ہے جس کے تام راوی ثقة  
مروعا عن النبي صلی اللہ علیہ  
ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ حباب  
وسعد قال لقد انزل على آيات .  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر قرآن  
لهم ينزل على مثلهم المعمودتين الا  
بیک چند ایسی آیات نازل ہوئیں جو ان جبیشان  
والی دفعوہ کے باب میں اور نازل نہیں ہوئیں  
اور وہ آیات محوذین ہیں۔

اور علامہ سیوطی درمنشور جز ششم میں اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد فرماتے  
ہیں باشادھرین غیر معلمین حضرات اس حدیث کو بار بار عمر خدہ سے پڑھیں اور حلیل القده صحابی  
پر بہتان طرازی سے پہنچ کریں۔

**محوذین سے انکار کا جواب**

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے محوذین کے  
قرآن میں سے نہ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں  
جو روایات ان کی طرف مسووب ہیں وہ موضوع ہیں جیسے کہ آپ محمد میں کرامہ کی  
عبارات میں ابھی پڑھ چکے ہیں ہاں بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابن مسعود  
محوذین کو قرآن میں سے سمجھتے ہوئے قرآن میں لکھنے کے قابل نہ تھے کیونکہ انہیں  
قرآن میں لکھنے کا آخر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثبوت نہ تھا مگر بعد کو آپ  
نے رجوع کر لیا اور قرأۃ عاصم عن زر بن جیش عن ابن مسعود میں محوذین لکھی ہوئی  
ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت ابو سرگ صدیق رضا اور حضرت عمر فاروقؓ کے درمیان  
جمع قرآن پر مباحثہ ہوا پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے شرح صدر سے حضرت عمرؓ کی مفت

**حضرت ابن مسعود سے مسعودتین کے قرآن میں** نازل الابرار ۲۳ اطیع قسطنطینیہ سے ہونیکی ایک واضح اور صحیح حدیث ملاحظہ ہو میں لکھتے ہیں۔

وقد اخرج الطبراني في الأوسط باتفاق امام طبراني عن اپنی کتاب الاوست میں ایک حجای ثقایت من حدیث ابن مسعود مرفوعاً عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد انزلت علی آیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر قرآن لم ینزل علی مثلہن المعاوذتین الا نیکی چند ایسی آیات نازل ہوئیں جو ان جبیشان والی دعاوی کے باب میں اور نازل نہیں ہوئیں اور وہ آیات مسعودتین ہیں۔

اور علامہ سیوطی درمنشور جز ششم میں اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں باسا و حسین غیر مقلدین حضرات اس حدیث کو بار بار خود سے پڑھیں اور حلیل القدر صحابی پر بہتان طرازی سے پڑھیز کریں۔

**مسعودتین سے انکار کا جواب** قرآن میں سے نہ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مسعودتین کے جو روایات ان کی طرف مسوب ہیں وہ موضوع ہیں جیسے کہ آپ محمد بن کرام کی عبارات میں ابھی پڑھ چکے ہیں مان بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابن مسعود مسعودتین کو قرآن میں سے سمجھتے ہوئے قرآن میں لکھنے کے قابل نہ تھے کیونکہ انہیں قرآن میں لکھنے کا اسنخت حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثبوت نہ تھا مگر بعد کہ آپ نے مجموع کر لیا اور قرآن عاصم عن زر بن جعیش عن ابن مسعود میں مسعودتین لکھی ہوئی ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت ابو سکرہ صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان جمع قرآن پر مباحثہ ہوا پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شرح صدر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت

کی کیا بکوئی غیر معلد یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت ابو جعفر صدیقؑ (معاذ اللہ تعالیٰ) قرآن کے قابل نہ تھے جیسے کہ حضرت ابن مسعودؓ کے متعلق کہتے ہیں کہ معوذین کے قرآن ہونے کے قابل نہ تھے (معاذ اللہ تعالیٰ)

(ایک ضروری تسلیمیہ) حافظ ابن کثیر<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> تفسیر ابن کثیر<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> میں حضرت ابن مسعودؓ سے انکار معوذین من القرآن کی روایات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں شامد کہ ابن مسعودؓ نے رجوع کر دیا ہے اور روپری صاحب غیر معلد فرع یہیں اور آمین کے ص ۱۵۸ میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں عبد اللہ بن مسعود سے جب سند صحیحے سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ کتاب اللہ سے نہیں تو پھر باطل کرنے کی کوئی وجہ نہیں آہ جواب علیاً : محدثین کرامہ نے ان حدیثوں کو موصوع اور کذب قرار دیا ہے تو یہ صحیح کیسی ہیں۔ نیز علیک سند پر بھی جرائم ہے ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر میں ایک سند اس کی یوں ہے۔

عن الاشعش عن ابی اسحق عن حضرت عبد اللہ بن مسعودین کو مصاحبہ سے علقمہ قال كان عبد اللہ يحدث کھڑپتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ کتاب اللہ المعوذین من مصاحفہ وليقول میں سے نہیں ہیں اور آپ معوذین کر پڑتے انہم مالیستا من کتاب اللہ ولع بھی دتھے۔  
یعنی عبد اللہ یقدِّبہما۔

اس کی سند میں ابو اسماعیل واقع ہیں اور امام سیعی فرماتے ہیں کہ ابو اسماعیلؓ کی علمت سے روایت منقطع ہے کیونکہ ابو اسماعیلؓ علقمہ سے کچھ نہیں سن اسنن الکبریٰ یہی ص ۱۳۹ و کتاب القراءة ص ۱۳۹ اور امام احمد بن عبد اللہ العجلیؓ بھی فرماتے ہیں کہ ابو اسماعیلؓ نے علقمہ سے کچھ نہیں سن الجوہر النقی ص ۱۰۲۔ بعد ایہ روایت منقطع ہے نیز ابو اسماعیلؓ مدرس تھے اور مسب و کپوری صاحبؓ، غیر معلد تھفتہ الاحذی ص ۱۴۱ میں لکھتے ہیں۔

وَعَنْهُ أَمْدَلْسُ عَنِ الْمَقْبُولَةِ  
وَقَدْ تَقَرَّأَتْ لَهُ مِنْ كُونَتْ  
رِجَالُ الْسَّنَدِ ثُقَاتٍ صَحِّهُ الْسَّنَدُ الْأَخْ  
كَرْمُ كَمْ كَمْ يَا بَاتٌ مُقْرَبٌ بَهْ كَمْ كَمْ سَنَدُ كَمْ  
بَيْالِ ثُقَاتٍ بُونَى سَاسُ حَدِيثُ كَمْ صَحَّتْ  
لَازِمُ كَمْ نَيْنَى بُونَى بَهْ جَاتِيْ.

اوْ رِبَارِكَبُورَى عَيْرِ مَعْلَمَ تَحْكِمَةِ الْأَحْوَذِي صَوْرَى ۲۳۱ مِنِ الْزَّانِي جَوَابُ وَيْتَهُ بُونَى كَمْ  
هِيْ -

قَالَ النَّبِيُّ فِي آثَارِ السَّنَنِ اسْنَادَهُ عَلَامَةُ نَجِوَى نَيْنَى أَيْكَ حَدِيثُ كَمْ بَارَسَ كَمَا  
صَحِّحَ قَلَتْ فِي اسْنَادِهِ الْوَاسِعَ كَمَا سَنَادُ اسَاسُ كَمَا كَمَا  
الْبَيْهِيُّ وَهُوَ مَدْتَسُ وَرَوَاهُ عَنْ  
عَلْفَمَةُ وَالْأَسْوَدُ بِالْعَنْفَتَهُ  
فَكِيفَ يَكُونُ اسْنَادُهُ صَحِّحَ  
أَهْرَبْلَفْظَهُ .

اس حديث میں بھی جو موزع تین کے قرآن میں نہ ہونے کا ذکر ہے یہی ابوالساحقؓ  
ہیں جو علقرہؓ سے عن کے ساتھ روایت کرتے ہیں) اور وہ مدرس ہے پس کیسے اس  
کی اسناد صحیح ہے؟ تیر مولانا عبد الرحمن صاحب تختۃ الاحدوی ص ۱۵۸ میں ابوالساحقؓ  
کے بارے لکھتے ہیں۔

وَعَانَ قَدْ اخْتَلَطَ فِي آخرِ عَمَرَهِ أَخْرَى مِنْ اسْرَارِهِ  
وَمَعَ هَذَا كَانَ مَدْتَسًا الْأَخْ  
تَحْيِيْرًا وَرَوَاهُتَ كَمْ بَحْرَيْهِ بَهْ مَدْسُ بَهْ تَحْيِيْرًا  
نَيْزَرَيْهِ رَوَاهُتَ صَحِّحَ رَوَاهُتَ كَمْ بَحْرَيْهِ خَلْطَ مَلَطَ بُونَگَيْنَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْحُودٍ أَنَّ كَوْ قَرَآنَ كَمْ بَحْرَيْهِ تَحْيِيْرًا (بَيْسَيْهِ نَزَلَ الْأَبْرَارُ ح ۲۷۴ کے حوالے روایت  
گذری ہے) اور پڑھتے بھی تھے (بیسے قرآن عاصمؓ میں ثابت ہے) موزع تین

کے قرآن میں سے نہ ہونے کی دوسری حدیث کی سند کا حال ملاحظہ ہو۔

قال الحافظ ابو عیلیٰ حديثنا الاندق بن علیٰ حديث حسان بن ابراهیم

حدیثنا الصلت بن بهراءٌ من ابراهیم عن علقمٰه قال كان عبد الله<sup>علیہ السلام</sup>

عوال تفسیر ابن کثیر ص ۱۰۷ و فتح الباری ص ۴۰۰ اولاً تو اس کی سند میں اقریب بن علیٰ

ہے۔ حافظ ابن حجر<sup>علیہ السلام</sup> اقریب ع ۳۱ میں فرماتے ہیں صدوق یعنی بُشَّار سچا ہے

مگر اپنی روایت میں مستخر ہوتا ہے اور حافظ ابن حجر<sup>علیہ السلام</sup> تہذیب التہذیب ع ۲۰۰

میں لکھتے ہیں۔ ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال یعنی بُشَّار کہ ابن جبان<sup>رض</sup> نے

اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غریب حدیث لاتے ہیں وہ آنیا

اس سند میں حسان بن ابراهیم واقع ہے جو کہ ضعیف اور خطأ کار ہے حافظ ابن حجر<sup>علیہ السلام</sup>

تقریب ع ۱۰۱ طبع نوکشوار میں لکھتے ہیں

الحکماء صدوق بخطی کہا گرچہ سچا ہے مگر خطأ کرتا ہے۔

یعنی حدیث صحیح بیان نہیں کرتا بلکہ طور پر بیان کرتا ہے علامہ ذہبی<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> میزان الاعتدال

ص ۱۱۶ میں اور ابن حجر<sup>علیہ السلام</sup> تہذیب التہذیب ع ۲۲۵ میں لکھتے ہیں۔

وقال انسانی لیس بالقویٰ وقال کہ امام نسائی<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> فرمائے ہیں کہ وہ قوی نہیں ہے

ابن عدیٰ حدیث با فرادت کثیر اور امام ابن عدیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اپنی روایت

و هو من اهل الصدق الا انه میں اکیلا ہوتا ہے (یعنی اس کی تائید کسی روایت

یعنی ہوتی گرچہ سچا ہے مگر خطأ کار ہے۔

حافظ ابن حجر<sup>علیہ السلام</sup> تہذیب التہذیب ع ۲۳۶ میں لکھتے ہیں

قلت وقد جاء ابْنُ احْمَدَ انك میں (ابن حجر<sup>علیہ السلام</sup>) کہتا ہوں کہ امام احمد بن حنبل

علیہ لیعنی حدیثہ و تعالیٰ نے ابین کی بعض حدیثوں کا انکار کیا ہے (یعنی

خطأ ہیں) اور امام عقیل<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> نے کہا ہے کہ اس

کی حدیث میں وہم و خراب ہے اور امام بخاری رجح العقیلی فی حدیثہ وهم و

قال ابن ماجہ<sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> حسان ثقة و شد

الناس في القبور وقال ابن حبان في الثقات ربما خطأ  
استاد علی بن مدینہ نے کہا ہے کہ اگرچہ ثقہ تھا  
مگر تقدیر کا سخت منکر تھا اور ابن جان نے ثابت  
کیا کہ اس نے اکثر غلطیاں کی ہیں۔  
وٹاش مولانا مبارک پوری غیر مقلد البار المحن ص ۱۶۹ میں لکھتے ہیں کہ اب راہیم ہم  
علقوں سے ثابت نہیں لیکن مبارک پوری کی یہ بات درست نہیں جافظ ابن حجر پر تعجب آتا ہے کہ وہ ایسے غلط ادایا  
کو صحیح کہتے ہیں انا اللہ وانا الیہ راجحون روپری صاحب پر بھی تعجب آتا ہے کہ وہ  
اپنے آپ کو اہل حدیث اور غیر مقلد کہتے ہیں اور تقدیر کو شرک اور مقلد کو مشرک  
قرار دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ خود اس مشرک میں ملوث ہو گئے اور  
حافظ ابن حجرہ کی تقدیر کرتے ہوتے ان غلط و موصنوں روایات کو صحیح قرار دیتے یا اور  
اس طرح فقیہ ابو بکرہ کی تقدیر کرتے ہوئے حضرت ابن مسعود کی صحیح حدیث ترک  
رفع الیہین کو حضرت ابن مسعود کی غلطی قرار دے دیا ہے

لطف پر لطف ہے کہ اسلام میں سیرے یا کیا جائے جعلی سے گنج لکھتا ہے جائے حوزہ حجاء  
(لطیف) روپری صاحب غیر مقلد اپنے رسالہ رفع یہیں کے حصہ ۱۳ میں لکھتے ہیں یہ  
کوئی انوکھی شیئ نہیں علماء دیوبند فن حدیث میں کمزور ہیں اس لیے  
بہت مقامات میں ان سے مسامحت ہو جاتی ہے مذاہافت کرے آہن گنہ  
روپری صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو اس بھی مرض سے شفار نصیب کرے جو کہ  
صحیح حدیث کو ضعیف اور ضعیف حدیث کو صحیح کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔  
بغضبل تعالیٰ اس دور میں علماء دیوبند سے بڑھ کر حدیث کو پرکھنے والا اور کوئی نہیں

مگر افسوس کہ سے  
اہل گلشن کے یہ بھی باب گلشن بند ہے اس قدر کم ظرف کوئی با غبان دیکھا نہیں  
غرض حضرت ابن مسعود محدثین کے قرآن ہونے پر متفق ہیں چنانچہ آخر  
میں ایک اور حدیث بھی ملاحظہ کر لیں۔

تفسیر ابن کثیر ص ۱۰۵ میں ہے -

زنہ بن جیشؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سعید سے مسعود تین کے بارے پوچھا تو حضرت ابن سعید نے جواب دیا کہ میں نے بھی جناب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے بارے پوچھا تھا تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بذریعہ جبریلؑ کہا گیا ہے کہ تم مسعود تین کو پڑھا کر تو میں بھی تمہیں حکم کرتا ہوں کہ تم بھی پڑھا کر و حضرت ابن کعبؓ نے یہ سن کر فرمایا کہ ہمیں جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ہم بھی پڑھا کر تے ہیں۔

اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابن سعید مسعود تین کو پڑھا کر تے تھے۔ (فائدہ) مسعود تین بکسر الواو ہے یعنی اسم فاعل کے صيغہ سے علاتہ نو وہی شرح سلم ص ۲۰۲ میں لکھتے ہیں و هو بکسر الماء اور ابن قتیبہ ادب الکاتب ص ۲۹۶ طبع مصر میں لکھتے ہیں قرأت المسعود تین بالكسروں و مختار الصحاح ص ۲۸۶ میں ہے بکسر الواو۔

**دوسری غلطی کا جواب :** کہ حضرت عبد اللہؓ و ماحلق الذکر والانشی کے بجائے والذکر والانشی پڑھا کر تے تھے تو اخلاف قرآن پر مبنی ہے اس کو غلطی پر محمل کرنا بے دوقینی ہے اور یہی قرآن حضرات صحابہؓ میں سے حضرت ابوالداؤدؓ کی بھی تھی۔ و یکچھی صحیح سچماری ص ۵۲۹ و ص ۵۲۰ و ص ۵۲۱ و ص ۵۲۳ و ص ۵۲۴ و منہ احمد ص ۲۷۹ و ص ۲۸۰۔ حضرت ابوالدرداءؓ رعوی بن مالک الانصاری المخزرجیؓ کے یہ الفاظ و ص ۲۸۱۔

قال احمد حدثنا وكمع حدثنا سفيان عن عاصم عن نر قال سأله ابن مسعود عن المعاوذتين فقال سأله النبي صلى الله عليه وسلم عنهما فقال قيل لي فقلت لا شيء فقولوا قال أليه فقالت النبي صلى الله عليه وسلم فنحن نقول -

بھی میں سمعت من رسول اللہ من فیه الی فی اور نیز فرمایا وَاللّٰهُ لَا اتَابُعْمَ  
 کہ یہ قرآن میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس حالت میں  
 کہ آپ کامنہ مبارک میری جا شب تھا قسمِ خدا میں ان لوگوں کی پیروی ہرگز نہ کروں  
 گا اور الجو ہر نقی ص ۲۷ میں ہے کہ محتسب ابن جنی میں ہے کہ یہ قرآن حضرت  
 علیؑ و ابن عباسؓ کی بھی ہے روپری صاحب غیر مقلدہ رفع یہین اور آمین کے ع ۱۵۳  
 میں لکھتے ہیں حالانکہ اختلاف قرآن سے یہاں کوئی مطلب نہیں فتحیہ ابو بکرؓ کا مقصد  
 یہ ہے کہ ان کو وَمَا خلقَ الذِّكْرُ وَالاِنْشَى کی قرآن کا پتہ نہیں لگا آہ روپری  
 صاحب کو حضرت ابن مسعودؓ کے ساتھ اتنی عادوت ہے کہ اختلاف قرآن کو  
 بھی غلطی پر ٹھوک کرتے ہیں روپری صاحب کا بار بار اس اعتراض کو دہرانے کا  
 شاید سیی مقصد ہو گا کہ جب حضرات صحابہؓ غلطی کرتے تھے تو ان کی احادیث کا  
 کوئی اعتبار نہیں جیسا کہ روا فض و مکرین حدیث کا خیال ہے پھر تو روپری صاحب  
 کا قرآن مجید پر بھی کوئی اعتقاد نہیں ہونا چاہیے کیونکہ قرآن سبعہ متواترہ کے بارے  
 بھی وہ کہہ سکتے ہیں کہ ان قرآن حضرات کو اپنی قراءت کے علاوہ دوسری  
 قراءتوں کا علم نہ تھا فلہذا یہ سب قراء حضرات غلط کا رتھے (معاذ اللہ تعالیٰ)  
 افسوس ہے کہ روپری صاحب اور ان کے رفقاء تعصب میں ہوش ہو کر  
 کیا کیا کہہ جاتے ہیں؟ کم از کم پرواز سے سبیق یکھا ہوتا ہے  
 اگل میں کو دکے پرواز جو بے ہوش ہوا جس کی الغت میں جلا اس سے ہم آغوش طا  
 روپری صاحب کو اگر حضرت ابن مسعودؓ کی قرآن سے ضد ہے تو مناسب  
 ہے کہ ان کو اس جواب کے آخر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کا فرمان بھی سناتے چلیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔  
 من سرہ ان یقراً القرآن رطباً یعنی جس شخص کو پسند ہو کہ وہ قرآن کو دیے  
 حکماً انزل فلیمقرأه على قراءة ابن ہی تو ما زہ پڑھے جیسے کہ وہ نازل کیا گیا ہے

ام عبد متوك ص ۲۱۸ <sup>قال الحاکم والذی</sup> پس اس کو چاہیتے کرو حضرت ابن مسعود  
صحیح (بجوالشرح ترمذی حمدہ محمد شاکر ص ۲۱۶)  
کی قراءۃ پڑھئے۔  
(اور ابن ماجہ ص ۲۱ میں بھی روایت موجود ہے)

**تطبیق کا جواب** ۱۔ مصنف ابن الیثیر ص ۲۵ طبع ہند میں روایت آتی ہے  
جس کی اسناد کے بارے حافظ ابن حجر فتح الباری ص ۲۲، ۲۳ میں فرماتے ہیں اسناد حسن  
کہ حضرت علیؓ تطبیق اور گھٹنؤں پر مانع رکھنے کو برابر سمجھتے تھے۔

**جواب ۲:** ترک رفع الیدين کو تطبیق پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اولاً تو اس  
یہ کہ تطبیق رکوع میں کی جاتی ہے جو خفیہ ہوتی ہے مقتدی می کو باسانی نظر نہیں آسکھی اور  
رفع الیدين مقتدی کو باasanی نظر آسکتا ہے دوسریاً ترک رفع الیدين کے راوی ایکیے  
حضرت ابن مسعود ہی نہیں بلکہ یہ تو جمہور صحابہؓ کا مذہب ہے فاتحہ لہذا غیر مقتدین  
حضرات لے حضرت ابن مسعود کی غلطی قرار دے کر گھو خلاصی نہیں کر سکتے۔ روایات  
صحیح صریحہ ترک رفع الیدين میں موجود ہیں ۰۔

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے آئینہ دیکھیے گا ذرا دیکھ بھال کر  
دو مقتدیوں کے درمیان کھڑے ہونے کا جواب ۱۔ حضرت ابن مسعود کا طریقہ  
اس بارے بھی عام صحابہ کرامؓ کی طرح تھا چنانچہ حضرت اسود زبانے ہیں۔

دخلت انا و عصی علیؓ میں اور میرے چھپا علقرہ دوپہر کے وقت  
حضرت عبد اللہ بن مسعود بالهاجرة قال فاقام الظہر لیصلی فقمت  
وقت ہوا تو آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے  
خلفہ فاغذ بیدی وید عصی شہ جعل احمدنا عن یمنیه  
پس آپ نے میرے اور میرے چھپے کے ہاتھ  
کو پکڑا ایک کو دائیں جانب دوسرا کے  
بائیں جانب کر دیا اور آپ درمیان میں

واحدہ ائمہ قال هکذا کان کھڑے ہو گئے پس ہم نے آپ کے تجھے صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنائی۔ ایک ہی صفت پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد ابن مسعود نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی ی فعل اذا کانوا ثلثة۔

مسند احمد حدیث ۳۵۹ جلد اول۔  
تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے جیکہ تین آدمی ہوتے تھے

فارمین کرام اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن مسعود کے دلوں معتقد ی تجھے تھے جیسا کہ صفت خلفہ کے جملہ سے ظاہر ہے اور دائیں بائیں کرنے سے علم ہوتا ہے کہ حضرت اسود جو چھوٹے تھے دائیں جانب صفت کے کھڑے ہو گئے اور حضرت علقم جو تجھے تھے اور ان سے بڑے تھے صفت کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو حضرت ابن مسعود نے بڑے کو دائیں اور چھوٹے کو دائیں جانب کھڑا کر دیا ہو گا اور آپ ان کے سید سے آگے کھڑے ہو گئے اور اسی کو درمیان سے تعبیر کیا گیا کہ کسی جانب زیادہ مائل نہ تھے چنانچہ مولانا حسین علی مرحوم فرماتے ہیں۔

**لعل المراد بالبینیۃ المحاذاة** شاید کہ مراد درمیان سے سامنے آگے کھڑا ہونا ہے۔

تحریریات حدیث حدیث ۲۷

اور اگر اس سے مراد وہ ہو جو جناب مدد میں آرہی نہ ہے اور الفاظ سے بظاہر ہی مبارہ ہے تو یہ اس کے لیے موثید ہے۔

**جواب ۲:** امام ترمذی سنن حدیث ۳۳۶ میں فرماتے ہیں وردہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس فعل کو حضرت ابن مسعود نے خود بخوبی نہیں کیا بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہا ہے۔ تو اس کی صورت ایسی ہو گی جیسے تنگ مکان وغیرہ ہو تو ایسی صورت میں درمیان میں کھڑا ہونا سب کے لئے بالاتفاق جائز ہے نصب الرأی حدیث ۳۳۶۔

**جواب ۳:** حافظ ابن قیم مدائع الغواہ حدیث ۹ میں لکھتے ہیں شاید کہ ان میں ایک نابالغ تھا جس کی وجہ سے درمیان میں کھڑے ہو گئے۔ حافظ ابن قیم کی اس عبارت

سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایک مثلہ حضرت اسوس نے تر بانغ نظر آتے تھے کہ  
نشانی بلونغ ظاہر ہوا در نہ اتنے چھپوئے تھے کہ بالکل ان کو نابانغ یقینی طور پر سمجھا جاتا  
اور ان کو بالکل پتھرے کھڑا کر دیا جاتا جیسا کہ کچوں کی صفت کا حکم ہے اسی شک کی  
بنا پر حضرت ابن مسعود نے اس کو بائیں جانب کھڑا کر کے درمیان میں خود کھڑے  
ہو کر نماز پڑھائی اور ایسی صورت کو جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
طرف مسوب کیا کہ ایسی صورت میں آپ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

**جواب ۳ :** رفع الیدين کے مسئلہ کو اس پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ  
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر و حضور میں حضرات صحابہ کرام کا جم غفار  
ہوتا تھا۔ دو مقتدریوں کا واقعہ زندگی میں ایک دو دفعہ ہی پیش آیا ہو گا اور رفع یعنی  
تو چہ بس گھنٹوں میں پائیج ہار نماز کے وقت پیش آتا ہے اگر رفع الیدين افتتاح  
صلوٰۃ کے بعد بھی ہوتا تو حضرت ابن مسعود کو ضرور علم ہونا نیز اگر یہ ترک رفع الیدين  
حضرت ابن مسعود کی غلطی ہوتی تو پھر حضرت عمرؓ حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوہریرۃؓ  
حضرت علیؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت برادر بن عازب و دیگر صحابہ کرام کے  
نروایت کرتے اور نہ اس پر عمل کرتے غیر مقلدین حضرات کو پتہ ہونا چاہیے کہ  
رسیت سے تسلی نہیں نکلتا۔

عرفات کے موقعہ پر جمع بین الصالوٰتین نائل ص ۲۶۳ میں ہے۔

**کے علم نہ ہونے کا جواب**

مسلم یصلی اللہ علیہ وسلم عرفات کی تصریح ہے اور اصول کی بات ہے کہ زیادت ثقہ معتبر ہے۔ روپری صاحب  
و دیگر غیر مقلدین متخصصین سوچیں کہ صحابہ کرامؓ پر خواہ مخواہ اعتراض کرنے والے  
اللہ و رسول کو کل کیا جواب دیں گے؟۔

**حضرت ابن مسحود کے متعلق جناب** مسند ک حاکم ص ۲۱۹ میں بنہہ صحیح آتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چیز ابن مسحود تھارے

یہ پسند کریں اُسے میں بھی پسند کرتا ہوں اور راضی ہوں اور استعیاب ص ۲۵۹ میں آتا ہے کہ جس چیز کو ابن مسحود پسند نہ کریں میں بھی اُسے پسند نہیں کرتا زیر ترددی ص ۲۲۲ و مسند ک حاکم ص ۲۱۹ میں آتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

**وماحثة شکم ابن مسعود فصدقه** حضرت ابن مسحود رضی عنہم میں اس کی تصدیق کرو۔

قاریین کرام، غیر مقلدین حضرات اگر اپنا نام ابل حدیث تجویز کرتے میں تو انہیں چاہیئے کہ وہ حدیثوں پر عمل بھی کریں سہ بنتے ہو وفادار و فاکر کے دکھاؤ کہنے کی وفا اور ہے کرنے کی فقادہ الحاصل حضرت ابن مسحود کی ترک رفع یہیں کی حدیث بالکل صحیح ہے اور اس پر تمام اعتراضات بالکل باطل و غلط ہیں اور خود غیر مقلدین حضرات کے بزرگوں نے اس حدیث کو صحیح قوی ثابت بے عجیب قرار دیا ہے اور تمام اعتراضوں کو غلط اور باطل قرار دیا ہے اسے حقیقت ہر نقاب زندگی سے رو نہا ہوگی نظر کی وقوف کو امتیاز حاصل دے دلیل ۱۲۰۔ شرح معانی الامان للامام طحاوی ص ۱۱۰ و نصب الاری ص ۲۹۶ میں روایت ہے۔

**عن عبد الله عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم انه كان يرفع يديه في اول** حضرت عبد اللہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یرفع یدیہ فی اول کر جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع یہیں تکبیرۃ ثم لا يعود، (واللّفظ للطحاوی) کرتے تھے ابتداء میں ایک مرتبہ پھر ز کرتے تھے۔

اس حدیث میں حضرت ابن مسعود نے کھڑے ہو کر نماز پڑھ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا نقشہ پیش نہیں کی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا فعل پیش کیا ہے جو حضرت ابن مسعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور اس حدیث کی سند بھی صحیح ہے حضرت مولانا سید محمد ان شاہ صاحبؒ کشیری میں الفرقانین ص ۷۳ میں لکھتے ہیں واسطہ ایضاً قوتیؒ کہ اس کی سند بھی مضمون طبیت ہے۔



House of Verification

ولیل ۱۵ : درقطنی ص ۱۱۱ بیعتی ص ۹۲ مجع الزواد ص ۱۱۳ نصب الرایہ ص ۲۹۶  
میں روایت آتی ہے۔

عن ابن مسعود قال صلیت ع خضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وابی بحکمہ و عمر فلم میرفعوا  
کے تیجھے نماز پڑھی اور حضرت ابو بکر صدیقؓ  
ایدیہم الاصنف الافتتاح .  
کے تیجھے نماز پڑھی اور حضرت عمرؓ کے تیجھے نماز  
پڑھی پس ان سب حضرات رفع الیدين زکیا مگر  
اقصاح صلوٰۃ کے وقت و

قاریءین کرام غیر مقلدین حضرات کا تو خیال تھا کہ حضرت ابن مسعود رفع یہ رجھول  
کئے ہیں مگر حضرت ابن مسعود کے ہاں ترک رفع یہ رفیع اتنا مضبوط ہے کہ کبھی تو نماز کا  
نقشہ کھینچ کر اس میں ترک رفع الیدين کر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی نماز باتے ہیں اور کبھی نقشہ کھینچ بغير اسے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
غایہ و سلم قرار دیتے ہیں اور کبھی اس سے بھی ترقی کر کے حضرت صدیقؓ اکبرؓ و عمرؓ فاروقؓ  
کی سنت بھی قرار دیتے ہیں ۔

اعتراض : اس حدیث کی سند میں راوی محمد بن جابر ریاضیؓ ہے جو کہ ضعیف ہے اور  
اس کا حافظہ خراب تھا اور اس پر حدیث میں خلط ملطط ہو گیا ہے پھر ملھقین کو قبول کر لیتا تھا اور  
ابن جوزیؓ نے تو اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے اور اس طرح فاضی شوکانیؓ و  
غیر مقلد نے بھی الفوائد الجموعہ میں اسے موضوع قرار دیا ہے تو یہ حدیث قابل صحیح  
نہیں ہے ۔

جواب : ابن جوزیؓ کی عام عادت ہے کہ صحیح حدیث کو موضوع کر دیتے ہیں۔  
علامہ سیوطیؓ اللاتی المصنوعہ ص ۲۳ میں لکھتے ہیں ۔

و ابن الجوزی متاهل فی الحکم کہ ابن جوزیؓ حدیث کو موضوع کرنے میں  
علی الحدیث بالوضع : متاهل ہے ۔

مولانا عبد الحق لکھنؤیؓ التعلیق المحمد ص ۲۳ میں لکھتے ہیں کہ ابن جوزیؓ صحیح  
حدیثوں کو موضوع کر دیتے ہیں۔ حافظ ابن حجرہ بلوغ المرام میں باب اللعائ کی

حدیث سادس کے بارے لکھتے ہیں رواہ ابو داود والترمذی درجال الثقات علامہ امیر عیانی "غیر مقلد سبل السلام ص ۲۰۹" میں فرماتے ہیں کہ علامہ نووی نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے لیکن ابن حوزی نے موصوعات میں شمار کیا ہے حالانکہ اسنادہ صحیح اور علامہ امیر عیانی "سبل السلام ص ۲۸۸" باب قتال اهل البغی (حدیث علار بن یاسر کے متعلق کہ تقتل عمارا الفشۃ الباغیة) میں لکھتے ہیں کہ ابن حوزی نے جو اس حدیث کو غیر صحیح قرار دیا ہے تو اس کا جواب سید محمد بن ابراہیم الوزیر نے دیا ہے فاما ابن الجوزی فلم یعرف هذا الشان وقد ذکر الذہبی فترجمته في التذکرة کثیر خطأه في مصنفاته الخ کہ ابن حوزی صحیح اور ضعیف حدیث کی پچھنچیں کہتے علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کے ترجمہ میں کہا ہے کہ ابن حوزی کی کتابوں میں اغلاط کی کثرت ہے اور قاضی شوکانی "غیر مقلد الفوائد المجموعہ ص ۲۷ طبع مصرانہ ہر میں لکھتے ہیں۔

فانہ تساهل في موضوعاتہ کہ ابن حوزی نے صحیح حدیثوں کو موصوعات حتی ذکر فیها ماحو حمیح فضلاً میں شمار کر دیا ہے چنانچہ حسن اور ضعیف عن الحسن فضلاً عن الضعف حدیثوں کو موصوعات میں شمار کریں۔

House of Verification

آہ بالذخیر

اور الفوائد المجموعہ ص ۱۳۹ میں لکھتے ہیں۔

ولم یکتب ابن الجوزی بادحال یعنی ابن الجوزی نے اس حدیث کو موصوع هذا الحدیث في الموضوعات حدیثوں کی مدیں داخل کر کے مذکور کر کھائی ہے فیین المذکور قد احتجج به اهل کیونکہ حسین مذکور سے اہل الصحیح نے احتجاج العیم وقد وثقہ جماعتہ آہ کیا ہے اور محمد بن حسین کی بڑی جماعت نے اس لفظ کہا ہے اور الفوائد المجموعہ ص ۲۱۲ میں ایک حدیث کے بارے لکھتے ہیں

قد عده ابن الجوزی في الموضوعات بعضی ابن الجوزی نے اسے موصوعات میں

قال ابن حجر هو في صحيح مسلم میں شمار کیا ہے حالانکہ حافظ ابن حجر فرماتے  
و هذه غسلة شديدة من بیکر یہ صحیح مسلم کی روایت ہے اور ابن الجوزی  
ابن الجوزی آہ بلطفہ کی یہ غسلت ہے۔

قاضی شوکانی<sup>ہ</sup> ابن جوزی<sup>ہ</sup> کا تو گل کرتے ہیں حالانکہ ان کا اپنا طریقہ ابن جوزی<sup>ہ</sup>  
سے کچھ مختلف نہیں۔ چنانچہ محمد بن جابر یہاں<sup>و</sup> کی حدیث ترک رفع الیدین کو کسی محدث  
نے موصوع قرار نہیں دیا صرف ابن الجوزی<sup>ہ</sup> نے اپنی عادت کے مطابق اس حدیث  
کو موصوعات میں شمل کیا ہے اور ان کی تقليید کرتے ہوئے قاضی شوکانی<sup>ہ</sup> نے بھی  
الغواہ المجموعہ میں اسے موصوع کہا ہے کچھ قاضی شوکانی<sup>ہ</sup> نے ابن الجوزی<sup>ہ</sup> کا گل کیا  
ہے کہ انہوں نے صحیحین کی حدیثوں کو موصوعات میں شمار کیا ہے حالانکہ قاضی صدیق  
خود اس جرم کے مرتکب ہیں چنانچہ حدیث۔ ان من عباد اللہ لواقسم على الله لا يبغ  
کے متعلق الغواہ المجموعہ ص ۲۵۳ میں لکھتے ہیں۔ ہو موصوع اور قاضی صاحب<sup>ہ</sup>  
الغواہ المجموعہ ص ۵۰۸ میں لکھتے ہیں قال العز و میں موصوع۔

حالانکہ یہ حدیث بلا شک و شہر صحیح ہے چنانچہ یہ حدیث صحیح بخاری ص ۲۶۲ و  
ص ۲۹۲ و ص ۴۲۶ و ص ۶۶۳ و ترمذی ص ۲۶۳ میں ہے د قال حسن صحیح والبودار و موسی<sup>ج</sup>  
و شکرۃ ص ۲۲۳ و ص ۳۲۶ وغیرہ میں موجود ہے اگر قاضی صاحب<sup>ہ</sup> محمد بن جابر یہاں<sup>و</sup>  
کی حدیث ترک رفع الیدین کو موصوعات میں شمل کر دیں تو اس میں حیرانی<sup>ہ</sup> کی کوئی  
بات ہے بلکہ اس کو موصوعات میں شمار کرنا زیادہ قریب قیاس ہے کیونکہ یہ حدیث  
ان کے مذهب کے خلاف ہے س

یہ اندازِ جنوں اچھا نکالا یہ پیچاں گو دیکھا نہ بجالا

محمد بن جابر<sup>و</sup> پر کذب وغیرہ کی کوئی جرح نہیں کہ اس حدیث کو موصوع  
قرار دیا جلتے اگر یہی محمد بن جابر<sup>و</sup> ایسی روایت کی سند میں ہوتے جو قاضی صاحب<sup>ہ</sup>  
کے مذهب کے مطابق ہوتی تو وہ حدیث ان کے ہاں اعلیٰ درجہ کی صحیح ہوتی بلکہ

تو اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور کثرت  
سے اختلاط کا شکار اور انہی سے ہو گئے تھے  
چھر تھیں قبول کر لی کرتے تھے مگر ابو حاتم ر  
نے اس کو ابن تھیس پر ترجیح دی ہے۔

حافظ ابن حجر ر تہذیب التهذیب ص ۹۷ میں لکھتے ہیں۔ قال الذهلی  
لذ باش بہ امام ذ حلی فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث میں کوئی خرابی نہیں اور حاشیہ نصب  
الرأی ص ۶۲ میں ہے کہ وصحیح الطبرانی حدیث کہ امام طبرانی نے اس کی  
حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ابن حجر ر تہذیب ص ۸۹ میں لکھتے ہیں کہ حضرت  
ابن مبارک نے محمد بن جابرؓ کو کہا کہ اے شیخ اپنی کتاب سے حدیثیں بیان کیا کرو  
یعنی چونکہ آپ کا حافظہ کمزور ہے تو اس یہ کہیں بھجوں و نیاں نہ ہو جائے) اور  
ابوالولید فرماتے ہیں کہ ہم محمد بن جابرؓ پر ظلم کرتے ہیں بوجہ حدیث ریلینے کے اور ابن  
ابی حاتم ر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ ابو حاتم ر اور امام ابو زر ر ع سے منا۔ ہے کہ  
وہ فرماتے تھے کہ جس شخص نے یہ امر اور مکر میں اس سے حدیثیں لی ہیں تو ان میں  
محمد بن جابرؓ سچا ہے البتہ اس کی حدیثوں میں اختلاط ہے مگر ان کے اصول صحیح ہیں۔  
اہم مخصوصاً۔ علامہ ذہبی میزبان الاعتدال ص ۲۳ میں لکھتے ہیں۔

وَفِي الْجَمْلَةِ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ كَمِيلَ بْنَ جَابِرَ سَعَى إِلَيْهِ رَوَايَتَهُ مَا لَيْ  
بِنْ جَابِرِ أَمْمَةَ وَحْفَاظَهُ۔ ثُبَّتَ أَمَامُهُ وَحْفَاظُهُ حَدِيثٌ هُوَ.

علامہ زمیعی نصب الرأی ص ۳۹ میں لکھتے ہیں۔

فلحسن منه قول ابن عدی کا ہے کہ اسحق بن ابی  
اسحق بن ابی اسرائیل لیفضل محدث  
پرفیضت یتے تھے حالانکہ وہ مشائخ ان سے  
بن جابرؓ علی جماعتہ شیوخ  
هم افضل منه و اوثق وقدرو

عنہ الکتاب ایوب و ابن عوف  
وہشام بن حسان والشوبی  
والشعبہ وابن عنبیۃ وغيرہم  
ولوكانہ فی ذالک المحل لعیرہ  
عنہ هؤلاء الذین هودونہم آہ  
روایت نہ کرتیں کوئی مرتبہ کے لحاظ سے دہان کر کرے۔  
چنانچہ امام شعبہؓ کے کسی نے پوچھا کہ آپ حکم ادی سے رواست کیوں نہیں کرتے  
 تو آپ نے جواب دیا کہ اخاف النار کر آگ کے خوف سے نووی شرح مسلم ص ۲۹۵  
کسی نے امام شعبہؓ سے پوچھا کہ آپ ابیان بن ابی عیاش سے روایت کیوں نہیں  
کرتے تو آپ نے جواب دیا۔

لدن اشرب من بول حماہِ حتیٰ  
کہ میں گدھے کا پیشاب پی لوں حتیٰ کہ سیر  
ابوی احباب الیٰ من اقول حدثنا  
ہو جاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے اس سے  
ابان بن ابی عیاش میں ان الاعتدال  
کہ میں حدثنا ابیان بن ابی عیاش  
کہوں۔

اگر محمد بن جابرؓ روایت کے قابل نہ ہوتے تو امام شعبہؓ ہرگز ان سے روایت  
نہ لیتے اور علامہ نور الدین حنفی مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۹۵ میں لکھتے ہیں و قد و ثقہ غیر  
واحد کہ بہت سے محمد بن جابرؓ کی توثیق کی ہے اور علامہ میر میانیؒ<sup>۱</sup>  
غیر مقلد قبل السلام ص ۲۶۷ باب الترغیب فی مکارم الاخلاق الحدیث الاول میں  
میں لکھتے ہیں۔

فان الصدوق مقبول الحديث  
کہ سچے آدمی کی بات لوگوں کے باہم مقبول  
عند الناس مقبول الشهادة عند  
هو تی ہے اور اس کی گواہی حکماؓ کے ہاں  
مقبول ہوتی ہے اوس لیے تین درجے  
الحادیث محبوب مرغوب فی  
اور مرغوب ہوتے ہیں۔

فارمین کرام جبے محمد بن جابرہ صد ویں اور ثقہ اور صحیح الحدیث ہے تو اس کی حدیث جسی مقبول ہوئی چاہے بے البتہ تخفیط فی الحدیث اور سود حفظ رے باعث حدیث غیریف، ہو جاتی ہے لیکن محمد بن کرامؑ کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ اگر مختلط الحدیث راوی سے کوئی ثقہ راوی قبل الاختلاط روایت رہے یا اس راوی کی حدیث کو ثقہ راوی قابل اعتبار سمجھ کر عمل کرے تو وہ حدیث صحیح ہوتی ہے چنانچہ محمد بن جابرہؓ سے ثقہ راوی اسحق بن ابی اسرائیلؓ روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں وہ نأخذ (المقطن) ص ۱۱۸) کہ ہمارا بھی اسی روایت ترک رفع الیدين پر عمل ہے علامہ سید محمد اور شاہ حبیب نیل الفرقان ص ۹۷ میں لکھتے ہیں قلت قد اخذ بد اسحق فیعتبر الا میں (سید اور شاہ کشمیری) کہتا ہوں حضرت اسحقؓ نے اس روایت پر عمل کیا ہے تو یہ روایت معتبر بھی جاتے گی۔ نیز یہ روایت اس مسئلہ میں کوئی اکیلی نہیں ہے کہ محمد بن جابرہؓ پر وہم کا الزام لگایا جائے بلکہ بہت سی صحیح و صریح حدیثیں ترک رفع الیدين کی گذر چکی ہیں اور آہ ہی ہیں جو اس حدیث کی تائید کر کے اس کی صحت کو چار چاند نگاہ دیتی ہیں۔

حضرت امام بخاریؓ کی بے چینی | حضرت امام بخاریؓ جزو رفع الیدين ص ۱۲۱ میں ہیں کہ صفیان ثوریؓ کی حدیث (ترک رفع الیدين) حضرت ابراہیم سخنی تک ہے۔

وحديث الشردی اصح عند اهل العلم اور سفیان ثوریؓ کی حدیث اہل علم کے ہاں زیادہ صحیح ہے۔ حضرت امام بخاریؓ کبھی تو سفیان ثوریؓ کی روایت کو عبد اللہ بن ادریسؓ کی روایت کے مقابلہ میں مرجوح مانتے ہیں اور ترک رفع الیدين کی روایت کو ان کا وہم قرار دیتے ہیں اور اب پھر اسی سفیان ثوریؓ کی روایت ترک رفع الیدين کو ابراہیمؓ تک تسلیم کر کے محمد بن جابرہؓ کی روایت کے مقابلے میں اسے اصح قرار دیتے ہیں اور اس کی وجہ پر معلوم ہوتی ہے کہ حضرت سفیان ثوریؓ کی روایت میں ترک

رفع الیدين حضرت ابن مسحود کا عمل اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت معلوم ہوتی ہے اور محمد بن جابرؓ کی روایت میں حضرت ابن مسحودؓ کے عمل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ خلیفین راشدین حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے عمل ترک رفع الیدين کی مفترضیت ثابت نظر آتی ہے جس سے اجماع صحاح کرامؓ یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے اس پیسے امام بخاریؓ کے ہاں اب سفیان ثوریؓ کا دہم معاف ہو گیا ہے اور حضرت ابراہیم بن حنفیؓ تک ان کی حدیث اصح ہو گئی ہے اور محمد بن جابرؓ کی روایت مرجوح ہو گئی ہے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے سے الجھی کیا ہے الجھی تو ابتداء ہے میکھتے جاؤ ہمارے حال پر یاروں کے احوال درجی ہونے کے اس سے بخی معلوم ہوا کہ حضرت امام بخاریؓ کے ہاں محمد بن جابرؓ کی حدیث صحیح ہے البته سفیان ثوریؓ کی اصح ہے۔

دلیل نمبر ۲۵۵ مسند علیم ص ۲۵۵ میں روایت آتی ہے۔

|  |   |
|--|---|
| حضرت امام علیم ابوحنیفةؓ پنے استاد         | البوجنیفة عن حماد عن ابراهیم              |
| حضرت حمادؓ سے اور وہ حضرت ابراہیم بن حنفیؓ | عن الاسود ان عب. اللہ بن مسعود            |
| کان یرفع یدیه فی اول التکیر                | سے اور وہ حضرت اسردؓ سے روایت فتح         |
| ثغر لادید را لی شئی من ذالک                | حضرت ابن مسحودؓ پبلی تحریر میں رفع الیدين |
| ویاشر ذالک عن رسول اللہ صلی                | کرتے تھے اس کے بعد نماز کے کسی حدیث میں   |
| اللہ علیہ وسلم اخر جبه                     | رفع الیدين کی طرف نہ لوٹتے تھے اور اس     |
| البومحمد البخاری عن رجاء                   | ترک رفع الیدين کے عمل کو جناب رسول        |
| بن عبد اللہ النہشلی عن شفیق                | اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل     |
| بن ابراہیم عن ابی حنیفة آہ                 | کرتے تھے۔                                 |

اس مسند ابوحنیفةؓ کے مصطفیٰ کے بارے علامہ ذہبیؓ تذكرة الحفاظ ص ۶۸ میں لکھتے ہیں۔

وَفِيهَا مَاتَ عَالَمٌ مَأْوَاهُ النَّهَرِ وَمَحَدَّثٌ الْأَمَامُ الْعَلَمُ  
ابو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن حارث الحارثي البخاري  
الملقب بـ ابا سنا في جامع منه من مصنف بعض محمد بن إبراهيم كرامه  
اعتراض: مسند حارثي کے مصنف بعض محمد بن إبراهيم کرامہ کے ہاں مجروح ہیں تو یہ روایت  
قابل اعتقاد نہیں۔

جواب ۱: حضرت امام ابوحنیفہ اور ان کے استاد حنفی اور ان کے استاد حضرت  
ابراهیم نخعی اور ان کے استاد حضرت اسود اور ان کے استاد حضرت ابن مسعود سب  
کے سب ثقہ تھے اور تک رفع الیہین پر عمل کرتے تھے اور اس میں کوئی شک و شبہ  
نہیں ان سے پچھلے بعض روایات پر کلام سے ان پر زدنہیں پڑتی۔

جواب ۲: مولانا عبد الرحمن مبارکپوری غیر مقلد تحفۃ الاخویہ ص ۳۱۹ میں اور قاضی  
شوکانی نیل الاوطار ہ، ص ۱۱ میں مسند حارثی کی عضدہ روایت کو قابل احتجاج گردانے  
ہوتے اسندة لال کرتے ہیں۔ چنانچہ اصل عربی عبارت ملاحظہ ہو۔ وَفِي مَسْنَدِ الْ  
حَنِيفَةِ لِلْحَارِثِيِّ مِنْ طَرِيقِ مَقْسُودٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْمَحْدُودِ بِالْبَشَهَاتِ وَمَا فِي الْبَابِ وَإِنْ كَانَ هَذِهِ الْمَقَالَ الْمَعْرُوفَ  
فَقَدْ شَدَّ مِنْ عَضْدِهِ مَا ذَكَرَ نَاهٍ فَيُصْلِحُ بَعْدَ ذَالِكَ لِلْوَحْيَاجَ بِ  
آہ بلطفہ۔

ناظرین کرامہ تک رفع الیہین کی صحیح اور صریح حدیثیں آپ دیکھ چکے ہیں تو  
لقول مبارکپوری و قاضی شوکانی اس روایت کے جزو دیگر روایات سے مؤید ہے  
قابل احتجاج ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ (فائدہ) حضرت امام عظیم ابوحنیفہ  
نعمان بن ثابت تابعی تھے چنانچہ علامہ ذہبی تذكرة المخاطب ص ۱۵۸ میں لکھتے ہیں  
رأى أَسْنَاعَهُ مَرَةً مَلَاقِدَمْ رَأَى أَسْنَاعَهُ مَرَةً مَلَاقِدَمْ کہ امام عظیم نے حضرت انسؓ کو کہی بار دیکھا  
عَلَيْهِمُ الْكَوْفَتَهُ آہ ہے جب کہ حضرت انسؓ کو فرمی آیا کرتے تھے۔

اور علامہ ابن ندیم فرست ابن ندیم ص ۲۹۸ میں لکھتے ہیں  
وَكَانَ مِنَ الْمُتَابِعِينَ لَقِيَ عَدَةً مِنْ كَامِ عَظِيمٍ تَابِعِينَ مِنْ مَنْ سَتَّهُ كَيْ حَرَاتِ  
الصَّحَابَةِ <sup>نَبِيٌّ</sup>

بہر حال بہت سے محدثین کرام نے آپ کو تابعی کہا ہے دیکھئے مقام ابی عفیفہ اور مقدمہ  
البيان اللاذ صدر جمیر فتحۃ الکبر۔ فصلیف محقق وقت شیخ الحدیث استادیم مولانا ابوالزادہ  
محمد سرفراز خان صاحب صفردار و امام مجدد ہم جناب مرتضیٰ حیرت صاحب دہلوی غیر مقلد  
حیات طیبۃ ص ۸۳ طبع لاہور میں حضرت شاہ اسماعیل شہید کا بیان حضرت امام ابوحنینؒ کے  
بارے یوں درج کرتے ہیں آپ کا اصلی نام نعمان ہے اور کنیت ابوحنین ہے اور  
لقب امام عظیم ہے رالی، آپ نے کسی صحابی کو اپنی آنکھ سے دیکھا تھا اور آپ کو  
تابعی ہونے کا افتخار بھی حاصل تھا چونکہ مجھے اس میں ردود ترح نہیں کرنی ہے میں  
تواریخ پر بھروسہ کر لیے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے اپنے بچپن کے زمانہ میں اس صحابی  
کو دیکھا تھا جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گزار تھے آہ بلطفہ۔

بعض متقصیین نے حضرت امام عظیم پر جرم کی ہے اور یہ جرم ہر ذیشان شخصیت  
پر ہوئی ہے حضرت امام بخاریؓ بھی جرم سے محفوظ نہیں ہے چنانچہ امام ابو حاتمؓ، امام  
بخاریؓ کو متذکر الحدیث قرار دیتے ہیں (مقدمہ نصب الرای ص ۵۸) مگر ایسی جرم  
پر محبوں کی جاتی ہے اور اس سے ان کی عظمت اور وجہت اور بھی بڑھ جاتی ہے ہے  
تنہیٰ باوی مخالف سے زگبیر اے عقاب یہ تو چلتی ہے تجھے اوپنجا اڑانے کے لیے  
دلیل نہیں کہ ابو اوثد ص ۱۰۹ طحاوی ص ۱۱۱ مصنف، ابن ابی شیبہ ص ۱۵۹ مسند جمیلی  
ص ۲۱۶ مصنف عبد الرزاق ص ۱۷ سنن الکبریٰ ہمیقی ص ۱۴۷ سنن دارقطنی ص ۱۱۱ النصب  
ص ۲۰۲ تیسرا الوصول ص ۲۳۶ میں روایت ہے۔

فاللّفظ لابن داؤد عن البراء بن عازب <sup>نَبِيٌّ</sup> حضرت برادر بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جناب  
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم <sup>نَبِيٌّ</sup>

کان ادا فتح الصدقة رفع اليمين شروع کرتے تو کافر کے قریب نہ فتح الیمن  
الى قریب من اذ نیہ شرعاً لیعود کرنے پھر (نماز میں) رفع الیمن کیا ہے نہ لوثتے  
فارمین کلام یہ حدیث بھی دوسری حدیثوں کی طرح ترک رفع الیمن میں نص صورت ہے  
آخر ارض ہے اس حدیث کی سند میں ایک راوی یزید بن ابی زیاد کو فی الواقع ہے جو کہ  
ضعیف ہے اور آخر عمر میں اس کا حافظ خلاب ہو گیا تھا۔

جواب ۱۔ یزید بن ابی زیاد کو فی پر اگرچہ بعض محدثین نے کلام کیا ہے مگر وہ ثابت ہے  
امام مسلمؓ فرماتے ہیں کہ وہ سچا ہے اور اس سے روایت بھی کی جاسکتی ہے مقدمہ صحیح علم  
سن مخصوصاً امام ترمذیؓ اس کی حدیث کو حسن صحیح کہتے ہیں ویکھیے سنن ترمذی ص ۲۶۷ ج ۲۶  
ص ۲۱۸ یزَّ امَامَ تَرْمِذِيَّ سَنَنَ تَرْمِذِيَّ صَاحِبِهِ مِنْ لُكْحَتَتِهِ ہیں

روی عنہ سفیان و شعبہ و ابن امام ابن دقیق العہدؓ نے فرمایا ہے کہ یزید بن عینیہ رعیروں واحد من الائمه اہم ابی زیاد ابو عبد اللہ کو فی پستے راویوں میں شمار  
علّامة زمیعؓ نصب الرأی ص ۲۶۷ میں لکھتے ہیں۔ کیا جاتا ہے اور امام ابو الحارث قردیؓ  
قال الشیخ ریزیہ بن ابی زیاد معدود نے ذکر کیا ہے کہ امام ابوالحسنؓ نے کہا  
فی اهل الصدق کوئی یکجی اسا ہے کہ یزید بن ابی زیاد جیہے الحدیث ہے۔

عبد اللہ و ذکر ابوالحارث القردی

قال ابوالحسن یزید بن ابی زیاد

جیہد الحدیث اہم

علامہ جلال الدین سیوطی شافعی المذهب فضیل الوعاء فی احادیث رفع الیمن  
فی الدعا رالمحتوى ببل السلام ص ۳ میں حدیث کی ایک سند کے باہرے علامہ هشیمیؓ  
سے یوں نقل کرتے ہیں قال الهیمی رجبارہ ثقات اور اس میں یزید بن ابی زیاد  
موجود ہے اور حافظ ابن حجرہ تہذیب التہذیب ص ۳۶۶ و ص ۲۳۶ میں لکھتے ہیں کہ  
محمد بن جریرؓ نے فرمایا کہ عطاء بن السائب سے یزید بن ابی زیاد زیادہ مضبوط اور

حافظہ والا ہے۔ عالیٰ کندھ عطا۔ صحیح بخاری کا راوی تھا۔ حافظ ابن حجرۃ التنسی۔ جب ص ۲۳۶  
میں لکھتے ہیں۔ کہ امام عجمیؑ نے کہا ہے کہ زید بن جائز الحدیث ہے اور آخری  
عمر میں تعلقین کو قبول کر لیتے تھے اور ابن حبانؑ نے کہا ہے کہ سچا ہے لیکن جب بڑھے  
ہو گئے تو حافظہ خراب ہو گیا اور تعلقین قبول کرنے لگے تو ان کی حدیث میں اور پری چیزیں  
اگئیں لیکن تغیر حافظہ سے پہلے کام سامع صحیح اور معتبر ہے اور امام یعقوب بن سفیانؑ نے  
کہا ہے کہ اگرچہ بعض لوگ تغیر حافظہ کی وجہ سے اس پر کلام کرتے ہیں تاہم یہ عدالت  
اور تقاضہ پر ہے اگرچہ محدث حکم اور منصورؓ کی طرح نہیں اور محدث احمد بن صالح  
المصریؓ فرماتے ہیں کہ زید ثقہ ہے اور اس پر جرع کرنے والوں کا قول مجھے تعجب میں  
نہیں ڈالتا۔ اخ

**غیر مقلدین حضرات کے بزرگ زید کو شاش** علامہ شوکانیؓ الفوائد المجموعہ ص ۱۱ میں  
اور اس کی حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں۔

وقد اخرجه مسلم فی صحيحه کہ زید کی روایت امام سلم نے اپنی کتاب صحیح  
والبخاری تعلیقاً و اهل السنن مسلم میں لی ہے اور بخاریؓ نے تعلیقاً۔

House of Verification

الابیع آہ

رشاد صحیح بخاری ص ۲۸۷ اور امام نسائیؓ امام البودا اور امام ترمذیؓ اور امام ابن حجر فی تفاسیر  
لی ہے۔ اور شوکانیؓ لکھتے ہیں یعنیہ بن الی زیاد قدہ اخرج له مسلم فی الخدصۃ  
عن الدہبی و انه مسدوق (نیل الاوطار ص ۲۷)۔ نواب صدیق حسن عالیؓ غیر مقلد  
نزل الابار ص ۲۸۲ میں مجمع الزوائد کے حوالہ نے نقل کرتے ہیں وہ وحسن الحدیث نجوم  
علامہ احمد محمد شاکرؓ غیر مقلد شرح ترمذی ص ۱۹۵ میں زید کی کافی توثیق نقل کرنے کے  
بعد فرماتے ہیں والحق انه ثقة۔ حق بات یہ ہے کہ یہ ثقہ ہے پھر امام شعبۃ  
سے توثیق نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں وہ ذانها یہ التوثیق من شعبۃ

وهو امام الحجج والتعديل کہ یہ انتہائی درجہ کی توثیق ہے امام شعبۃؓ سے اور وہ جس وتعالیٰ کے امام ہیں پھر فرماتے ہیں فتد اصحاب الترمذی فی تصحیحہ کہ امام ترمذیؓ نے جو نیزید کی روایت کو صحیح کہا ہے اچھا کیا ہے یہی علامہ صاحبؓ شرح ترمذی ص ۲۶۳ میں لکھتے ہیں فمـا رأى علی بن ابی زیاد وهو ثقة صحيحـ الحدیث و قد تکلمت علیه تفہیمـا فیما منی رقـم ۱۱۷ ص ۱۹۶) کہ اس حدیث کی دار و مدار نیزید بن ابی زیاد پر ہے اور وہ ثقہ اور صحیح الحدیث ہے اور سپلے اس کی توثیق کے بارے مکمل مفصل کلام ہو چکا ہے۔

(تبصیر) فاضنی شوکانی غیر مقلد نیل الدوطار ص ۲۵۵ میں لکھتے کہ نیزید بن ابی زیاد کوفی تو رمال حسن سے بھی نہیں ہے جس کی حدیث کو امام ترمذیؓ نے حسن صحیح کہا ہے حالانکہ خود امام ترمذیؓ کے ہاں یہ ضعیف ہے اور بعض محمد بن حنفیہ تو اس نیزید کو موصوع روایتیں بنائے کے ساتھ مستصمم کیا ہے اور مولانا عبد الرحمن صاحب غیر مقلد تحقیقۃ الاحدودی ص ۱۳۳ میں لکھتے ہیں کہ نیزید بن ابی زیاد تو ضعیف ہے امام ترمذیؓ نے اس کی حدیث کو یکے حسن صحیح کر دیا ہے پھر مبارکپوری صاحب تاویل بھی خود کرتے ہیں کہ درسرے امور کی وجہ سے حسن صحیح کہا ہے۔ مگر ان حضرات کا یہ نزا و هم ہے کیونکہ نیزید بن زیاد دو ہیں ایک دمشقی جو کہ ضعیف ہے اور درسرے نیزید بن زیاد جس کو نیزید بن ابی زیاد بھی کہا جاتا ہے کوفی ہے جو کہ ثقہ ہے چنانچہ امام ترمذیؓ فرماتے ہیں نیزید بن زیاد مشتی ضعیف دیزید بن ابی زیاد الکوفی اشتبہ من هذا وافتـ مد ترمذی ص ۱۸۱ اور نیزید بن زیاد دمشقی کے بارے وضع الحدیث کا اتحام بھی الگا گئیا ہے اور فاضنی شوکانیؓ کو الغواہ الجموعہ ص ۱۱ میں خود نیزید بن ابی زیاد کوفی کی توثیق کا اقرار گذاشت اچنچہ بھی حوالہ گذرا ہے اور علامہ احمد محمد شاکرؓ غیر مقلد نے شرح ترمذی ص ۱۹۵ میں شوکانیؓ کو بھی یہی جواب دیا ہے کہ نیزید دو ہیں الہ اور امام نوویؓ شرح سلم ص ۱۷۳ میں شوکانیؓ کی طرح دھوکہ کھا بیٹھے ہیں اس پرے حافظ ابن حجرؓ نے تہذیب ص ۲۳۳ میں

امام زریعیؑ کی یہ خطاب شمار کی ہے۔ غرض یزید بن ابی زیاد کو فی ثقہ اور صحیح الحدیث ہے  
البنت آخڑی عمر میں حافظہ کا متغیر ہونا عیب ہے مگر جب اس سے نچلے راوی کا متغیر حافظہ  
سے پہلے کا سماع ہو تو اس کی صحت حدیث میں کوئی شبہ نہیں رہتا اور یہ ترک رفع میں  
کی روایت یزید بن ابی زیاد سے روایت کرنے والے قدیم السمع ہیں مثلاً سفیان ثوریؓ<sup>ؒ</sup>  
امام شعبہؓ محمد بن عبد الرحمن بن ابی سلیلؓ وغیرہم چنانچہ امام سجواریؓ جزء رفع الیمن ص۱۲ میں  
(بجوالله لنصب الرأیہ ص۳۰۳) لکھتے ہیں کہ شعبہؓ سفیان ثوریؓ اور زہیرؓ کا سماع یزیدؓ  
سے اول عمر میں تھا۔ اور امام بیہقیؓ کھتے ہیں سفیان ثوریؓ اور زہیر بن معادیہ و حشیم کا سماع  
یزیدؓ سے اول عمر میں ہوا ہے بہت حقیقی چیز۔ ان آخر عمر میں جس نے یزید سے روایت  
کی ہے اس کے باہرے کلام ہو سکتا ہے مگر اس روایت کے راوی تو قدماء ہیں۔

اعتراض ۲ : قال ابو داؤد رفع کہ اس حدیث کو صائم خالد بن ادريسؓ  
هذا الحديث هشیم و خالد ابن ادريسؓ عن یزید لم یذکروا ذکر نہیں کرتے۔

### ثہ لا یسموہ -

جواب ۱ : ثم لا يعود کی زیادت حضرت سفیان ثوریؓ نقل کرتے ہیں (طحا وی ص۱۱)  
شرکیت نقل کرتے ہیں (ابو داؤد ص۱۹) اسماعیل بن زکریا اور محمد بن عبد الرحمن بن ابی سلیلؓ  
بھی نقل کرتے ہیں (الدرقطنی ص۱۱) سفیان بن عینیہؓ بھی نقل کرتے ہیں (مصنف عبدالرؤوف  
ص۱۱) علامہ مارویؓ الجوہر النقی ص۱۳ میں لکھتے ہیں۔

قلت یعارض هذا قول ابن عدی میں دائرۃ النبیؓ کہتا ہوں کہ امام ابو داؤدؓ  
فی الکامل رواه هشیم و شرکیت و کا یہ قول امام ابن عدیؓ کے اس قول کے محدث  
جماعۃ معہما عن یزید بنا ؟ ہے جو انہوں نے کامل میں ذکر کیا ہے کہ صائمؓ  
وقالوا فیه ثم لم یعده دشکیں اور ان کے ساتھ ایک جماعت  
نے یزید سے ثم لم یعده کی زیادت روایت کی ہے

فلہذا امام ابو داؤد کا اعتراض صحیح نہیں ہے۔

**جواب ملٰٰ:** یزید بن ابی زیاد اس روایت میں متعدد بھی نہیں بلکہ عیینہ بن عبدالرحمٰن<sup>ؓ</sup> اور حکم<sup>ؓ</sup> اس کے متابع ہیں دیکھئے ابو داؤد ص ۱۷۹ مصنف ابن ابی شیبہ<sup>ؓ</sup> ۱۵۹ یہی عربی<sup>ؓ</sup> ۔ بہر طور یہ حدیث صحیح ہے اور ترک رفع الیدين میں صریح ہے اور غیر مقلدین حضرات اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

**اعتراض ملٰٰ:** سفیان بن عینہ<sup>ؓ</sup> فرماتے ہیں کہ یزید کہ میں لا یعود کی زیادت نقل نہ کرتے تھے مگر جب کوفہ میں داخل ہوئے تو ان کو تلقین کی گئی پھر لا یعود کی زیادت بیان کرنے لگ گئے۔

**جواب ملٰٰ:** سفیان بن عینہ<sup>ؓ</sup> کا یہ اعتراض کسی ضعیعتِ راوی نے ان کی طرف غلط فسرہ کیا ہے کیونکہ سفیان بن عینہ<sup>ؓ</sup> خود یہ زیادت یزید سے نقل کرتے ہیں (دیکھئے مصنف عبدالعزاز ص ۱۷۹)

**جواب ملٰٰ:** ابن عینہ<sup>ؓ</sup> نے یزید سے زمانہ تغیر حافظ میں سنائے کیونکہ یزید<sup>ؓ</sup> ۱۲۶ ہجری میں پیدا ہوتے اور ۱۳۶ ہجری میں فوت ہوتے ہیں اور ابن عینہ<sup>ؓ</sup> ۱۴۰ ہجری میں پیدا ہوتے ہیں ابن عینہ<sup>ؓ</sup> جب بڑے ہوتے ہوں تو پھر ہی انہوں نے علم حدیث وغیرہ حاصل کیا ہو گا اور یہ یزید کی عمر کا آخری حصر ہے اس لیے ابن عینہ<sup>ؓ</sup> کی حدیث یزید سے قابل اعتبار نہ ہو گی اس لیے ان کا اعتراض بھی غلط ہے اور سفیان ثوری<sup>ؓ</sup> جو ابن عینہ<sup>ؓ</sup> سے کہتے سال بڑے ہیں اور اس طرح دوسرے حضرات جو بڑے ہیں وہ لا یعود کی زیادت روایت کرتے ہیں۔

اور امام شعبہ<sup>ؓ</sup> بھی یزید سے صرف اول تجھیر میں رفع الیدين روایت کرتے ہیں چنانچہ سنن دارقطنی<sup>ؓ</sup> میں ہے

عن شعبۃ عن یزید بن ابی نیاد      امام شعبہ یزید سے روایت کرتے ہیں کہ  
قال سمعت ابن ابی لیلی لیقول      یزید نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی یلیل سے

سمعت بيراء بن عازب في هذا  
المجلس يحدث قوماً منهم كعب  
بن عجيبة قال رأيت رسول الله  
صلى الله عليه وسلم حسین  
افتتح الصدرة برفع يده  
في أول تكبیرة آه  
فأرمين كرام حضرت براہ بن عازب کی تصمیون کرنے والے اور حضرات صحابہ کرام  
بھی موجود تھے جن میں حضرت کعب بن عجرہ بھی تھے معلوم ہوا کہ رفع الیدين صرف  
ابتداء نماز میں ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت براہ کے شاگرد رشید حضرت عبدالرحمن  
بن ابی لیلیٰ پہلی تکبیر کے سوار فرع الیدين نہ کرتے تھے جیسے کہ صحیح سنڈ کے سانہ مصنف  
ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے ان کا عمل باب اول میں گزر چکلتے ہے۔

اعتراض ۲: مولوی نور حسین صاحب گھر جا کئی غیر مقلد اپنے رسالہ القرۃ العینین ص ۹۲  
میں لکھتے ہیں کہ علی بن عاصم نے کہا کہ میں نے خود نزید سے جا کر یہ روایت سنی تو یہ یہ  
نے لا یعود بن کہا میں نے کہا محمد بن ابی لیلی نے اپنے یہ روایت کی ہے وہ اس میں لا یعود  
کہتے ہیں تو فرانے لگے مجھے یاد نہیں پھر میں نے اسی بات کو ہرایا پھر فرمایا مجھے یاد نہیں  
یعنی حافظہ اتنا کمزور ہو گیا تھا۔ آہ

جواب ۱: جناب گھر جا کئی صاحب غیر مقلد اور دوسرے غیر مقلدین حضرات  
کی عام عادت ہے کہ محبوطے راویوں کی روایت ان کے ہاں قابلِ احتجاج ہے یہ  
علی بن عاصم جھوٹا اور مجروم راوی ہے محدث سکھبی بن معینؒ فرماتے ہیں کہ اب لیں  
بسی کہ بہت بڑا جھوٹا اور لیں بسی ہے اس پر اور بھی محمد بن کرام کی سخت جرس ہے  
ویکھیے تذییب التذییب ص ۲۲۲ تا ۲۲۸ اسی طرح محمد بن الحنفی کذاب اور دجال  
مگر غیر مقلدین حضرات اس کی روایت سے وجوہ فاتحہ خلفت الامام ثابت کرتے

ہیں گویا اپنا مفاد کہیں لے تھے سے نہیں جانے پڑتے مگر ہم ایسے روایت کو وقعت نہیں سمجھتے۔ زمانے میں اگر کسی بھی دنیا پریش کر دیتی تھی مگر میں نے تو اپنا فائدہ انکار میں دیکھا جواب ہے۔ جب نبی مسیح سے علی بن عاصم نے تغیر حافظہ کے زمانہ میں سناتے ہے تو علی بن عاصم کی بات کا کیا اعتبار ہے۔ محمد بن ابی لیلیٰ سفیان ثوریٰ شرکیت قہیم اس عمل بن زکریا بن عینیہ وغیرہم سب لا یعود کی زیارت روایت کرتے ہیں ان میں اکثر رواۃ بن یہودی سے قدیم السمعان میں نبی نبی مسیح نے جس طرح لا یعود حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے اس طرح عیسیٰ بن عبد الرحمن و حکم رئیس بھی حضرت عبد الرحمن سے لا یعود روایت کیا ہے۔

دلیل ۱۹: ابو داؤد ص ۱۰۹ مطحاوی ص ۲۰۰ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۵۹ نصب الایہ ص ۲۰۳ میں روایت محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے طریق سے آتی ہے جس میں حضرت برادر بن عازب فرماتے ہیں۔

رأیت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين افتتح عليه وسلم ثم دعاهما احتى نماز شروع كى بحضور رفع اليدين ذكرها حتى كرمانا الصلاة ثم لم يرفع بهما حتى سے فارغ ہو گئے۔

اعتراف: محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ صنیعت ہے۔

جواب ۱۔ محمد بن ابی لیلیٰ پر اگرچہ بعض محمد بن عینیہ نے خراب حافظہ کی وجہ سے جرح کیے تاہم پھر بھی جہود کے مان وہ صندوق اور لثقہ ہے امام بخاری کے استاد احمد بن یونس و فرمائے ہیں افتہ اهل الدین میزان الاعتدال ص ۲۰۷ تذكرة الحفاظ ص ۱۴۲ اس طبع کے الفاظ احمد بن یونس کے استاد امام زادہ فرمائے ہیں میزان ص ۲۰۷ تہذیب التہذیب ص ۲۰۸۔ امام عجلی فرماتے ہیں کان فقیہ اسد وقارا صاحب سنۃ جائز المحدث قارئا عالما بالقرآن فراغتیہ حمنہ تہذیب ص ۲۰۲ میزان ص ۲۰۸ تذكرة ح ۱۶۲

حضرت ابن ابی سیلی فرماتے ہیں میں حضرت عطا کے پاس گیادہ مجھ سے بعض مسائل پوچھنے لگے ان کے شاگردوں نے کچھ اور پہا جانا تو حضرت عطا نے فرمایا کہ بھائیو یہ تو مجھ سے بھی بڑا عالم ہے میزان حجۃ تذکرہ ص ۸۸۳ امام ابوالصالح فرماتے ہیں مقام اس کا سچائی ہے لیکن خراب حافظہ والا ہے علامہ ابن حجر فرماتے ہیں لہ ذکر فی الکھام من صحیح البخاری (ص ۱۰۶۱) رہنمایب ص ۳۰۲ امام یعقوب بن سفیان فرماتے ہیں ثقہ ہے عدالت والا ہے اس کی حدیث میں کچھ کلام ہے محدثین کے ہاں یہ زم حدیث والا ہے (رہنمایب ص ۳۰۳) حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں فہتما رہمارے تو ابن ابی سیلی اور ابن شبرہ ہیں (سنن ترمذی ص ۲۰۵) امام ابویوسف نے اس کی بڑی تعریف کی ہے (میزان حجۃ ص ۸۸۴) امام ابوذر عزہ فرماتے ہیں اتنا قوی نہیں ہے جتنا کہ ہونا چاہیئے تھا (تذکرہ ص ۱۶۲) امام بخاری فرماتے ہیں صدقہ مگر صحیح حدیث کو ضعیف سے عیحدہ نہیں کر سکتا اس لیے میں ان سے روایت نہیں کرتا (سنن ترمذی ص ۲۰۵) امام ترمذی فرماتے ہیں صدقہ فقیرہ سنہ میں اس کو وہم ہو جاتا ہے - (سنن ترمذی ص ۲۰۵) مگر وہم سے کون محفوظ ہے الخرض یہ راوی متكلّم فیہ ہوتے ہوئے بھی قابل اعتبار ہے۔ اس لیے تو امام ترمذی نے سنن ترمذی ص ۲۰۵ میں اس کی حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور امام ترمذی نے تحسین توکی موضع پر کی ہے (دیکھئے سنن ترمذی ص ۱۱۱ ص ۱۲۰ ص ۱۹۹) - حافظ ابن قیم بدائع الفوائد ص ۱۲۳ میں اس کی ایک حدیث کی محدثین سے تصحیح نقل کرتے ہیں چنانچہ الفاظ یہ ہیں قالوا هذ اسناد صحیح امام دارقطنی فرماتے ہیں ثقہ فی حفظ شی ر الدارقطنی ص ۱۷۳ محدث متذری الترغیب والترہیب ص ۵۲۵ طبع مصر بالی حلبي میں لکھتے ہیں الانصاری الحکوف صدقہ امام ثقہ رذی المحفیظ کشیا کذا قال الجمهور فیه عللہ ذہبی میزان حجۃ میں لکھتے ہیں الانصاری الحکوف صدقہ امام سیئی المحفظ و قد وثق ابو علامہ ذہبی تذکرہ ص ۱۶۲ میں لکھتے ہیں -

میں رذہبی<sup>ع</sup>) کہتا ہوں کہ اس کی حدیث حسن دریے کی ہے اور صحت تک نہیں پہنچتی کیونکہ محدثین<sup>ر</sup> کے ہاں وہ مضبوط نہیں اور فضائل اس کے بہت ہیں۔

قلت حدیثه في وزن الحسن ولا يرقى إلى الصحة لانه ليس بالمتقن عندهم ومناقبه كثيرة الـوـ.

علامہ نور الدین صیہی<sup>ع</sup> مجمع الزوائد ص ۲۳۸<sup>ج</sup> میں لکھتے ہیں و فی الاستاد الاول محمد بن ابی لیلی و هو سیئي الحفظ وحدیثه حسن انشار اللہ اور مجمع الزوائد ص ۲۵<sup>ج</sup> میں لکھتے ہیں۔ محمد بن ابی لیلی و هو سیئي الحفظ ولکنہ ثقہ۔ غیر مقلدین حضرات کے بزرگوں کی علامہ قاضی شوکافی<sup>ع</sup> تختۃ الذکرین ص ۱۹<sup>ج</sup> میں مجمع الزوائد کے حوالے سے ابن ابی لیلی طرف سے محمد بن ابی لیلی<sup>ر</sup> کی توثیق کا حسن الحدیث ہونا نقل کیا ہے جو والبسیط البیدین ص ۱۵۔ مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوری<sup>ع</sup> تختۃ الاحدودی ص ۱۴۲<sup>ج</sup> میں فرماتے ہیں۔

ابن ابی لیلی<sup>ر</sup> کو اگرچہ بعض اهل علم ضعیف کہتے ہیں مگر اس کی متابعت عشرہ عن عز و بن مرتة اور شعرہ سے جیسا کہ امام ترمذی نے ذکر کیا ہے یہ امر اس کی حدیث کو صحیح کرتا ہے اگرچہ یہ راوی دوسری سنہ میں ہیں اور انہوں نے اس کا ارسال کیا ہے پس یہ کوئی عیوب نہیں ہے۔

محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی و انکان بعض اهل العلم یضعفہ فمتابعة الدعشر ایاہ عن عز و ذکر ذلك الترمذی فيما یتصح خبرہ و ان خالفاہ فی الدساد و ارسلا و فہی غیر قادر حسنة

الخ بلغظہ

اور علامہ احمد محمد شاکرہ<sup>ع</sup> شرح ترمذی میں لکھتے ہیں۔

ومثل هذا يقبل حدیثه اعن محمد بن ابی لیلی<sup>ر</sup> جیسے شخص کی حدیث حسن رجہ

درجۃ الحسن المحتاج به و اذ  
تابعه عنیہ کان الحديث صمیع لا  
حدیث اسکی روایت ممید مل جائے تو پھر اس کی  
حدیث صحیح ہو جائے گی (بزرگ حسن حدیث درجہ زیادتی)

**حافظ عبد اللہ روضہ** غیر مقلدہ رفع یہیں اور آمین ص ۲ میں ایک حدیث لکھا رہے  
لکھتے ہیں اس حدیث میں محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ایک روایی ہے اس کے متعلق  
جمع الزوائد میں لکھا ہے جمبوہ اس کو ضعیف کہتے ہیں اور ابو حاتم کہتے ہیں مقام اس  
کا صدق ہے جمع الزوائد میں جمبوہ کے ضعیف کرنے کی وجہ نہیں بتائی تقریب التنزیہ  
میں اس کی وضاحت کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں صدوق سیئی الحفاظاجتہا العینی تھا ہے  
حافظ بہت خراب ہے اس سے معلوم ہوا کہ ضعف کی وجہے حافظ کی کمزوری  
ہے ویسے سچا ہے جھوٹ نہیں بولتا پس یہ حدیث بھی کسی قدر اچھی ہوئی اور دوسری  
حدیثوں کے ساتھ مل کر نہایت قوی ہو گئی آہن یلغظہ۔

قارئین کرام جب غیر مقلدین حضرات کے ہاں ابن ابی لیلیٰؓ کی حدیث دوسری حدیثوں  
کے ساتھ مل کر نہایت صحیح اور قوی ہو جاتی ہے تو یہ ترک رفع الیدين کی روایت بھی  
دوسری حدیثوں کے ساتھ مل کر نہایت صحیح اور قوی ہو گئی ہے اور غیر مقلدین حضرات  
پرجنت نام ہو گئی ہے یہ الگ بات ہے کہ یہ روایت چونکہ ان کے مذہب کے خلاف  
ہے اس یہ غیر مقلدین حضرات اپنے مسلم اصولوں کو فراموش کر کے بطور تعصّب  
اس کا انکار کر دیں۔ س

ستم ظریف نہ سمجھو کر بے زبان ہیں ہم      ہے بات یوں کہہ مرتبے نہیں گلہرے  
دلیل ۱۹: مند احمد ص ۳ میں روایت ہے۔

حد شنا عبہ اللہ حدثی ابی شا      اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ  
عبدالقدوس بن یحیی بن خنیس      بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے خاب رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اپ      قال انا حجاج عن عامر بن عبد اللہ

بن الذبیر عن ابیه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کرتے۔  
 اذا افتتح الصلوة فرفع يديه حتى يحاذی بهما اذنيه و قال  
 قرئ عن سفیان و انا شاهد سمعت ابن عجلان و نیاد بن سعد عن  
 عامر بن عبد اللہ عن ابیه قال  
 رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم هکذا و عقد ابن الذبیر آہ

اس حدیث میں چونکہ صرف رفع الیدين کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے اگر رفع الیدين افتتاح صلوات کے بعد بھی ہوتا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر اس کو بھی بیان فرماتے بلکہ مولانا عبد الرحمن صاحب مبارکبوری غیر مقلد تختۃ الا حوزی ص ۲۲۳ و ص ۲۲۵ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے ایک شخص کو نماز میں رُعاء مانگتے ہوئے رفع الیدين کرتے دیکھا تو فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نماز میں رفع الیدين نہ کرتے تھے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جاتے اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے ۔ اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ۔ اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں بالکل رفع الیدين ذکرتے تھے اگر رفع الیدين عند الکروع ہوتا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر اس کی استشارة کرتے ۔ حضرت عبد اللہؓ کے صاحبو نے حضرت عبادؓ کی مرسل صحیح حدیث بھی منع رفع الیدين میں گزر چکی ہے ۔ المحاصل ترك رفع الیدين کی روایات مضبوط اور صحیح اور غیر مضطرب ہیں اور رفع الیدين عند الکروع وغیرہ کی روایات مبہم مضطرب اور ادھر سی ہیں ہاں رفع الیدين عند الافتتاح کی روایات بہت مضبوط ہیں کیونکہ پچاس حضرات صحابہؓ کرام اس کے راوی ہیں جی میں

حضرات عشرہ بشرہ مجھی شامل ہیں جسے کہ اسی کتاب کے مقدمہ میں یہ گذر چکا ہے۔ اب غیر مقلدین حضرات کی مرضی کو پچاس صحابہؓ کو اسم کا مقابلہ کریں یا انہیں کے مطابق ترک رفع الیہین پر عمل کریں۔

یا ہاتھ تھٹھے جائیں گے یا کھولیں گے نقاب سلطانِ عشق کی یہی فتح و شکست ہے  
اثر ۱۰۱: حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اقتضای مصلوٰۃ  
آماد صحابہ کرامؓ کے بعد رفع الیہین نہ کرتے تھے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے گواہی

روی ہے دیکھتے ولیل ۱۵ میں۔  
اثر ۱۰۲: مصنف ابن الیشیبہ ص ۱۶۰ طحاوی ص ۱۷۱ نصب الرأیہ ص ۱۷۱ درایہ  
ص ۸۵ میں روایت آتی:-

|  |   |
|--|---|
| <p>حضرت اسود آلبی فرمائے کہ میں نے حضرت<br/>عمر بن خطاب کے ساتھ نمانہ پڑھی پس آپ نے<br/>نماز کے کسی حصے میں رفع الیہین ذکیا مگر<br/>انتکاح مصلوٰۃ کے وقت عبیداللہ کث بن الجبر<br/>فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی و ابراہیم مخنفی و<br/>وابراحتی بیٹھی کر دیکھا وہ بھی نماز کی ایتمام کے<br/>سوار فرع الیہین نہ کرتے تھے۔</p> | <p>واللہظہ ک بن الیشیبہ حدشا یعنی<br/>بن آدم عن حسن بن عیاش عن<br/>عبدالملک بن ابجر عن النبیر<br/>بن عدی عن ابراهیم عن الدسوڈ<br/>قال صلیت مع عمر فلم یرفع<br/>یدیه فی شیء من مصلوٰۃ الـ<br/>حین افتتح الصلوٰۃ قال عبد الملک<br/>و رأیت الشعبي و ابراهيم و ابا<br/>اسحق لا يرفعون ايديهم اللعنة<br/>یفتحون الصلوٰۃ۔</p> |
|--|---|

علامہ ماردینی الجوہری نقی ص ۲۳۴ میں لکھتے ہیں و حذف اللہ ایمی میمعن علی شرط اسلام حافظ ابن المعام  
فتح القدير ص ۲۱۹ میں لکھتے ہیں ابتداء صحیح علامہ نحری امام السنی میں میں لکھتے ہیں و معاشر صحیح علامہ ریغہ مولانا رشتہ  
کثیری نیل الغزرین ص ۲۳۰ میں لکھتے ہیں فاضل عمر صحیح بلادیہ دیگر ادکنی مسائل کی طرح اسکے

میں بھی ہمارے مخالف اور فی نفسہ ہخت متعصب حافظ ابن حجر رحمہ بھی اس روایت کی صحت کا اقرار کرتے ہوئے فرماتے ہیں وہ ذا جالہ ثقات<sup>۱</sup> درایہ ص ۸۵ کہ اس حدیث کے سب روای معتبر و ثقہ ہیں ہے

وہ آگے کے وصل کا اقرار ساتھ ساتھ میں تجھے یہ کچھ سری ہوں بستر یہے ہوئے  
الحاصل اس سند کے تمام روای ثقہ ہیں۔ پہلا روای حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ جو امام بخاری<sup>۲</sup>  
و امام مسلم<sup>۳</sup> کا استاد ہے اور صحیحین کا مرکزی روای ہے دوسری بھی بن ادم<sup>۴</sup> بھی صحیحین کا روای  
ہے تیسرا حسن بن عیاش<sup>۵</sup> جو ابو بکر بن عیاش کا بھائی ہے (کما فی الترمذی) اور صحیح مسلم کے  
روای ہے مثلاً صحیح مسلم ص ۲۸۳ وغیرہ چوتھا عبد الملک بن ابی حمراء تابعی ہیں (نووی شرح مسلم  
ص ۱۰۱) یہ بھی صحیح مسلم کے رجال میں سے ہیں دیکھئے صحیح مسلم ص ۱۳۹ ص ۱۷۶ وغیرہ  
پانچواں زہیر بن عدی<sup>۶</sup> صحیحین کے روای ہیں ششواں دیکھئے صحیح بخاری ص ۲۷۳۔ حضرت  
ابراهیم بن حنفی<sup>۷</sup> اور حضرت اسود جبلیل القدر تابعی ہیں اور حضرت عمر بن خطاب خلیفہ راشد  
ہیں۔ جب حضرت ابو بکر صدیق<sup>۸</sup> و حضرت عمر بن رفع الیہم نسبیں کرتے تو ان کے مقتنی  
صحابہ کرام<sup>۹</sup> کیسے رفع الیہم کرتے ہوں گے معلوم ہوا کہ حضرت صحابہ کرام<sup>۹</sup> کا ترک رفع  
الیہم پر اجماع تھا۔ چنانچہ امام طحاوی شرح معانی الآثار ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں۔

قال ابو جعفر فهذا عمر لم يرکن يرفع يده ایضًا في الآذى في التكبير الاولى  
في هذا الحديث وهو حديث صحيح لأن الحسن بن عیاش وان كان هذا  
المحدث انما دار عليه فانه ثقة حجة قد ذكر ذلك يعني بن معین  
وغيره افتى عمر بن الخطاب بخوضى عليه ان النبي صلى الله عليه وسلم  
كان يرفع يديه في الركوع والسجود وعلو ذلك من دوته  
ومن هو معه يراه يفعل غير ما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يفعل ثم لا يذكر ذلك عليه هذا اعتدنا محال فعل عمر هذا  
ترك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اياده على ذلك دليل

صحيحُ ان ذلك هو الحق الذي لا ينافي لاحده خلافه آه بل فقط : اس لمبى عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حسن بی عیاشؓ ثقہ ہیں امام تھجی بن معین وغیرہ منے ان کو ثقہ قرار دیا ہے اگر عمر فاروقؓ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع الیدين رکوع اور سجود میں کرتے دیکھتے تو خود اس کے خلاف عمل نہ کرتے۔ حضرت عمرؓ کا ترک رفع الیدين کرنا اور صحابہؓ کرام کا ان پر انکار نہ کرنا یہ اس بات کی صاف دلیل ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیی (ترک رفع الیدين) سُنت ہے اور سیی حق ہے اور اس کے خلاف عمل کرنے کسی کو بھی مناسب نہیں۔ علامہ سید محمد اوزرا شاہ صاحب نیل الفرقہ دین ص ۲۷ میں لکھتے ہیں۔ وذکر ابن بطال ائمہ لدی مختلف عنہ فی ذلك کہ علامہ ابن بطالؓ نے فرمایا ہے کہ حضرت عمرؓ سے ترک رفع الیدين کے سوا اور کچھ بھی ثابت نہیں یعنی رفع الیدين آپ سے مرد نہیں ہے (لطیفہ) حافظ عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی غیر مقلد اپنے رسالہ زینتۃ الصدقة ص ۱۹ میں لکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ سے رفع الیدين کا ثبوت سجوالہ کتب محدثین اور درج ہو چکا ہے پس طحاوی حنفی کا بیان قابل وثوق نہیں ہے یہ امام مزفری کا بجا بجز اور شاگرد ہے جو ان سے بڑا کر حنفی ہو گیا بس پھر کیا تھا حنفی ہوتے ہی امام الجعینیؓ اور ان کے شاگردوں کے فتوؤں کی تائید میں کتاب بنام شرح معانی الآثار لکھ ماری کہ جس میں ضعیف مدعیوں کی تصییح اور صحاح کی تضیییف کر کے اخاف کی خوب رضا جوئی کی مگر خدا کی شان کو پھر بھی اس کی کتاب کو نہ تو حنفیوں میں قبولیت حاصل اور نہ وہ اہل حدیثوں کے بیان مقبول مسلم ہوئی پھر پر ترک ایسا ناجوہ بکے خلاف ہے سُنت کے خلاف نہیں آہ بل فقط۔

تصویری کا دوسرا سُخن :- ناقہ فن رجال علامہ زہبیؓ تو امام طحاویؓ کے بارے لکھتے ہیں۔  
الإمام العلاممة الحافظ صاحب التصانیف البیدعۃ - ای قولہ وکان  
ثُقَّةً ثُبَّتْ فِيهَا عَاقِلًا لَمْ يَخْلُفْ مَثَلَهُ (رِتَّذْكَرُ الْحَفَاظَةِ ۲۶ ص ۲۵)

یعنی امام طحاوی امام علامہ حافظ الحدیث اور بے شال کتب کے مصنف تھے۔ اور ثقہ ثبت فصیہ اور عقلمند تھے اپنے بعد اپنی کوئی نظر نہیں چھوڑ گئے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ خود حافظ عنایت اللہ صاحب اسی رسالہ کے ص ۲ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں امام طحاوی جامع روایت درایتہ ہیں اور وہ امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد اور زفر کی حدیث بنوی کے احترام میں مخالفت بھی کرتے ہیں اخ بغلہ۔ سچ ہے کہ دروغ گو را حافظہ بنا شد۔ حدیث شریف میں آتا ہے اذالہ تمسقی فاصنع ماشت۔

بخاری ص ۹۵ و مسلم احمد ص ۱۲۱ و مسلم ص ۱۲۲ کسی نے اس کا فارسی زبان میں کیا ہی خوب ترجمہ کیا ہے۔ بے یا باش و صراپخ خواہی کن۔

قارئین کرام یہ حافظ عنایت اللہ صاحب پورے غیر مقلدہ ہیں کیونکہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا والد یوسف بخاری کو مکھڑا یا ہے اور بہت سے معجزات کا انکار کیا ہے مثلاً شق قبر (دیکھئے انفاق البصری اشتقاق قبر) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پڑے لے کر جو پھر بجا گا تھا اس کے بارے حافظ صاحب نے کہا ہے کہ وہ حجرا (پھر) نہ تھا بلکہ حجرا (محفوڑی) بھتی جو کپڑے لے کر بھاگی بھتی دیکھیے ان کی کتابیں عیون نزم و آیات السالمین۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غیر مقلدین حضرات سچے شرے محفوظ رکھئے آئیں۔ یہ ہیں انکار تقلید کے نتائج۔

اعتراض :- نصب الرأیہ ص ۱۰۵ میں ہے کہ امام حاکم نے اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے جنت قائم نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا صحیح حدیثوں سے معارضہ ہو سکتا ہے جو طاوس بن کیسان عن ابن عمر حان یسف الخ کے الفاظ سے مردی ہیں کہ حضرت عمر رضی رفع الیدين کرتے تھے۔

**الجواب الاول :-** نصب الرأیہ کے صحیح نسخہ میں ان عمر کی زیادت نہیں ہے۔ جیسے کہ نیل الفرقین ص ۱۱ و تعلیق الحسن ص ۶۷ میں خزانۃ المعرفت ایضاً مکہ سلطنتی کلکتہ کے نسخہ کاحوالہ دیا گیا ہے۔ نیز اس نسخہ کی صحت کی ایک بڑی دلیل یہ ہے

کہ حافظ ابن حجر نے درایہ ص ۸۵ میں امام حاکم کی طرف سے معارضہ کے وقت ان عمر فراز کی زیارت ذکر نہیں کی بلکہ ابن عمر فراز کے عمل سے تعارض پیش کیا ہے جائانکہ درایہ نصب الرأیہ کا شخص ہے نیز حافظ ابن ہمام نے بھی فتح العدیہ ص ۲۹ میں امام حاکم کی طرف سے ابن عمر فراز کے اثر سے تعارض پیش کیا ہے۔ ملاحظہ ہو بغایۃ الامعی (۱۶ ص ۵)۔ اس سے ثابت ہوا کہ ابن بطالؑ کا فہمان کہ حضرت عمر فراز کے عمل ترک رفع الیدين کے خلاف حضرت عمر فراز سے کچھ بھی مردی نہیں صحیح ہے۔

**الجواب الثاني :-** امام حاکم نے طاؤس بن کیسان کے طریق سے جس روایت کا حوالہ دیا ہے وہ محبول ہے چنانچہ حکم سب عن غیرہ فرماتے ہیں۔

فَسَأَلَتْ رَجُلًا مِّنْ أَهْلَهُ بَعْدَ مَوْلَاهُ كَمْ مَنْ نَفَرَ مِنْ أَهْلَهُ كَمْ مَنْ نَفَرَ  
إِنَّهُ يَعْدِثُ بَعْدَهُ عَنْ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ  
عَنْ عَمْرِ بْنِ الْخَطَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسْكَنَهُ أَبْنَاءِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَمْ مَنْ نَفَرَ مِنْ أَهْلَهُ كَمْ مَنْ نَفَرَ  
عَنْ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(بیہقی ص ۲۶)

تو ایسی محبول اور بے اصل روایت سے صحیح روایت کو شاذ قرار دینا کہاں کا النصاف ہے؟

**الجواب الثالث :-** امام حاکم کا اس کو حضرت عمر فراز سے بیان کرنا وہم ہے لسل میں یہ محبول روایت حضرت ابن عمر فراز سے بیان کی جاتی ہے دیکھئے مسنداً حمد ص ۲۶۔ اور نصب الرأیہ ص ۱۵ میں ہے کہ امام احمدؓ نے فرمایا ہے۔

لِمَنْ هَذَا إِبْشِرَى الْمَاهُوْنَ عَنْ أَبْنَاءِ  
كَمْ حَضَرَتْ أَبْنَاءِ عَنْ أَهْلَهُ  
عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَمْ نَفَرَ أَهْلَهُ عَنْ أَبْنَاءِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ  
وَسَلَّمَ۔

اور امام دارقطنی نے بھی ان عمران کی زیادت کو وہم قرار دیا ہے اور کہا ہے  
والمحفوظ عن ابن عمر عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم (نصب ریحہ)  
قارئین کرام جب یہ روایت ہی مجہول ہے تو اس کا بیان کرنا ہی بیکار ہے  
چاہے ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو یا  
ابن عمر ان عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرق سے ہو۔ اس لیے امام حاکمؓ کا اس مجہول روایت کو صحیح قرار دینا اور  
پھر اس سے معارضہ پیش کر کے صحیح روایت کو (جس کا ابن حجر رحمۃ رحمی اقرار کر  
چکے ہیں شاذ قرار دینا غلط ہے ایسے موقع پر علامہ ذہبیؓ کے پاس آیہ۔ آخری جو سب  
ہے جو امام حاکمؓ کا وہ بھی ریالتے ہیں دیکھئے دلیل ڈکے تحت جواب ہے۔  
**الجواب الرابع:** حضرت ابن عمرؓ کی روایت مجہولہ کا اس صحیح روایت سے تعارض  
پیش کرنا غلط ہے کیونکہ حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمرؓ کو تمجید  
افتتاح کے سوار فتح الیمن کرتے تھے بھی نہیں دیکھا کہ ما سیاق مقصود ہے۔

**الجواب الخامس:** اگر بالفرض حضرت ابن عمرؓ سے رفع الیمن کا اثر ثابت بھی  
ہو سب بھی اس کا حضرت عمرؓ کے عمل سے تعارض نہیں کیا جاسکتا چنانچہ مولا نا  
مبادر کپوریؓ غیر مقلد ابکار المتن ص ۱۶۵ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ پن شبیثے ابن عمرؓ  
سے سنت کے زیادہ ٹبے عالم تھے اس لیے حضرت عمرؓ کے اثر کو ابن عمرؓ  
کے اثر پر ترجیح ہوگی۔ (بجوالہ احسن الكلام ص ۲۰۱)۔

اثر مٹا ہ۔ حضرت عثمان عنی شے بھی رفع الیمن صرف عند الافتتاح ثابت ہے  
میں کہ مقدمہ میں بحث گذرا چکی ہے۔

اثر ۲: شرح معانی الآثار ص ۱۱۰ مولیٰ محمد ص ۹۲ مصنف ابن ابی شیبہ ح ۱۵۹ اسنی الکبری  
بیہقی ص ۸۷ نصب الرأیہ ص ۶۰۶ درایہ ص ۸۵ میں روایت ہے۔

واللطف للثوبان - قال محمد اخربنا امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں ابو بکر بن عبد اللہ

ابو جعفر بن عبد الله النہشانی عن عاصم بن حلیب الجرمی . عن عاصم بن حلیب الجرمی . عن ابیه و کان من اصحاب علیؑ کیتھے کہ حضرت علیؑ کے شاگردوں و مصاہدین میں سے تھے کہ حضرت علیؑ فرم پڑی تجیر میں جس کان بیفع یدیہ فی التکبیرۃ الادولیۃ الیتی یفتتح بہما الصدقة نکرتے تھے۔

تم لا میر فعہما فی شئی من الصدقة آہ بلفظہ -

فارمیں کرامہ حدیث بھی صحیح ہے اور محمد اللہ تعالیٰ حضرات خلفاء راشدینؓ کا اس پر اجماع واتفاق ہے اور مولانا امیر مہانی عزیز مقلد سبل الاسلام ص ۲۸۱ باہم علمۃ النظر حدیث ۱۷۱ میں حدیث علیکم بستی و سنتۃ الحسن و الرشیدن کا جواب فیتھے ہوئے لکھتے ہیں۔

کجب خلفاء راشدین ارجعہ کاسی منذ پر اذا اتفق الخلفاء الاربعۃ علی  
قول حکایۃ لا اذا انفرد واحد  
منہم میں سے کوئی علیحدہ ہو۔

غیر مقلدین حضرات کا انصاف دیدہ باید۔

اعتراض ما : مولوی محمد صاحب غیر مقلد دلائل محمدی حصہ دوم ص ۳۲ میں لکھتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ بھی غلط ہے اس اثر کی صحت کوئی شخص پیش نہیں کر سکتا۔

مک النخام میں ہے بصحت نر سیدہ آہ  
جواب : یہ حدیث صحیح ہے علامہ زمینی نصب الرأیہ ص ۲۶۳ میں لکھتے ہیں۔  
وهو ارش صحیح نیز فرماتے ہیں۔

کوارقطبی نے بھی اس موقوف کو صراحت برائے  
فجعله الدارقطنی موقوفاً صواب

اور علامہ عین فرماتے ہیں صحیح علی شرط مسلم (شرح البخاری ص ۹۷) دُشْرِجَ السَّدِيرِ ص ۲۶۵  
 علامہ مار دینی (الجوہر الفقی ص ۱۲۸ میں) فرماتے ہیں رجال ثقات و علامہ ابن حجر شافعی  
 فرماتے ہیں رجال ثقات وهو منقوف" (درایہ ص ۸۵ طبع دہلی)۔ امام طحاوی فرماتے  
 ہیں جب حضرت علیؓ کی حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تاکہین رفع الیمن  
 کے لیے بڑی بخاری صحبت ہے (طحاوی ص ۱۱) مولوی محمد صاحب غیر مقلد نے نہ معلوم  
 کس نشہ میں یہ کہہ دیا ہے کہ اس کی صحت کوئی شخص پیش نہیں کر سکتا۔  
 گزنبیہ بروز شپرہ ۱۳ شم چشمہ آفتا ب راچ گنا:

اعتراض میں:- مولوی محمد صاحب غیر مقلد دہلوی جوناگڑھی فرماتے ہیں اور بالفرض اگر  
 ثابت بھی مان لیں تو کہیں گے کہ ممکن ہے کہ یہ مسئلہ باوجود خوب شہرت کے حضرت علیؓ  
 کو معلوم نہ ہو جیسے کہ بیع اہمات اولاد کا آپ کو علم نہ تھا وغیرہ (دلائل محمدی ص ۲۷  
 حصہ دوم)۔

جواب:- غیر مقلدین حضرات اپنی رفتار کے خلاف صحیح حدیثوں کے انکار کرنے میں  
 کوئی وقت محسوس نہیں کرتے بس ممکن بالفرض اگر مگر دغیرہ الفاظ بول کر عماری کی  
 طرح اس کو ایک کھیل اور تماثل سمجھتے ہیں انا اللہ وانا الیہ راجعون  
 پھر باوجود خوب شہرت کے حضرت علیؓ کو پتہ نہ ہو یہ کیسی خوب شہرت ہے  
 کہ جس کا خلیفہ راشد حضرت علیؓ جیسے شخص کو علم نہ ہو۔ نیز مولوی محمد صاحب غیر مقلد  
 کا یہ کہنا کہ بیع اہمات اولاد کا حضرت علیؓ کو علم نہ تھا بالکل بے جا ہے۔ حضرت علیؓ  
 سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ انہوں نے اہمات اولاد کی بیع کی تحریم سے جواز  
 کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ اور خود فرماتے ہیں کہ پہلے میری اور حضرت عمرؓ کی رائے  
 اس پر متفق ہو گئی تھی کہ ان کو نہ بھا جائے پھر میری رائے یہ ہوئی کہ بیع جائز ہے  
 امیریاں فرماتے ہیں کہ اگر اس مسئلہ میں کوئی نص ہوئی تو حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ  
 کرامؓ کو رائے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ سنی کے بارے جو روایت ہے وہ حضرت

پر موقوف ہے اور اجازت کے بارے میں روایت ضعیف ہونے کے باوجود حضرت علیؑ کے ہاں معمول ہے۔ (دیکھئے سبل السلام ج ۲ ص ۳۲ کتاب المیرع عہد) کسی نے اسی موقوٰ پر سبب ہی خوب کہا ہے ۷

خوب کے بد رابطہ نہ ہائے بسیار

اعتراض علی وجوابہ ۸۔ علامہ زیمی نصب الرأی ص ۱۳ میں لکھتے ہیں و قال الشیخ فی الامام قال عثمان بن امام ابن دیقیق العید نے اپنی کتاب آمیں سعید الدارمی و قد روی من طبیع کھاہے کہ درمیؓ نے کہا ہے کہ حضرت علیؑ سعید الدارمی و قد روی من طبیع داهیہ عن علی انه کان یرفع یدیہ فی اول تکسیۃ من الصلة کمزور طریقہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ سعید الدارمی و قد روی من طبیع پہلی تکیہ میں رفع الیدين کرتے تھے پھر ذکر تے شعلایعود قال وماذا ضعیف تھے ذرا کی رفع الیدين کیا جاسکتا کہ وہ داهیہ فی اول تکسیۃ من الصلة اپنے ترک رفع الیدين کے فعل کو انحضرت علیہ وسلم فهو قد روی عن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فعل رفع الیدين النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ پر ترجیح دیں حالانکہ خود حضرت علیؑ نے انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رفع الیدين بعثت کیا ہے امام ابن دیقیق العید دارمی کو وجہ کیا ہے امام ابن دیقیق العید دارمی کو وجہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ درمیؓ نے جو کچھ کہا ہے ضعیف ہے کیونکہ انہوں نے قول خود الرفع مع حسن الفتن بعتلى فی ترك المخالفۃ دلیل دعا على صفت هذة الروایة وخصه يعكس الامر و يجعل فعل على بعد الوصل دلیل على نسخ ما نقدم والله اعلم۔

وہ معامل کو اُن کو حضرت علیؓ سے حسن طریق کرتے  
ہوتے تک رفع الیہین کے عمل کو رفع الیہین  
کی روایت کے بیان نہ سخن بنادیاے واللہ  
تعالیٰ ہم بکیونکہ آپؐ کے بعد حضرت علیؓ  
کا عمل سخن کی واضح دلیل ہے،

فَارْبَيْنَ كَذَامَ حَضْرَتِ عَلَىٰ شَرْهَ عَمَلٍ تَرْكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ مِنْ بَهْتَ مُضْبُطٍ هُوَ  
تَوَسُّلٌ كَيْنَ كَذَامَ حَضْرَتِ عَلَىٰ شَرْهَ عَمَلٍ تَرْكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ مِنْ بَهْتَ مُضْبُطٍ هُوَ  
وَثَانِيَاً حَضْرَتِ عَلَىٰ شَرْهَ كَيْنَ تمامَ سَاهْتِيْ تَرْكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ پَرِ عَمَلٍ كَرْتَنَ تَحْتَ يَهْ آپَ كَيْ تَعْلِيمَ بِي  
تَوَهْتِي جَسْ بَرْ وَهَ پَانِدَ عَمَلٍ ہُوَتَنَ۔ دَوْسَرِي طَرْفَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ كَيْ روَايَتْ نَهَايَتْ  
كَمْزُورَهْ ہے کیونکہ اس کی سَنَدَ میں ایک راوی عبد الرحمن بن ابی الزَّنَادِ واقع ہے جو کہ  
ضَعِيفَ ہے جس کی بحث پانے مقام پر آجَائَگی اشارَ اللَّهُ تَعَالَیٰ۔ بَهْرَ طَوْنَ ثَابَتَ  
ہُوَا كَهْ حَضَرَتْ خَلْفَارَ رَاسِدِينَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ بَعْدَ الْأَفْتَاحَ نَذَرَنَ لَكَنَ پَرْتَفَقَنَ مِنْ -

اَثْرٌ ۖ بِهِ طَحاوِي ص ۱۱۰ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۴۰ نصب الرأی ص ۲۹۲ میں روایت۔  
واللَّفْظُ لَابْنِ ابْنِ شِيبَةَ حَدَّثَنَا اَمَامُ سِجَارَةِيْ كَيْ اُسْتَادُ حَافَظُ الْوَبْجَرِ بْنِ  
الْوَبْجَرِ بْنِ عِيَاشَ عَنْ حَسَنِ  
عَنْ مُحَاجَدٍ قَالَ مَا لِيْتَ اَبْنَ  
عَمِّيْ رَفِعَ يَدِيْهِ الْاَفَ  
اَوْلَ مَا يَفْتَحُ اَهَ  
ہیں توہ فرماتے ہیں کہ افتتاح صدر کے بعد  
رفع الیہین میں نے کبھی بھی حضرت ابو عُرْدَ کو کرتے  
شیئں دیکھا۔

عَلَّامَه مَارِدِيَنِيْ عَلَيْهِ النَّعْقَلَ میں فرماتے ہیں وَهَذَا سَنَدٌ صَحِيْحٌ، عَلَّامَ عَدِيَنِيْ  
شَرْحُ سِجَارَةِيْ ص ۶۵ میں فرماتے ہیں۔ باساد صحيح اور شرح مہریہ ص ۱۹۶ میں فرماتے

ہیں واسنار مار داہ الصدراوی صحیح علامہ نبوی فرماتے ہیں دسندہ صحیح آثار السنن ص ۱۰۸  
اعتراض ۱۔ حضرت امام بخاریؓ فرماتے ہیں ابو بکر بن عیاشؓ کا آخری عمر میں حافظ  
متغیر ہو گیا تھا تو یہ روایت صحیح یکے ہو سکتی ہے۔  
**الجواب الاول :** امام ابن عدیؓ فرماتے ہیں۔

لئے احمدۃ حدیث منکرا من کہ میں نے ابو بکر بن عیاشؓ کی کوئی روایت  
روایتہ الشفاف عنہ بحوالہ جسی اور پی اور منکر نہیں پائی جو شفاف راویوں نے  
مقدمة فتح الباری وفتح المدحہ ص ۲۶۷ ان سے روایت کی ہے۔

اور یہاں ان سے لفظ راوی حافظ ابو بکر بن الجیشؓ ہیں جن سے حضرت امام بخاریؓ  
صحیح بخاری میں روایت کرتے ہیں۔

**الجواب الثاني :** امام بخاریؓ نے خود ابو بکر بن عیاشؓ سے صحیح بخاری میں کافی روایات  
ذکر کی ہیں مثلاً ویکھیں صحیح بخاری ص ۱۸۶ و ص ۲۳۲ و ص ۲۶۰ و ص ۲۶۳ و ص ۲۶۴  
مر ۳۹۶ و ص ۵۵۵ و ص ۲۵۷ و ص ۳۸۷ و ص ۱۰۹ و ص ۹۰۳ و ص ۹۵۲ و ص ۹۵۳ و ص ۲۶۲  
و ص ۹۳۶ و ص ۱۰۵۲ و ص ۱۱۱۸ و ص ۲۰۳ و غیرہ۔ حضرت امام بخاریؓ خود تو ابو بکر بن  
عیاشؓ سے احتجاج کرتے ہیں لیکن فرق مخالف پر اعتراض کرتے ہیں اگر ہم ابو بکر  
بن عیاشؓ کی روایت احتجاج کرنے کے باعث گناہ گار ہیں تو حضرت امام بخاریؓ  
خود بھی تو اس کے مزکود ہیں لکھیں گا۔

یہی گناہ ہیست کہ در شرمنانیز کنند

**الجواب الثالث :** حضرت ابو بکر بن عیاشؓ کا مذہب ترک رفع الیدين ہے اور  
ساتھ ہی یہ گواہی بھی دیتے ہیں کہ میں نے کسی فقیہ کو بھی رفع الیدين کرنے نہیں دیکھا  
انے مضبوط عقیدے والے شخص سے ترک رفع الیدين کے مسئلہ میں کیا وہم کا قصہ  
کیا جاسکتا ہے ہرگز نہیں۔

**الجواب الرابع :** جب حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے جانب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

علیہ وسلم سے ترک رفع الیدين کی روایت ذکر کی ہیں تو اگر خود ان پر عمل کریں تو اس میں کیا حرج ہے بلکہ ان پر لازم ہے کہ صزور دہ ترک رفع الیدين پر عمل کریں تاکہ سنت بنوی پر عمل ہو جائے۔

**الجواب الخامس :** حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھی متابعات ہیں مثلاً موطا محمد ص ۹۲ میں ہے۔

قال محمد اخربن احمد بن عبد العزیز بن حکیم وجبلیل القدر ثقة تابعی ہیں ابیان بن صالح عن عبد العزیز بن ده گواہی نیتے ہیں کہ حضرت ابن عمر فرمادی افتخار صدور کے سوانح میں رفع الیدين نہ کرتے حذاء اذنیہ فی اقل تحکیمة انفتح ولد یرثہما فی حاسوسی ذاللک -

اور نصب الرأی ص ۳۰۶ میں ہے۔

اثر آخر اخر جہہ البیهقی عن سوارین کہ حضرت ابوسعید الخدیجی و حضرت ابن عمر پسلی بکیر میں رفع الیدين کرتے تھے مصعب العوفی عن عطیۃ العوفی ان ابا سعید الخدیجی و ابن عمر پھر نماز میں اسر کی طرف نہ لوٹتے کانا نیز فی ان ایڈیہما اقل ما تھے۔

یکبدان ثم لا يعودان -

یہ روایت اگرچہ کمزور ہے لیکن بطور تائید پیش کی جا سکتی ہے غیر مقلدین حضرات کے محمد بن اسحق کذاب اور دجال کی روایت سے تو کسی طرح یہ کہم نہیں ہے حالانکہ وہ تو ایسے راوی سے فائحہ خلف الامام کے پڑھنے کا وجہ ثابت کرتے ہیں فوا اسفنا =

**الغیر افضل مل :** موتکوی محمد صاحب غیر مقلد دہلوی دلائل مجیدی ص ۲۲۷ میں لکھتے ہیں۔ حنفی و ستو ایک بزرگ صحابی پر آپ کا بہتان کہ جو آج زندہ ہوئے تو آپ کے پیغمبر

ما رکرتے عجب تجھب انگلیز ہے۔ اور مولوی نور حسین صاحب گھر جا کھی غیر مقلد قرۃ العینیں  
منہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ زکر نے وائے کو گنکریاں  
مارتے تھے الجزا مخصوصاً۔

**جواب ۶:-** یہ غیر مقلدین حضرات کی عادت ہے کہ وہ حضرت ابن عمر پر طرح  
طرح کے بہتان بامہحتہ ہیں کبھی تو ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات  
یا مکر رفع الیہین کی روایت ان سے روایت کرتے ہیں اور پھر اس کو ثابت بھی ہانتے  
ہیں (ذیل الاوطار) حالانکہ یہ موصوع ہے بحث آرسی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی  
ان سے رفع الیہین نہ کرنے والے کو گنکریاں مارنے کی روایت کرتے ہیں حالانکہ  
یہ بھی غیر ثابت ہے چنانچہ مسند حمیدی ص ۲۶۵ حدیث ۱۱۵ و محلی ص ۲۲۵ میں  
اس کی سند میں ولید بن مسلم واقع ہے جو کہ مختلط الحدیث وضعیت ہے امام احمد  
فرماتے ہیں کہ کثیر الخطاء ہے نیز فرماتے ہیں۔

**اختلطت علیہ احادیث ماسیع** کہ اس کی سُنّتی ہوئی حدیثیں اور نُسُنّتی ہوئی سب  
ومالِ عیسیٰ میمع و مکانت لہ منکرات **تلیل گتیں** اور اس کی روایتیں منکر ہیں۔

(تہذیب التہذیب ص ۱۵۵-۱۵۶) امام ابو داؤد فرماتے ہیں اس راوی کی امام الakk سے دس حدیثوں کی  
کی کوئی اصل ہی نہیں ہے اور ان دس میں سے چار نافع کے طریق سے ہیں (اور یہ  
روایت بے صل بھی نافع کے طریق سے ہے حافظ عبیر اللہ) پھر اس نے کہا ہیں سے  
تبلیس کی ہے (ویکھئے میزان الاعتدال ص ۲۷۳ و تہذیب)۔

---

اپسے راویوں کی لا توانی کے سبادے غیر مقلدین حضرات بڑے بڑے  
دعوے کرتے ہیں اور انہیں صحیح حدیثیں بہتان نظر آتی ہیں، فوا اسفا۔

**جواب ۷:-** مسند حمیدی کی روایت میں فی کل خفض و رفع کے الفاظ ہیں  
یعنی ہر اونچی نیچے میں جو رفع الیہین نہ کرتا تو حضرت ابن عمر خدا کو گنکریاں مارتے  
او، غیر مقلدین حضرات ہر اونچی نیچے میں رفع الیہین کے منکر ہیں کیونکہ سجدہ کو جاتے اور

سرخھاتے وقت وہ رفع الیدين کے قائل نہیں ہیں تو حضرت ابن عمرؓ اگر آج زندہ ہوتے تو غیر مقلدین حضرات کو ضرور سنگار کرتے۔

جواب ۳:- علامہ ابن حزم ظاہری (محلی ص ۱۰۷) بحقیقی محمد خلیل ہر اس میں اس حدیث کے ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں قال علیٰ ما كان ابن عمر ليحصب من ترك  
ماله تركه آہ یعنی علیٰ (ابن حزمؓ) نے کہا ہے کہ ابن عمرؓ ایسے نہ تھے کہ کنکریاں مانتے ترک رفع الیدين کرنے والے کو آپ کو کیا ضرورت تھتی۔ اگر کسی نے اے ترک کیا۔ علامہ ابن حزمؓ بھی اس عبارت میں اس حدیث کے غیر ثابت ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

جواب ۴:- حضرت مجاهدؓ جو حضرت ابن عمرؓ کے شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی آپ کو افتتاح صلواۃ کے سوار رفع الیدين کرنے نہیں دیکھا حضرت عبد العزیز بن حیکمؓ بھی اس طرح فرماتے ہیں عطیہ عوفیؓ بھی اس طرح فرماتے ہیں اور حضرت امام شعبیؓ بھی جو دو سال این عمرؓ کی مجلس میں پہنچے ترک رفع الیدين پر عمل کرتے ہیں معلوم ہوا کہ حضرت ابن عمرؓ سے کنکریاں مارنے کی یہ روایت غیر ثابت ہے بلکہ عین ممکن ہے کہ حضرت ابن عمرؓ رفع الیدين کرنے والے کو کنکریاں مارنے ہوں مگر ادی جو مختلط اور کثیر الوهم ہے اختلاط دسوء حفظ کے باعث الطابیان کر دیا ہو۔

اشر ۵:- مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۵۹ طحاوی ص ۱۱۱ موطا محمد ص ۲۹ نصب الرأیہ ص ۲۹۶ و ص ۳۰۶ مصنف عبدالرزاق ص ۲۱۱ میں روایت ہے۔

عن ابراهیم قال حان عبد اللہ حضرت ابراهیم بخاریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت لا میرفع یہ فی شیئ الادفیۃ فتح عبد اللہ بن سعد افتتاح صلواۃ سوار رفع الیدين کرنے تھے علامہ زبیعیؓ فرماتے ہیں کہ امام تبریزؓ اس موقف اثر کو هو الصواب اور امام حکیمؓ هذا هو الصیح فرماتے ہیں رنصب الرأیہ ص ۲۹۶ علامہ مار دینیؓ فرماتے ہیں۔

وہذا سند صحیح راجوہ الرفقی ص ۱۲۹)۔

اعتراف ۱- حضرت ابراہیم بن حنفیؑ کی حضرت عبد اللہؓ سے ملاقات ثابت نہیں۔ جواب بے پرواہ حضرت عبد اللہؓ کی متصل روایات گزرنچی ہے۔

وقال الدارقطنی بعد اشراب ابراهیمؑ امام دارقطنیؑ نے ابراہیمؑ کے اثر کے بعد جو عن عبد اللہ فی باب الديات ابراهیمؑ حضرت ابن سعیدؓ سے باب المیامیں ہے یہ فرمایا ہے کہ ابراہیمؑ حضرت ابن سعیدؓ کے اول اور اعلم باقواله و لفظیا۔ (رجواللواز المحمد ص ۲۵، ۲۶)

جواب ۲- حضرت ابراہیم بن حنفیؑ کی مرسلات عنده المحدثین صحیح ہیں امام احمد فرماتے ہیں مرسلات ابراہیم بن حنفیؑ لاپاس بجاد تدبیب الروی ص ۱۲۲ امام حاکمؓ نے ابراہیم بن حنفیؑ کی مرسلات کو مرسلات صحیحہ میں شمار کیا ہے (تدبیب الروی) ص ۱۲۲ اور مقدمہ نسب الروی ص ۱۲۲ میں ہے واخراج البونعیم بسندہ الیہ واصل النقد یعنی دون مراسیل الخیی صحاحداً اہاماً طحاویؓ فرماتے ہیں کان ابراہیم لایرسل عن عبد اللہ ال ماصحة عنده و تواترت به الروایة عند آہ۔ شرح معانی الامار برواہ الحفاظ امام جیبی بن معینؓ فرماتے ہیں مراسیل الخیی صراحت شعبیؒ و سالمؓ سے بہتر ہیں (تدبیب الروی ص ۱۲۲) نیز فرماتے ہیں مرسلات الخیی صحیحۃ الحديث تاج العجون رسنن الکبریؑ بہیقی ص ۱۲۸ نصب الروی ص ۱۲۷ رایہ ص ۱۲۷ مراسیل الی داؤد ص ۱۲۷ (فائدۃ) حدیث تاج العجون بھی صحیح ہے (آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا یا رسول اللہ میں بھرپوں کو تجارت کے لیے جانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لے) قال النہیمی رجالة مؤذنون مجمع الزوائد ص ۲۲۲ (منزل الابد ص ۲۲۲) لنواب حسین خاں غیر مقلد جواب ۳- حضرت ابراہیم بن حنفیؑ سے مطالبہ کیا گیا کہ جب آپ حضرت عبد اللہؓ سے روایت کیا کریں تو اپنے فرمایا کہ میں جب مند سے بیان کرتا ہوں

تو مجھے ایک راوی معلوم ہوتا ہے جب میں بغیر سند کے اُن سے روایت کر دل تو ایک جماعت نے مجھے وہ حدیث بتائی ہوتی ہے رمخصا سنن ترمذی ص ۲۳۹ رقمی ۲۶۷ ح ۳۶۳ زاد المعاو ص ۲۰۳ و ص ۲۵۲ طبقات ابن سعد ص ۱۴۷ تدریس الراوی ص ۱۲۷

**حَنْفِي مَدْهُبٌ كَوْجُوهٍ تَرِيجٍ**

آ۔ رفع الیدين کی روایات کے بعض حصے بالاتفاق متذکر العمل ہیں مثلاً رفع الیدين عند السجر و عند الرفع

من دغیرہ جس سے رفع الیدين کی روایات کامنسوخ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ۲۔ آخر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفع الیدين سے منع کیا ہے مثلاً لارتفاع الیدی

الاذی سبع مواطن الحدیث اور مالی اراکم رافعی ایہ یکم الحدیث اور پھر آپ کا عمل بھی ترک رفع الیدين تھا کما مسٹر عن ابن مسعود دوسری طرف آخرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفع الیدين کرنے کا حکم نہیں کیا جس سے معلوم ہوا کہ رفع الیدين کرنے والا آخرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہنسی سے بے پرواہ ہے حالانکہ آپ سے صاف اعلان کیا ہے کہ رفع الیدين نہ کیا جائے مگر سات گلبوں میں اور ان سات گلبوں میں افتتاح صلوٰۃ کا ذکر ہے مگر رکوع اور سجدہ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں *وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا إِلَيْهِ* پ ۲۸ یعنی جس چیز سے جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں منع کر دیں پس تم اس سے رُک جاؤ۔ ۳۔ رفع الیدين ہر اونچی نیچی میں خشوع عناز کے خلاف ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے جو رفع الیدين سے منع کرنے والی روایت لارتفاع الیدی الحدیث کے راوی ہیں اس رفع الیدين کو خشوع کے خلاف قرار دیا ہے دیکھئے دلیل ۶۔

علامہ امیر عمانی *سبل السلام* ص ۱۶۱ باب المواقیت حدیث ۶ میں لکھتے ہیں۔

وَتَعْلِیلُ الْأَبْرَادِ بَانِ شَدَّةِ الْحَرْمَنِ      آخرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کو ٹھنڈا فیم جھٹے یعنی وعند شدتہ یہ ہب کر کے پڑھنے کا حکم دیا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ کوئی الخشوع الذی هو روح الصلوٰۃ وَ عَظَمٌ کی شدت جہنم کے سات اور بھاپ ہیں سچے یعنی خست

امطلوب منہا۔

گئی کے وقت خشیع چلہ جائی گا جو نہ کی وجہ اور طلب اعظم ہے۔

بَعْدَ اللَّهِ تَعَالَى حَرَاتُ احْنَافَ كَأَسْ حَدِيثٍ پَرِ عَلَى بَعْضِهِ لَيْكَرِيْزِنْدَرْ وَهُنْخَتْ گَرْمِيَ كَيْ كَيْزِنْدَرْ وَهُنْخَتْ گَرْمِيَ كَيْ

وقت طبر کی نماز عام طور پر اڑھائی بجے سے لے کر تین بجے تک پڑھتے ہیں جب کر غیر مقلدین

حضرات اس حدیث کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور سخت گرمی کے وقت بھی طبر کی

نماز عام طور پر بھی ایک بجے کے لگ بھگ پڑھتے ہیں معلوم ہوا کہ حضرات احنا

کی نماز قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کے عین موافق ہے۔ قد افْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ

هُمْ فِي صَلَاةِهِمْ خَاصِّوْنَ الْاِيمَانَ ۚ ۤۤ۔ ۤۤ۔ جب حدیث قولی اور فعلی کا تعارض

ہو جائے تو باتفاق محدثین کرام قولی کو فعلی پر ترجیح دی جاتی ہے چنانچہ رفع الیدين

کی روایات فعلیہ میں اور لا ترفع الانبیاء الحدیث اور مالی ادا کمر رافعی ایدیکہ

الحدیث وغیرہ قولیہ ہیں جن میں رفع الیدين کرنے سے منع کیا گیا ہے لہذا ترجیح

رفع الیدين نہ کرنے کو ہے۔ ۵۔ اکابر صحابہ کرام جیسے خلفاء راشدین کرام و حضرت

عبداللہ بن مسعود وغیرہم ترک رفع الیدين پر عمل کرتے تھے لہذا ایکر صحابہ کرام سے اگر

رفع الیدين مروی ہوتا ان کی روایت مرجوح یا ممثُل ہوگی۔ ۶۔ حافظ عبد اللہ صاحب

روپری غیر مقلد رفع الیدين اور آیین ص ۳۲۳ میں لکھتے ہیں اگر دو دلائل میں تعارض

ہو جائے اور پہنچ لگ جائے کہ فلاں پیچے ہے تو سپلی کو منسوخ کہا جائے گا اور اگر

پہنچے تو ایک کو دوسرا پر ترجیح دی جائے گی اور اگر یہ بھی نہ ہو سکتا تو پھر موافق

کی جائے گی اور اگر موافقت کی بھی کوئی صورت نہ ہو تو پھر دونوں کو چھوڑ کر کسی (ایسی)

ادنی دلیل کی طرف رجوع ہو گا مثلاً آیتوں میں تعارض ہو تو حدیشوں کی طرف اگر حدیشوں

میں ہو تو اقوال صحابہ کی طرف یا قیاس کی طرف اور یہ بھی ناممکن ہو تو پھر اصولوں کو قرار

رکھا جائے گا یعنی شمی کی اصلی حالت پر حکم ہو گا مثلاً اگر کسی شمی میں اصل طمارت ہو

تو وہ طمارت پر ہے گی اور اگر اصل نجاست ہے تو نجاست پر ہے گی۔ آہر

فارمیں کرام ہم نے سب بخوبی کو چھوڑ کر اب یہ دیکھنا ہے کہ اصل رفع الیدين

کرنا ہے یا نہ کرنا۔ علامہ ابوالحسن سندھی محدثیہ نسائی ص ۲۰۷ طبع مصریہ رفع الیدين  
بین السجدهین کی روایات کا جواب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں تعارضت روایۃ  
الفعل والترک۔ کہ رفع الیدين کرنے اور نہ کرنے کا تعارض آگئی ہے آگے فرماتے  
ہیں اصل عدم رفع الیدين ہے۔ اخذ و بادھ صل تو محمد بنین کرام نے اصل کو  
یعنی عدم رفع الیدين کو اختیار کیا ہے۔ مولوی عبد التواب ملتانی غیر مقلد محدثیہ صفت  
ابن الجیشہ ص ۱۸۳ میں رفع الیدين بین السجدهین کی روایات کا جواب ہوتے ہوئے  
فرماتے ہیں تعارضت ہی ہے روایات الفعل والترک والصل عدم اہم  
کہ رفع یہیں کرنے اور نہ کرنے کی روایات باہم متعارض ہو گئی ہیں اور اصل عدم  
رفع یہیں ہے۔ جب اصل ترک رفع الیدين ہے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ رکوع و سجود  
میں رفع الیدين کرنے اور نہ کرنے کی روایات کا تعارض ہو گیا ہے اور حال یہ ہے  
کہ رفع یہیں نہ ہوا اور اپنی اصلی حالت پر اس کو برقرار رکھا جائے۔ آ۔ رفع الیدين  
کی روایات منظراب ہیں کسی میں رفع الیدين عند الرکوع و بعد الرکوع ہے اور رفع یہیں  
بین السجدهین کا ذکر نہیں ہے اور کسی میں ترک رفع الیدين بین السجدهین کا ذکر ہے اور  
کسی میں رفع الیدين بین السجدهین کا ذکر ہے اور کسی میں فی كل خفض و رفع کا ذکر ہے  
مگر ترک رفع الیدين کی روایات اس اضطراب سے خالی ہیں فلمہ انتیجع ترک رفع الیدين  
کو ہے۔ آ۔ علامہ زرقانی شرح مؤطراً مالک ص ۱۹۳ مطبوعہ خیریہ میں امام اصیلیؒ کے حوالہ  
سے لکھتے ہیں۔

|  |   |
|--|---|
| <p>کہ امام اصیلیؒ نے فرمایا ہے کہ امام مالک نے رفع یہیں<br/>کی روایت پر اس یہ عمل نہیں کیا کہ سالم اس کو رفع<br/>بیان کرتے ہیں اور نافعؓ اس کو مرغوفؓ بیان کرتے ہیں جب<br/>انہوں نے جھگڑا کی تو امام مالک نے رفع یہیں عند الرکوع<br/>وغیرہ کے استحباب کا قول چھڑیا کیونکہ محل استدیہ ہے کہ نہ از کو غلط<br/>سے بچایا جائے۔</p> | <p>لوں سالما و نافعا م اختلفا<br/>فی رفعه و وقفه ترک مالک ف<br/>المشهور الاول باستحباب ذالث<br/>لوں الصل صیاند.ۃ الصدوۃ<br/>عن الادفال۔</p> |
|--|---|

۹۔ پنجاہ صحابہ کرامؐ جن میں خلفاء راشدین و عشرہ بشرۃؓ بھی شامل ہیں رفع الیہین عن الدافتاح روایت کرتے ہیں (دیکھیے سبل السلام و نیل الدوطار) اگر رفع یہیں بعد الافتتاح بھی ہوتا تو وہ اس کو بھی روایت کرتے معلوم ہوا کہ رفع الیہین بعد الافتتاح مرجح ہے۔

۱۰۔ ترک رفع الیہین کی روایات کے راوی زیادہ فقیرہ اور حافظ ہیں مثلاً حضرات خلفاء راشدین کرامؐ و عشرہ بشرۃؓ و ابن سعید وغیرہم اور حضرات محمد بن کرامؐ کا قاعدہ ہے کہ جس روایت کو فتحاً بیان کریں وہ اولیٰ ہے۔ فلمذہ اتریجع ترک رفع الیہین کو ہے۔

تلک عشرہ حاملہ ..

## الباب الثالث

# رفع اليدين كدلائل

دلیل ما ہے صحیح ابن خزیرہ ص ۲۹۵ و ابو داؤد ص ۳۷ میں روایت آتی ہے۔

والله لفظ رسوله عن ابیه قال رَأَيْتُ حضرت سالم پنے باپ حضرت عمر بن عثمان رضی اللہ عنہم کے ذمہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں کہ حضرت ابن عفر نے فرمایا کہ میں نے اذا استفتح الصلوة رفع يدييه جاپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا حتیٰ یہا ذی منکیہ و اذا اراد ان کر آپ جب نماز شروع کرتے تو کامنہ ہوں پرکع و بعد ما یرفع رُسَّةَ مِن کے برابر رفع اليدين کرتے اور جب ارادہ الرکوع راتی ملا پرکع بین کرتے کہ رکوع کریں اور رکوع سے سراخھانے السجدستین۔

جواب ۴۔ باب ثانی کی دلیل میں کے تحت گذر چکا ہے کہ یہ حدیث دراصل ترکیف یعنی کی دلیل ہے کیونکہ اذ اکی جزا محدوف تھی عبارت اس طرح تھی۔ و اذا اراد ان یک مع د بعد ما یرفع رُسَّةَ من الرکوع فلا یرفعہما (صحیح ابو عوانہ ص ۶۹) و مسلم

حیدی میہد کو بعض محدثین کرام نے اس حدیث کی جو تخریج کی ہے اس میں جزو اندکور نہیں اور بعض نے شرط کی جزا رفعہما کذلک ایضاً ذکر کی ہے لیکن صحیح ابو عوانہ اور منہ حمیدی کی روایت میں جذاع لا یز فعہما ذکر ہے اور صحیح ابو عوانہ کی حدیثیں غیر مقلدین حضرات کے نزدیک بھی صحیح ہیں جیسا کہ گذر چکا ہے جب حدیث کی صحیح کتابوں سے لا یز فعہما کی جزا بھی ثابت ہے تو رفع یہیں کی روایت ہی حقیقی اور قطعی نہ رہی جس پر غیر مقلدین حضرات کا بلا وجہ خاصاً زور صرف ہوتا رہتا ہے۔

**جواب ۲:-** حضرت ابن عمر رضی رک رفع الیین پر عمل کرتے تھے حضرت امام مجاهد فرماتے ہیں میں نے کبھی بھی آپ کو افتتاح کے سوار فرع الیین کرتے نہیں دیکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے رفع الیین کی روایت جو بیان کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے جواب ۳:- رفع الیین اور ترک رفع الیین کی روایات کا تعارض ہو گیا ہے اور اصل یہ ہے کہ رفع الیین نہ کیا جائے کہ ابھی وجہہ نزیح میں گزدا۔

**جواب ۴:-** محمد الدین فیروز آبادی رضی السعادۃ ص ۳۸ طبع مصر از حرمیں لکھتے ہیں۔ والذی ورد فی بعض الاحادیث ائمہ بعض محدثین میں جو ہر اونچی نیچی میں رفع میں کان، یرفع پیدیہ فی محل خفاض کا ذکر وارد ہوا ہے سہو و غلطی ہے صحیح و رفع سہو والروایت الصالحة دوایت یہ ہے کہ ہر اونچی نیچی میں تکمیر انہ کان یکبر فی محل خفاض و سفع الماء کرتے تھے۔

اگر فیروز آبادی کے ہاں رفع الیین میں السجدتین کی روایات سب سو پر مبنی ہیں تو اگر یہی ضابطہ عند الرکوع وغیرہ پر بھی چیاں کر دیا جائے تو اے بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔

**جواب ۵:-** امام ماکٹ کے دور میں یہ روایت مدینہ منورہ زاد حمال اللہ تعالیٰ شرقائیں غیر معمول بہاری ہے۔

**جواب :** حضرت ابن عمرؓ سے رفع الیدين بین السجدتين کی روایات بھی مردی ہیں۔ اور غیر مقلدین حضرت رفع الیدين بین السجدتين کے قائل ہی نہیں ہیں ملاحظہ ہوں۔

آ۔ روى الطحاوى حدیث الباب فی مشکل من طریق نصر بن علی عن عبد العالى بلفظه كان يرفع يديه فی حل خفض ورفع وركوع وسجود وقيام وقعود وبين السجدتين ويزكر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك (بحواله بسط اليمين ص ۲۹) اور علامہ احمد محمد شاکرؒ غیر مقلد شرح ترمذی ص ۲۶ میں لکھتے ہیں۔ وفى روایة الطحاوى من حدیث ابن عمرؓ كان يرفع يديه فی حل خفض ورفع وركوع وسجدة أهدى بلفظه ۲۰۔ مجمع الزوائد ص ۱۰۳ میں ہے وعن ابن عمرؓ ان النبى صلی الله عليه وسلم كان يرفع يديه عند التكبیر للرکوع وعند التكبیر حين پھسوی ساجدا رواه الطبرانی فی الاوسط وهو فی الصحيح خلا التكبیر للسجدة واسناده صحيح ۱۰

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۵۹ میں ہے۔ ابو بکر قال نا ابن فضیل عن عاصم بن خلیب عن محاذب بن وثار عن ابن عمرؓ قال رأیته يرفع يديه فی الرکوع والسجدة۔ ۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۳ میں ہے۔ حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابو اوسامة عن عبید الله عن نافع عن ابن عمرؓ انه كان يرفع يديه اذا رفع رأسه من السجدة الاولى۔ ۵۔ امام بخاری جز درفع الیدين ص ۱ میں لکھتے ہیں۔ اخبرنا ابو بکر بن سليمان ثنا ابو بکر بن اویس عن سليمان بن بلال عن العلاء انه سمع سالم بن عبد الله ان اباه كان اذا رفع رأسه من السجدة و اذا اراد ان يقوم رفع يديه۔ ۶۔ مکمل ابن حزم ص ۲۹ تبھیشیہ محمد غنیل ہر سُنْ میں بطریق نافع عن ابن عمرؓ موقوفاً روایت آتی ہے۔

وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدَهُ وَإِذَا سَجَدَ وَبَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ سِرْفُهُمَا  
إِلَى شَدِّ يَسِّهٖ - قَالَ عَلَىٰ (ابن حِينَمٌ) هَذَا اسْنَادٌ لَادْلِحْلَبَةِ فِيهِ  
وَمَا كَانَ أَبْنَ عَمْرٍ يَرْجِعُ إِلَى الْخَلْفِ مَا رَوَىٰ مِنْ تَرْكِ الرَّفْعِ عَنِ الْكَعْدِ  
إِلَّا وَقَدْ صَنَعَ عَنْهُ فَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَالِكَ أَهْبَطَ  
أَنْ طَهُوسَ حَوَالَوْنَ سَمِعَتْ هُوَاكَ حَضَرَتْ أَبْنَ عَمْرٍ كَيْ رِوَايَاتِ مِنْ رَفِيعِ مِيرَينَ  
بَيْنَ السَّجَدَتَيْنِ بِحِجَّهِ هِيَ إِلَّا وَغَيْرُ مُقْلَدِيْنَ حَفَرَاتِ اسْكَنَ کَيْ رِوَايَاتِ مِنْ حَضَرَتْ  
إِنْ رِوَايَاتِ کَوْفَنْسُونَخَ مَانَتْ هِيَ تَرْبَهَارِيِّ طَرْفَ سَمِعَ الْيَدَيْنِ عَنِ الْكَعْدِ وَعَنِ الرَّفْعِ مِنْهُ  
کَائِنِي جَوَابَ سَمْجُورَلِمِنْ أَكَهُ کَوَنَیْ أَوْ جَوَابَ سَبَکَتْ تَوْفَهَا هُوَ جَوَابَ سَکَهَ فَهُوَ جَوَابَ اعْنَاظِ  
عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ رَوْضَهِ غَيْرُ مُقْلَدِ رَفْعِ مِيرَینَ اورِ امِینِ صَنَاعَهَا مِنْ حَفَظِ طَابِ الْجَامِ  
خَنْهُ کَوَیْ نَاكَانِي جَوَابَ شَيْتَهِ هِيَ کَہْ اذَا قَامَ مِنَ السَّجَدَتَيْنِ سَمِعَ مَرَادَ اذَا قَامَ مِنَ  
الرَّكْعَتَيْنِ هِيَ - لَيْکِنَ رَوْضَهِ صَاحِبِ اورِ غَيْرُ مُقْلَدِيْنَ حَفَرَاتِ انْ مَذَکُورَهُ بِالْمَدِيْلَیَا  
مِنْ کِیَا تَاوِیْلَ کَرِیْلَ کَیْ گَے دِیدَهِ یَا یَدَهِ -

**جَوَابٌ ۱:** حَضَرَتْ اَمَامَ مَالِکَ نَفَیَ اسْرِوَرَ رِوَايَتَ کَرِیْلَ کَیْ اسْ  
پَرْعَمَلَ نَهِیْنَ کِیَا مَعْلُومَ هُوَاکَهُ اسْ مِنْ رَفِيعِ الْيَدَيْنِ بِیَانِ کَنَّا اَنْکَے هَالَ صَحِحَ نَهِیْنَ هِيَ اَوْ  
مُحَمَّدِیْنَ کَرَامَهُمَا اَصْحَلَ هِيَ کَہْ رَاوِيُّ الْحَدِیْثِ اَدَرَیِ بِمَرَادِ حَدِیْثِهِ مِنْ عَنِیْهِ -

**جَوَابٌ ۲:** یَہِ رِوَايَتُ مَضْطَرِبٍ هِيَ کَمَیْنَ آتَاهَهُ کَہْ حَضَرَتْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَعْدِ وَعَبْدِ الْكَعْدِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ کَرِتَهُ تَحْتَهُ (صَحِحُ حَمَدَهُ)  
اَنْ حَضَرَتْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ دَوْمَقَامُوْلَ مِنْ رَفِيعِ الْيَدَيْنِ نَذَکُرَتَهُ تَحْتَهُ صَحِحَ  
اِلْبَادَهُ وَسَنَدَ حَمَدَهُ اَوْ کَمَیْنَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَنِ الْكَعْدِ وَعَبْدِ الْكَعْدِ کَما ذَکَرَهُنَیْنَ هِیْنَ  
کِیَا کِیَا - (الْبَوْدَاؤُدَ صَنَاعَهَا) اَوْ کَمَیْنَ آتَاهَهُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بَيْنَ السَّجَدَتَيْنِ نَذَکُرَتَهُ تَحْتَهُ  
(صَحَاحَ حَمَدَهُ) اَوْ کَمَیْنَ آتَاهَهُ کَہْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بَيْنَ السَّجَدَتَيْنِ کَرِتَهُ تَحْتَهُ تَجْمِعَ الْزَوَادَهُ وَ  
طَحاَوِيَ وَغَيْرَهُ اَوْ کَمَیْنَ آتَاهَهُ کَہْ هَارِنَجَهُ رِیْنَجَهُ مِنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ کَرِتَهُ تَحْتَهُ مَشْكُلَ الْأَثَارِ الْعَلَويَهُ

لہذا ان روایات کو ترک کر دینا چاہیے۔ اب رفع الیہین عند الافتتاح جی رہ گیا ہے اور اس میں کوئی احتطراب نہیں ہے اور اس کو ہمچنان حضرات صحابہ کرام غیر روایت کرنے والے ہیں۔

**جواب ۹:-** عین مقلدین حضرات کا اصول ہے کہ اگر کسی صحابیؓ کے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کی دوسری روایت کو بھی وہ ملکوں سمجھتے ہیں مثلاً حضرت ابن معاویہ کے متعلق ان کا اعتراض باب ثانی میں دلیل ۱۳ کے اندر اعتراض ۱۲ میں دیکھیں اور حضرت علیؓ کے متعلق باب ثانی میں آثار صحابیؓ میں اثر رہا اور اعتراض ۱۳ میں دیکھیں ان کے اسی اصول کے مطابق حضرت ابن عمرؓ سے بھی اخلاق طنابت ہیں تو ان کی تواتر رفع الیہین ملکوں ہو جائے گی مثلاً۔ آ۔ حضرت ابن عمرؓ کو مسح علی الخفین کا کوئی علم نہ تھا حالانکہ حافظ ابن کثیرؓ تفسیر ص ۲۵ میں تصریح کی ہے کہ مسح علی الخفین قول اور فعل امتواتر ہے چنانچہ مسح علی الخفین کے علم نہ ہونے کی روایات ان کتابوں میں دیکھیں موثقاً مالک ص ۲۵ تخریج کلال صحیح بخاری ص ۳۳ منہاج ص ۱۵ و موصی ۲۵۔ ۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عمر جب میں کیا ہے حالانکہ حضرت عائشہؓ نے تردید فرمائی ہے صحیح بخاری ص ۱۲۱ و موصی ۲۶۔ مسلم ص ۹۷ ابن ماجہ ص ۲۲۱ منہاج ص ۱۵۵ و موصی ۲۸ و موصی ۵۵ و موصی ۱۵۔ ۳۔ حضرت ابن عمرؓ صلواتہ الفضیلیہ کو بدعت کہتے تھے حالانکہ یہ سنت ہے دیکھیئے صحیح بخاری ص ۲۲۸ مسلم ص ۹۷ ابو داؤد ص ۱۸۳ منہاج ص ۱۲۹ و موصی ۱۵۵ اگرچہ اسی حدیث کی تشریع میں شراح حدیث نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ اہتمام کی مسجد میں صلواتہ الفضیلیہ پڑھنا اور اس کا ظاہر کرنا یہ بدعت ہے نہ کہ نفس صلواتہ الفضیلیہ (دیکھیئے نووی شرح مسلم وغیرہ) مگر مشکوہ ص ۱۱۶ منہاج ص ۲۳ و موصی ۳۵ میں یہ بھی تصریح ہے وہ فرماتے ہیں کہ نہ تو میں پڑھتا ہوں نہ حضرت عمرؓ و ابو بکرؓ پڑھتے اور نہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ ان کی اس روایت

## سے نفس صلوات الصالحة بریعت معلوم ہوتی ہے

آ۔ بخاری ص ۲۷۴ میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ رات کو خوشبو لگائی جائے اور صبح کو اسی حالت میں احرام باندھا جائے اس لیے حضرت ابن عمرؓ خوشبو کے بجائے زیتون کا سائل لگایا کرتے تھے بخاری ص ۲۸۰۔ تو حضرت عائشہؓ نے تردید فرمائی بخاری ص ۱۷۶ و مسلم ۲۶۸ و مسلم ۲۶۹۔

روپری صاحب رفع یہیں اور آمین ص ۵۱ میں لکھتے ہیں غرضِ جب اس قسم کی غلطیاں عبد اللہ بن مسعود سے ثابت میں تو رفع یہیں کے مسئلہ میں غلطی کوئی انوکھی چیز نہیں آہ۔ تو ہم بھی الزامی جواب کے طور پر کہتے ہیں کہ غرضِ جب اس قسم کی غلطیاں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے ثابت میں تو رفع یہیں کے مسئلہ میں غلطی کوئی انوکھی چیز نہیں ہے اور یہ جواب روپری صاحب اور غیر مقلدین حضرات کے ذہن کے عین موافق ہے۔

جواب: حضرت ابن عمرؓ کی اس حدیث کے موقف اور رفوع ہونے میں خاصہ جگہ ڈالیے حضرت سامہؓ اس کو مرفع بیان کرتے ہیں جب کہ حضرت نافعؓ اس کو موقف بیان کرتے ہیں چنانچہ علامہ زرقانی مالکی شرح مؤطاً مالک ص ۲۳۲ میں لکھتے ہیں۔

|   |                                   |
|---|-----------------------------------|
| قال الاصلیلی سعیاً يأخذ به مالک             | لدن نافعاً و قته على ابن عمرو وهو |
| ابن عمرٌ يبرر موقف بیان کیا ہے اور یہ روایت | احد الموضع الرابع التي اختلفت     |
| اُن چار روایتوں میں سے ایک ہے جہاں سالمؓ    | فیها سالم و نافع (الا) لدن سادما  |
| ذنافعؓ کا اختلاف ہے (الا) اس لیے جب         | و نافعاً لما اختلفا في رفعه و     |
| سالمؓ رفع نے اس کے مرفع اور موقف بیان       | وقفه تركه مالک في المشهور         |

میں اختلاف کیا ہے تو امام مالک نے اپنے مشورہ تول  
میں رفع آئین کے استحباب کو ترک کر دیا ہے  
لیکن کہ اصل بات یہ ہے کہ غماز کو (نبی علی) کے  
افعال سے بچایا جائے۔

القول باستحب ذالك لأن الأول  
ضيارة الصلة عن الأفعال النـ

سوال : حضرت نافعؓ بھی (بطریق عبد اللہ علی عن عبید اللہ عن نافع) اس کو مرفوع بیان  
کرتے ہیں دیکھئے صحیح بخاری ص ۲۰۲۔

جواب : حافظ ابن حجرؓ فتح الباری ص ۱۵۱ میں لکھتے ہیں۔

وحكی الاسماعیلی عن بعض مشائخه  
کہ امام اسماعیلؑ نے اپنے بعض مشائخ سے  
ادھر اپنا ایسا مسئلہ کہ انہوں نے اشارہ کیا ہے  
فی الرفع قال الاسماعیلی فخالفه  
عبد اللہ بن ادریس و عبد الوہاب  
الشافعی و معمتن بن سیدمان عن عبید اللہ  
فردوہ موقوفا عن ابن عمر الخ  
ہے اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں امام  
اسماعیلؑ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ادریسؓ  
اور عبد الوہاب شافعیؓ اور معمتن بن سیدمانؓ سب  
سب عبد اللہ علیؓ کی مخالفت کرتے ہوئے عبید اللہ  
سے روایت کرتے ہوئے حضرت ابن حجرؓ  
سے اس کو موقوف بیان کرتے ہیں۔

خود امام بخاریؓ نے بھی دبی زبان سے اس کی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ وہ فرمائی  
ورواہ ابن مہمان عن ایوب و موسی بن عقبة مختصر (صحیح بخاری ص ۳۷۸) امام ابو داؤد اس روایت کے بارے تصریح  
فرمایہں الصیح قول ابن عمرؓ لیس بمرفوع (ابدا و دعا) امام ہمیقؓ فرماتے ہیں  
و عبد اللہ علی مینفرد بعرفه الی  
کہ عبد اللہ علیؓ اس کے مرفوع بیان کرنے  
اکیلا ہے لیکن ثقہ ہے۔

(سنن الکبری ص ۲۰۲)

اگر امام زہریؓ کی مراویہ ہو کہ زیادۃ الشفۃ مقبولة تر پھر مشکل آلات رنجاوی ہے۔ عبدالا علیؑ کے طریق سے عن ابن عمرؑ مرفوع عرب اونچ سبق میں رفع الیہین مروی ہے جا لند وہ اس کے قابل ہی نہیں ہیں یہ کیا ضابطہ ہے کہ میٹھا میٹھا صب اور کڑو اکڑو اسکو۔ امام سجواریؑ پر بھی تعجب ہے اور یہ کہنا پڑتا ہے کہ ترک رفع الیہین کے باب میں تورہ سفیان ثوریؓ کی روایت کو عبداللہ بن ادریسؓ کی روایت کے مقابلہ میں وہم قرار دیتے ہیں اور یہاں عبداللہ بن ادریسؓ عبدالو حاب ثقہؓ و معتز بن سلمانؓ سبکے سب اس روایت کو موقف قرار دیتے ہیں مگر امام سجواریؑ اس کی پرواقیہ بغير عبدالا علیؑ اکیلے کی روایت کو مرفوع تسلیم کرتے ہیں شاید کہ ان کا بھی اسی ضابطہ پر عمل ہے کہ میٹھا میٹھا صب کڑو اکڑو جو۔ امام ابو بکر اسماعیلؑ نے صحیحین پر تحریج کے طور پر کتاب لکھی ہے جس کی قام حدیثیں صحیح ہیں اور اس کتاب میں صحیحین میں مخدوفات و اغلاط کو ظاہر کیا گیا ہے۔ ویکھنے باب ثانی میں حدیث دا کے تحت مولانا روضہؒ صاحب کا حوالہ اور امام ابو بکر اسماعیلؑ نے اس روایت کو مرفوع بیان کرنا عبدالا علیؑ کی خطا شمار کی ہے اور علامہ امیر یمنیؓ غیر مقلد کے حوالے گذر چکا ہے کہ صحیحین کی جس حدیث پر محمد بن کرام کی تنقید ہو جائے گویا کہ وہ صحیحین کی معیاری حدیث ہی نہیں ہے اور پھر عبدالا علیؑ اکیل ہے اور اس کے مخالف ایک جماعت ہے اور حافظ عبداللہ صاحب روضہؒ غیر مقلد رفع یہین اور آئین کے صوبہ میں لکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جماعت کے مقابلے میں اکیلے کی نہیں مانی جاتی آہ۔

**جواب ۱۔** امام زہریؓ کے شاگردوں میں سے سعیان بن عینیہؓ اس روایت کو ترک رفع الیہین میں بیان کرتے ہیں ویکھنے صحیح البوعانہ ص: ۹۰ و ص: ۹۱ و سنند حمیدی صحیحؓ اس طرح امام زہریؓ کے شاگرد امام مالک بھی اس روایت کو ترک رفع الیہین میں بیان کرتے ہیں خلافیات بہت سی بحوالہ نصب الراء صحیحؓ یہ و مدنہ کبری صحیحؓ اس طرح امام زہریؓ کے شاگرد یونسؓ بھی اس کو ترک رفع الیہین بحال امر کو ع میں بیان کرتے ہیں۔

کمال ابن عبد البر المالکی بحوالۃ معارف السنن ص ۲۷۳ ان حوالوں سے علوم ہوا کہ اس روایت کو رفع الیہین میں بیان کرنا صحیح نہیں ہے۔

**جواب ۱۲:** حضرت ابن عمرؓ سے اگر رفع الیہین کی روایت صحیح بھی تسلیم کر لے جائے تب بھی حضرت ابن مسعودؓ کی روایت کے مقابلہ میں یہ مرجوح ہوتے کیونکہ جب حضرت ابن مسعودؓ و حضرت ابن عمرؓ کی روایات کا اختلاف ہو جائے تو محمد بن کرامؓ کے ہاں ترجیح حضرت ابن مسعودؓ کی روایت کو ہوتی ہے چنانچہ علامہ احمد محمد شاکرؒ غیر مقلد شرح زندی ص ۱۲۶ میں لکھتے ہیں کہ مستدرک حاکم ص ۱۲۹ میں ہے کہ حضرت علیؓ بن مدینی و حضرت الحسنؓ بن معین کا مناظرہ ہوا ابن مدینیؓ استاد امام بن حارثؓ نے فرمایا کہ میں ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا ابن معینؓ نے فرمایا کہ ٹوٹ جاتا ہے نیت پر بیان نہ کہ پہنچا کر ابن مدینیؓ نے حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث پیش کی اور ابن معینؓ نے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث پیش کی حضرت علیؓ بن مدینیؓ نے فرمایا کہ جب حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن مسعودؓ کا اجتماع ہو جائے اور پھر اختلاف کریں تو ترجیح حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہو گئی حضرت ابن معینؓ خاموش ہو گئے اور حضرت امام محمد بن حبل نے علیؓ بن مدینیؓ کی تصدیق کی۔

حضرت مولانا علامہ سیدہ محمد انور شاہ صاحب بسط الیہین ص ۵۹ میں اسے یہ تحریر فرماتے ہیں و اذا اجتمع ابن مسعود و ابن عمر واختلفا فابن مسعود اولى ان يتبَعُ فَقالَ لِهِ أَخْمَدٌ لَغُصَّهُ - الدَّارِقَطْنَى ص ۴۵ - والعارضۃ و المستدرک ص ۱۲۳ آہنگ حافظ عبداللہ صاحب روپی غیر مقلد کو بھی اس کا ایک گونہ اقرار ہے چنانچہ وہ رفع الیہین اور آئین ص ۲۷ میں لکھتے ہیں بلکہ عبداللہ بن عمرؓ کو قریباً عبد اللہ بن مسعود کے مرتبہ پر رکھنا چاہیئے۔

**جواب ۱۳:** یہ روایت ابن ماجہ ص ۲۷ میں اس طرح آتی ہے۔ حان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الى الصلة المكتوبة كبر ورفع يہ

ری قولی داذا اراد ان یہ کع فعل مثل ذالک الحدیث اور یہ حدیث آگے بھی باحوالہ آجی ہے جس سے فرقی ثانی استدلال کرتا ہے۔ تو فعل مثل ذالک کے جملہ سے بعض نے رفع الیدين سمجھ لیا ہے حالانکہ یہ مماثلت صرف تبیہ میں ہے کیونکہ مماثلت میں یہ ضروری نہیں ہے کہ من کل الوجوه مماثلت ہو مثلًا حدیث شریف میں آتا ہے قولو امثل ما یقول المعدن کر تم بھی ویسا کہا کرو بھیے موذن کرتا ہے۔ موذن تو چلا چلا کراذان دیتا ہے تو کیا جواب دینے والے بھی چلا چلا کراذان کا جواب دیں۔ پھر تو ایک اذان کی بحاجت کئی اذانیں ہو جائیں گی اور پھر حدیث شریف میں یہ بھی آتا ہے حتی علی الغلاح کے جواب من لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا چاہیتے۔ تو اس میں من کل الوجوه مماثلت لیا ہے۔ اس لیے امام ابن رفیع العیید احکام الاحکام ص ۵۵ میں لکھتے ہیں۔

ان لفظة المثل لاتقتضي المساواة ک مثل بالفظ من کل الوجوه مساوات نہیں من کل جهة۔

اور علامہ عینی غدرۃ القاری ص ۱۲۳ میں لکھتے ہیں۔

قلت التشیه لاعروم له فلامیزم میں رعنی کہتا ہوں کہ تشییہ میں عموم نہیں ان میکون في جميع الاجزاء۔ ہو اپنے نہیں لازم آتا کہ جمیع اجزاء میں ہو۔ پس یہاں فعل مثل ذالک سے مراد کہرہ ہے نہ کہ رفع یہ رہے بکہ اس حدیث میں اصل خرابی جزا مخدوف لا یفغهمما کے باشت آئی ہے ورنہ اس قدر شدید اختلاف، اس حدیث میں پیدا نہ ہوتا۔

جو اسکا اہ ترک رفع الیدين کی حدیث لامتفع الایدی الافی سبع مواطن۔ الحدیث جس کے بارے نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد بنہ جید کہتے ہیں قولی ہے اس طرح مالی ارادہ رفعی ایدیکہ الحدیث بھی قولی ہے اور رفع الیدين کی یہ حدیث فعلی ہے وجب قول اور فعلی حدیث کا تعارض ہو جائے تو ترجیح عوامین

قولی ہوتی ہے۔ دیکھئے نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۵۵ و تخفیۃ الاحدی ص ۳۷۔  
 دلیل ۲:- ابو داؤد ص ۱۹۱ سند احمد ص ۹۲ ابن ماجہ ص ۶۲ میں روایت آتی ہے  
 واللفظ عن علی بن ابی طالب حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب  
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
 فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تیکریت  
 سلم اذا قام الى الصلوة المكتوبة  
 تھے اور کامدھوں کے برابر رفع الیدين کرتے  
 کب و رفع يديه حتى تكونا  
 حذف منه تیکریت و اذا اراد ان  
 تیکریت اور جب کوئی کرنے کا رادہ کرتے  
 یعنی فعل مثل ذلك و اذا رفع  
 تیکریت اور سجدہ تین سے جب کھڑے  
 ذلك من الرکوع فعل مثل  
 ہوتے تو ایسا ہی کرتے۔

فعل مثل ذلك آہ

جواب:- اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن ابی الزناد ایک راوی ہے جو کہ  
 خطاء کار اور مضطرب الحدیث اور ضعیف الحدیث ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر  
 کے استاذ علامہ نور الدین صیمیح فرماتے ہیں عبد الرحمن بن ابی الزناد و هو ضعیف  
 مجمع الزوائد ص ۲۸۳ ج ۲ ص ۲۲۴ و ص ۲۲۵ و ص ۲۲۶ و ص ۲۲۷ و ص ۲۲۸ - اور  
 مجمع الزوائد ص ۲۲۹ میں فرماتے ہیں عبد الرحمن بن ابی الزناد و ثقہ النساء وغیرہ  
 و ضعفہ الجھور کہ امام آنہا فی وغیرہ نے تو اس کی تو شیق کی ہے لیکن جھور اس کی  
 تضییف کرتے ہیں۔ علامہ نور الدین صیمیح نے جو امام نسائی کی طرف ابن ابی الزناد  
 کی تو شیق مسوب کی ہے غلط ہے اور یہ ان کا دہم ہے کیونکہ امام نسائی کے ہاں  
 بھی یہ راوی ضعیف ہے چنانچہ علامہ ذہبی میزان الاعتدال ص ۱۱۳ میں لکھتے ہیں  
 و ضعفہ النساء اور خود امام نسائی اپنی تصنیف ضعفہ صغری ص ۱۰۷ میں فرماتے  
 ہیں ضعیف۔ امام بحیری بن معین فرماتے ہیں ضعیف لیس بشی لا یحتج بہ

میزان الاعتدال ص ۱۱۳ و تاریخ بغداد ص ۲۲۸ و تہذیب ص ۱۴۷ امام مالک نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے تذكرة الحفاظ ص ۲۲۸۔ امام ترمذی بھی اس کی ایک حدیث کا جواب یوں دیتے ہیں یشير مالک بعد الرحمن کہ امام مالک کا اشارہ عبدالرحمٰن بن ابی الزند کے صفت کے بارے میں ہے کہ یہ حدیث اُس نے غلط روایت کی ہے سنی ترمذی ص ۱۵۱ ج ۱ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں مُضطرب الحدیث ضعیف۔

میزان الاعتدال امام ابو حامٰم فرماتے ہیں ضعیف لا یحتج به لیں بشی (میزان) امام بخاریؒ کے استاد علیؒ بن میریؒ فرماتے ہیں کان عن اصحاب اضعیف (تاریخ بغداد ص ۲۲۸) کہ ہمارے حضرت محمدینؐ کے ہاں ضعیف ہے اور حضرت عبدالرحمٰن بن محمدی بھی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں (تذكرة الحفاظ ص ۲۲۸) بلکہ حضرت عبدالرحمٰن بن محمدیؐ نے اس کی تمام حدیثوں پر قلم پھیر دیا تھا یعنی کہ وہ سب کی سب غلطیں دیکھیے تاریخ بغداد ص ۲۲۹ و تہذیب التہذیب ص ۱۴۷ اور امام حاکم ابو الحمَّد فرماتے ہیں لیسہ بالحافظ عنہم کہ محمدینؐ کرامؐ کے ہاں حافظ الحدیث شمار نہیں کیا جاتا (تہذیب ص ۱۴۷) امام ابن سعدؓ فرماتے ہیں وکان یضعف لروایت عن ابیه (تاریخ بغداد ص ۲۲۹) کہ پنے باپے غلط روایت کرنے کے باعث ضعیف قرار دیے جلت تھے اور محمدؓ صالح بن محمد جزرؓ فرماتے ہیں قدروی عن ابیه اشیاء لم یعرف غیرہ (تذكرة الحفاظ ص ۲۲۸) کہ اس نے پنے باپے ایسی روایتیں کی میں جو اس کی کوئی بھی موافقت نہیں کرتا اور امام ابو حیفر عمرؓ بن علیؓ اور امام ساجیؓ بھی فرماتے ہیں کہ فیض صنعت (تاریخ بغداد ص ۲۲۹ و ص ۲۳۰) کا اس میں کمزوری ہے اور علامہ ذہبیؓ نے میزان الاعتدال میں اس کی بعض منکر روایات کا بطور مثال تذكرة بھی کیا ہے اور تذكرة الحفاظ میں فرماتے ہیں کہ اگرچہ بہت مضبوط نہیں ہے لیکن پھر بھی ہشام بن عروۃؓ کی روایت میں محبت ہے۔ لیکن یہ راویت ہشام بن عروۃؓ کے طریق سے نہیں ہے اس پرے علامہ ذہبیؓ کے ہاں بھی یہ منکر

سمجھی جائے گی امام طحا وی فرماتے ہیں کہ ابن ابی الزنا ضعیف ہے اور رفع میں کے یہ الفاظ اس کے سوا کسی اور راوی نے نقل نہیں کیے (شرح معانی الامان ص ۹۶ ج ۱)۔ حافظ ابن حجر عسکری ص ۱۱۷ فرماتے ہیں صدق تفسیر حفظہ لما قدم بغداد (تقریب ص ۲۲۹) کہ سچا ہے لیکن بغداد میں جب آیا تو حافظہ متغیر ہو چکا تھا۔

قارمین گرام جب یہ راوی ضعیف الحدیث مضطرب الحدیث لا یحتج بہ لیس بشی غلط روایت کرنے والا اور متغیر الحافظ ہے تو اس کی روایت کس طرح قابل احتجاج ہو سکتی ہے۔ اسلئے یہ حدیث ان سب محدثین گرام کے ہاں ضعیف گنجی جائے گی۔  
**جواب ۱:** یہ حدیث ضعیف حضرت علیؓ کے اثر صحیح کے خلاف ہے کیونکہ حضرت علیؓ ترک رفع الیدين پر عمل کرتے تھے اور حضرت حافظ ابن حجر عسکری متعصب شخص بھی اس کے بارے فرماتے ہیں رجالہ ثقات، افضل الشهادات ما شهدت به اعلاوه معلوم ہوا کہ رفع الیدين کی یہ روایت حضرت علیؓ سے بے بیان کرنا غلط ہے اور یہ خرابلی عبدالرحمٰن بن ابی الزنا ضعیف راوی کے باعث ظہور میں آئی ہے ورنہ تو حضرت علیؓ سے کسی راوی نے بھی رفع الیدين کی روایت نہیں کی۔

**جواب ۲:** اس حدیث میں رفع الیدين عند الرکوع وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ فعل مثل ذلك سے رفع الیدين کا ثبوت نہیں ہو سکتا بلکہ یہ مشیث صرف تکیر میں ہے چنانچہ عند الافتتاح تکیر رفع الیدين کا بیان ہے تو مشابہت بھی صرف تکیر میں ہے اور پس لکھ چکا ہے کہ مشابہت مجمع اجزاء میں خود ری نہیں ہے اس لیے منہاج ص ۲۸۹ تا ص ۲۹۰ میں جو روایت بیان کی گئی ہے اس میں صرف تکیر ہے رفع الیدين عند الرکوع کا نام و شان ہی نہیں ہے بلکہ اخیر میں ہے۔

عن مطرف بن عبد الله الشضید

قال صلیت انا و عمران بن حصین

بالکوفة خلفت علی بن ابی طالب

فکبر بن احمد التکیر حمین برکع

وَحِينَ يُجْدِ فَكِيرَهُ حَلَّهُ فَلَمْ  
أَنْصَرْفَ قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ حَسْنَى  
مَا صَلَّى مَنْ نَحْنُ إِنَّا وَقَالَ مَنْ كَذَّا  
أَشَبَّ بِصَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ  
يُعْنِي صَلَاةَ عَلَىٰ.

یہی وجہ ہے کہ تمام اہل کوفہ قدیماً و حدیثاً کا ترک رفع الیدين پر اجماع تھا۔  
(تبیہ) جناب مولانا نور حسین صاحب گھر جا کھی غیر مقلدہ قرۃ العین ص ۱۷ میں لکھتے ہیں فرشتے بھی رفع الیدين کرتے ہیں۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں جب سورۃ کوڑہ نازل ہوئی (الی ص ۱۷ میں ہے) ہم ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی رفع یہیں سے نماز پڑھتے ہیں (الی) گچھہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن متابعتہ و تائید اکھنے میں کوئی صریح نہیں ہے۔ آخر حال انکریہ روایت موضوع ہے چنانچہ علامہ ذہبی میزان الاعتدال ص ۹۶ میں لکھتے ہیں۔

اسراشیل بن حاتہ المعنی کہ اسرائل نے مقابلے میں موضوعات اور روایت عن مقابلہ الموضوعات فناب شناپ اور مصادب روایت کئے دلا وابد والطامات۔ ہیں اور یہ روایت ان موضوعات میں سے ہے۔

اور پھر اس سنہ کا دوسرا روایت مقابلہ بن حیان بھی ضعیف ہے دیکھئے میزان الاعتدال ص ۳۶۔ تیسرا روایت ابیعین بن نباتہ ہے ابو بکر بن عیاشؓ اس کو کذا ب قرار دیتے ہیں اور امام نسائی و ابن معیین و ابن حبانؓ مابن عدیؓ سب اس پر جرح کرتے ہیں (میزان ص ۱۲۵) تو گھر جا کھی صاحب ہے حضرت علیؑ کی ضعیف روایت کی تائید موضوع روایت سے کر کے مشور مثال کی تصدیق کر دی ہے۔ عذر کناہ بدتر از کہنا۔ ابن الجوزیؓ فرماتے ہیں احادیث موضوع در کتب المفاتیح ص ۹۹ علامہ مشوکافیؓ فرماتے ہیں وہو

موضوع لایسادی شیاد الغواہ مجرم من میں محض اور بالکل صحیح ہے۔

جواب ۳: اس حدیث میں رفع الیہین سمجھتین سے قیام کے وقت بھی ذکر کیا گیا ہے حالانکہ غیر مقلدین حضرات اس کے منکر ہیں۔

دلیل ۳: ابو داؤد ص ۱۷ وغیرہ میں حضرت ابو حمید ساعدیؓ کی روایت ہے جو دن صھابہ کرام میں انہوں نے بیان کی ہے جن میں حضرت ابو قفارہؓ بھی تھے اور سب نے سن کر کہا صدقت تو سچ کہا ہے اور اس میں رفع الیہین عند الرکوع و عند رفع الرأس من الرکوع کا بیان کیا گیا ہے۔

جواب ۴: اس حدیث کی سند میں عبد الحمید بن حضرمتکلم فیہ راوی ہے۔ امام نسائیؓ ضعفه د صغیر ص ۲۸ میں فرماتے ہیں لیس بالقوی امام ابو حاتم ز فرماتے ہیں لا يحتج به اور امام سفیان ثوریؓ بھی اس کی تضعیف کرتے تھے و حکان الشویی یضعفہ من اجل القدر مذکور مذکور (ابوالعتاب ص ۹۲) اور حافظ ابن حجرؓ (تمذیب التمذیب ص ۱۱۶ میں) لکھتے ہیں و حکان یحیی بن سعید یضعفہ کہ امام الجرج و التمذیب یحیی بن سعید القطانؓ بھی اس کی تضعیف کرتے تھے امام الجرج والتمذیب حضرت یحیی بن معینؓ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اس سے روایت بھی یافتے تھے تو ابن معینؓ نے فرمایا کہ حضرت یحیی القطانؓ اس سے روایت بھی یافتے تھے و حکان یضعفہ و حکان یتری العذر اور ساتھ ہی اس کی تضعیف بھی کرتے تھے اور یا تقدیر کا منکر تھا۔ و قال ابن حبان ربما اخطأ اور ابن حبان فرماتے ہیں کہ اس نے اثر اوقات خطاء کی ہے ثم امام ترمذیؓ نے بھی اس کی ایک روایت کو غیر اصح فاردا یا بے دیکھتے سنن ترمذی ص ۱۷ سورۃ حجرہ امام طحاویؓ شرح معانی الاثار ص ۱۱ میں فرماتے ہیں۔

واما حدیث عبد الحمید بن حفصہ کہ عبد الحمید بن حفصہ کو حجب وہ خود ضعیفہ فانہم یضعفون عبد الحمید قرار دیتے ہیں اور اس سے اجتیاج نہیں کرتے

فلا يقِيمون به جَحْتَه فَكَيْفَ تُوپھر اس کی حدیث سے کس طرح  
یمحبتوں نے مثل هذا الا جَحْتَت پکڑتے ہیں۔

اور خود امام طحاویؒ نے (شرح معانی الامار ص ۱۲ میں) اسے ضعیف قرار دیا  
ہے اور حافظ ابن قیم حذبیلؓ اس کی ایک حدیث کا جواب یوں نیتے ہیں۔

وضعفت صحیب بن سعید والشوري کہ امام صحیب بن سعید اور امام ثوریؓ نے عبد الحمید  
عبدالحمید بن حبظر رضى الله عنه (ص ۱۳) بن جعفر کو ضعیف قرار دیا ہے۔

اس خطاء کا راوی نے رفع الیدين کا ذکر کر کے اپنی خطاء کا انکھار کیا ہے۔

فاضل شوکانیؓ غیر مقلد نسل الاول طا۔ ص ۲۳ میں عبد الحمید بن حبظر کی ایک روایت بدرے  
یوں لکھتے ہیں۔

وقال ابن المندز لا يثبته اهل يعني ابن المندز نے فرمایا اس روایت کو محدثین کلام  
النقل وفي اسناده مقال المز مضبوط قرار نہیں دیتے اور اس سند میں کلام ہے۔

چنانچہ امام بخاریؓ نے اپنی صحیح بخاری ص ۱۲ میں ابو حمید ساعدیؓ کی یہ روایت  
ذکر کی ہے مگر رفع الیدين عندا فتح الصلوٰۃ کے علاوہ کا اور کوئی ذکر نہیں ہے۔  
چنانچہ علامہ امیر بیانیؓ غیر مقلد سبل السلام ص ۱۵ میں لکھتے ہیں۔

تقديم حدیث ابی حمید من کہ حضرت ابو حمیدؓ کی حدیث جو بخاری کی  
رواية البخاري ولكن ليس فيه روایت سے گزر چکی ہے اس میں رفع میں  
ذکر الرفع الاعنة تكبيرة الاحرام تکبیر احرام کے سوا اور کہیں نہیں لیکن ابو داود  
بنخلاف حدیثه عند ابی داؤد کی یہ روایت اس کے خلاف ہے اور اس  
ففیه اثبات الرفع في المواقف میں رفع الیدين کا ذکر ہے۔

الثلاثة -

معلوم ہوا کہ رفع الیدين کا بیان بخاری میں اس لیے نہیں ہے کہ وہاں راوی عبد الحمید  
بن حبظر نہیں ہے اور چونکہ ابو داود میں عبد الحمید ہے اس لیے اس نے لطفہ خطاء رفع

الیہین کا ذکر کر دیا ہے اگر رفع الیہین کا ذکر صحیح ہوتا تو امام بن حارثی اسے صحیح البخاری میں بیان کرنے سے ہرگز نہ چوکتے کیونکہ انہوں نے جزو رفع الیہین میں ہر قسم کی طب و یابس روایات کی بھرتی کی ہے۔

**جواب ۳:-** اس حدیث میں عبد الحمید بن حبزر کے ضعیف ہونے کے علاوہ یہ حدیث منقطع بھی ہے کیونکہ محمد بن عمرو بن عطاء کا سماع حضرت ابو قتادہؓ سے ثابت نہیں ہے حالانکہ حدیث میں ہے منه ابو قتادہؓ چنانچہ امام طحاوی شرح معانی لائے ص ۱۲ میں لکھتے ہیں۔

وفاة ابی قتادة قبل ذالک کہ حضرت ابو قتادہؓ کی وفات اس محمد بن عمرو وصلی اللہ علیہ علیہ السلام کی ولادت سے بھی پہلے ہے اور ان کی نماز جنازہ حضرت علیؓ نے پڑھائی ہے۔

چنانچہ صحیح سند سے ثابت ہے کہ حضرت ابو قتادہؓ کی نماز جنازہ حضرت علیؓ نے پڑھائی ہے دیکھئے مصنفت ابن ابی شیبہ ص ۱۶۷ شرح معانی آلاماً ص ۳۹ سنن الکبری ہمیشہ ص ۲۶ تاریخ بغداد ص ۱۶۱ طبقات ابن سعد ص ۹۔

اور علامہ مار دینی الجوہر الفقی ص ۲۹ میں لکھتے ہیں کہ امام ابن عبد البر بالکیؓ نے استیحاب میں کئی طرق سے روایت موسی بن عبد اللہ بن زید الانصاری و امام الشعیبؓ سے کہ انہوں نے کہا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو قتادہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور امام حسن بن عثمانؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہؓ نے ہد میں فوت ہوئے ہیں الا مخصوصاً۔

اور حافظ ابن حجر الخیص الجیری ص ۱۶۰ میں ہمیشہ کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ راجح یہی ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو قتادہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی ہے علامہ سید محمد اول شاہ صاحب نیل الفرقان ص ۲ میں لکھتے ہیں۔

**دف الکمال و قیل توفی** کمال میں کہا گیا ہے کہ حضرت ابو قتادہؓ کو فیں

بالکوفہ سنہ ثمان  
وثلاثین ولہذا قال ابن  
حزم دفعہ وهم فیہ  
یعنی عبدالحید۔  
حالہ میں فوت ہوئے ہیں اس لیے علامہ ابن عزہ  
ظاہری غیر علم فرماتے ہیں شاید کہ عبدالحید کا وہم بہ  
(عملی ص ۱۷۸) یعنی اس حدیث میں رفع المیعنی میان  
کرنے اور پھر محمد بن علی عطاء کی حضرت ابو قاتدہؓ سے  
حدیث بیان کرنے۔

الحاصل یہ امام شعبی موسیٰ بن عبد اللہ الانصاری امام طحا وی علامہ ابن عبد البر الکلبی علامہ  
ابن عزہ امام حسن بن عثمان حافظ ابن حجر علامہ ماروینی سبکے سب فرماتے ہیں کہ حضرت  
علیؑ نے حضرت ابو قاتدہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ نیز علامہ ماروینی الجوہر النقی ص ۲۸  
میں لکھتے ہیں

یعنی ابن قطان فاسیؓ نے فرمایا ہے کہ واجب  
ان کے لیے راوی کا یہ قول ثابت کرنا کہ ان میں حضرت  
ابو قاتدہؓ بھی تھے کیونکہ حضرت ابو قاتدہؓ تو حضرت  
علیؑ کے دورِ خلافت میں شہید ہوتے ہیں اور حضرت  
علیؑ نے آپ کا جنازہ پڑھایا ہے اور یہ صحیح ہے اور  
حضرت علیؑ ۲۳ ہمیں شہید ہوئے ہیں اور محمد بن علیؑ  
نے یہ نماز نہیں پایا اور کہا گیا ہے کہ حضرت ابو  
قاتدہؓ ۲۳ ہمیں فوت ہوئے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں  
ہے کیونکہ واقعی کتاب کی روایت یہ

قال ابن قطان فییب التثبت فی  
قوله فیہم ابو قاتدہ فان ابا  
قاتدہ قتل مع علی و هو مصلی  
علیہ هذا هو الصیحہ وقت  
علیؑ سنۃ اربعین و محمد  
بن عمرو و میدرک ذالک  
مقیل توفی ابو قاتدہ سنۃ  
ابعث خمین و لیس بصیحہ

اس لیے امام ابن ابی حاتمؓ (کتاب الحکایہ ص ۱۴۳ میں) لکھتے ہیں۔

قال ابی فضیل الحدیث مؤسساً کہ میرے باپ ابو حاتم نے فرمایا کہ پس  
یہ حدیث منقطع ہے

(فائدہ) ابو حاتمؓ کی اصطلاح ہے کہ وہ منقطع روایت کو مرسلاً کہتے ہیں۔ (تفہیم النظر)

(بِحُجَّةِ الْأَحْرَنِ الْكَلَامِ عَلَيْهِ) علامہ سیفیہ محمد انور شاہ صاحب نے میراث دین ص ۲۳۷ میں لکھتے ہیں  
و کان قتل علیٰ سنه ربیعین کہ حضرت علیؓ ہم ہیں شہید ہوئے ہیں اور  
دان محمد بن عرب بن عطاء ما تھا کہ حضرت علیؓ کے بعد فوت  
محمد بن عمر بن عطاء ۱۲۰ھ کے بعد فوت  
ہوئے تو اس کی کل عمر اتنی سال سے کچھ  
بہ سنه عشرین و مہانہ زائد ہے تو اس عمر کے مطابق محمد بن عمر بن عطاء  
ولہ نیف و سماون سنه هجری فضیلہ نے حضرت ابو قادیہ کا نامہ نہیں پایا۔  
امام عثیم بن عدیؓ بھی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قادیہ ۲۳۸ھ میں فوت ہوئے ہیں  
و دیکھیے البدایہ والنہایہ ع ۲۸۶۔

فاریقین کرام جب یہ حدیث ضعیف اور منقطع ہے تو رفع آئیہ میں نہ حضرت ابو حمید  
ساعد میش سے ثابت ہوا اور نہ دشمن صحابہ کرام سے۔ اسی کو کہتے ہیں نہ ہے بالآخر بھی بھرپور  
اور محمد بن عمر بن عطاء کی ملاقات نہ تو حضرت علیؓ سے ثابت ہے اور نہ ابو قادیہ سے  
فاصنی شوکانیؓ غیر مقلد نیل الا و طار ص ۱۸۵ میں لکھتے ہیں یہ صحیح ہے کہ حضرت ابو قادیہ  
حضرت علیؓ کی خلافت میں فوت ہوئے ہیں مگر محمد بن عمر کی عمر وفات میں غلطی ہے  
یعنی تاریخ لکھنے والے غلط کار میں۔ سبحان اللہ تعالیٰ۔

(تبذییہ) مولوی عبد اللہ صاحب روپڑی غیر مقلد رفع یہیں اور آمین ص ۱۱۹ میں لکھتے ہیں  
مجلس علماء دیوبند نے جس تلمیخ کے حصے سے یہ عبارت نقل کی ہے (کہ حضرت علیؓ  
نے حضرت ابو قادیہ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی اور یہی راجح ہے) اس تلمیخ کے حصے میں  
میں حافظ ابن حجر رکھتے ہیں محمد بن عمر وہیں ایک محمد بن عمر بن علیمہ بن دقاصلیسی  
(والصحيح لیشی) مدین جو عطاف بن خالد کا استاد ہے اس کی ملاقات ابو قادیہ سے  
نہیں ہوتی اور ایک محمد بن عمر بن عطاء تابعی کبیر ہے جو عبد الحمید بن جعفر کا استاد ہے  
اس کی ملاقات ہے اس نے ابو حمید ساعدیؓ وغیرہ سے خود ناہے خواہ وفات  
ابو قادیہ خلافت علیؓ میں ہوئی یا بعد میں چنانچہ امام بخاری نے اس کے مسامع کی تصریح

کی ہے اور اسی بناء پر اس کی روایت اپنی کتاب صحیح بخاری میں لائے ہیں گویا  
 طحاوی نے غلطی کی کہ محمد بن عمر و ایک بھی سمجھ کر حدیث کو ضعیف لکھ دیا فارمیں کراما  
 مجلس علماء دیوبند کی دیانتداری ملاحظہ فرمادیں کہ حافظ ابن حجر ہی سے اس حدیث  
 کا ضعف بیان کر رہے ہیں حالانکہ وہی اسکو صحیح کہ رہے ہیں الخبلفظ - حافظ عبد اللہ  
 روپڑی نے اس عبارت میں کہی غلطیاں کی میں اولاً تو محمد بن عمر و عدو بستانہ بے فائدہ ہے  
 کیونکہ محمد بن عمر بن علقمہ کیاتفاق محمد بن کرام حضرت ابو قتادہ سے ملاقات نہیں ہیں  
 باقی محمد بن عمر بن عطاء کی ملاقات حضرت ابو قتادہ سے ہے یا نہیں سبب اس میں  
 ہے اگر اس روایت کو لیا جائے جو موسیٰ بن عبد اللہ النصاریؒ و امام شعبی شاگردان  
 حضرت علیؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو قتادہ کی نماز جازہ  
 پڑھائی ہے تو پھر محمد بن عمر بن عطاء کی حضرت ابو قتادہ کے کسی صورت میں بھی ملاقات  
 مستchor نہیں ہو سکتی بلکہ اس کی ولادت بھی حضرت ابو قتادہ کی وفات کے بعد ہوئی  
 ہے کیونکہ حضرت علیؓ ۶۴ میں شہید ہوئے ہیں اور حضرت ابو قتادہ ۷۰ میں کمال  
 کوفہ میں فوت ہوئے ہیں اور محمد بن عمر بن عطاء ۱۱۰ھ کے بعد فوت ہوئے ہیں۔  
 اور اس کی کل عمر ۸۰ سال سے متجاوز ہے تو حضرت ابو قتادہ سے ملاقات کب  
 ہو سکتی ہے ہاں اگر واقعی کذاب کی روایت لی جائے کہ حضرت ابو قتادہ ۷۳ میں  
 میں فوت ہوئے ہیں تو حافظ ابن حجرہ تہذیب التہذیب ص ۲۶۵ میں لکھتے ہیں۔  
 دیکون محمد بن عسر علی

هذا ادبك من حياته احتى  
 کراس روایت کی بناء پر محمد بن عمر و حضرت  
 من عشر سینين والله تعالى اعلم  
 ابو قتادہ کی حیاتیکے دریں سال سے زیادہ عرصہ  
 پانے والا ہو گا۔ والله تعالى اعلم۔

اس میں روایت کے عنفعت کی طرف اشارہ ہے مولانا حافظ عبد اللہ صاحب  
 روپڑی کا حافظ ابن حجرؓ کی طرف وثوق سے یہ منسوب کرنا کہ حضرت ابو قتادہ کی وفات

خواہ خلافت علیؑ میں ہوئی بوسا بعد میں حافظ ابن حجرؓ کے ہاں محمد بن عمر بن عطا۔ کی ملکاتا حضرت ابو قاتا وہ سے ثابت ہے بالکل غلط اور حافظ ابن حجرؓ پر بے جا حملہ ہے و ٹائیا امام طحاویؓ کی غلطی تو ثابت نہ ہو سکی بلکہ غیر مقلدین حضرات کی تاریخ سے ناقصیت ثابت ہوئی۔ وسائل حضرت امام سجارتؓ نے محمد بن عمر بن عطا۔ کی روایت جو حضرت ابو حمید ساعدیؑ سے صحیح بخاری ص ۱۳۷ میں روایت کی ہے اس میں نتور فوج الہیں ہے اور ن عبد الحمید بن حضرت اور ن دشیں صحابہ کرامؓ کا کوئی ذکر ہے انہوں نے عبد الحمید بن حضرت کا بنیا یا ہوا یہ سارا گور کھو دھندا ہی ختم کر دیا ہے۔

**جواب ۳:** اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے کسی روایت میں آتا ہے عن محمد بن عمر بن عطا عن ابو حمید الساعدي ریکھئے ابو داؤد ص ۱۰۶ مصنف ابن المیثیب ص ۱۵۹ طحاوی ص ۱۱۱ ابن ماجہ ص ۶۲ اور کسی روایت میں ہے محمد بن عمر و اخْبَرْنِي مالاکَ عن عیاش او عباس بن سهل الساعدي اَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسِ فَيْهِ الْبُوْدَأْ وَ الْسَّنَنِ الْكَبِيرِ بِهِ تَقَىِ ص ۱۱۱ اور کسی روایت میں ہے عن محمد بن عمر بن عطا عن عیاش او عباس بن سهل عن ابو حمید الساعدي سنن الکبری ص ۱۸۳ اور کسی روایت میں ہے عن محمد بن عمر بن عطا عن عیاش او عباس بن سهل ابو داؤد ص ۱۱۱ طحاوی ص ۱۲۴ اور کسی روایت میں ہے محمد بن عمر بن عطا قال حدثني رجل انه وجد عشرة من أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم طحاوی ص ۱۱۱ - الغرض شدید اضطراب ہونے کے باعث یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ مضطرب حدیث بھی ضعیف کی قسم ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد نے دلیل الطالب ح ۶۱۸ و ص ۸۸۲ میں اور مولانا عبد الرحمن صاحب مبارک پوری غیر مقلد نے تحقیق الكلام ص ۲۳۲ میں اس بات کو تسلیم کیا ہے - بحوالہ حسن الكلام ص ۹۸ ۔

**جواب ۴:** اس حدیث کے تین میں بھی اضطراب ہے طحاوی ص ۱۲۱ ابو داؤد

ص ۶۷ میں توزک کا ذکر ہے لیکن ابو داؤد ص ۱۰۸ میں توزک کی نفی ہے پھر عبد الجمیع بن جعفر کے طریق سے قالو جمیعاً صَدَقَتْ اور دوسرے طریق میں یہ نہ درد جب یہ روایت ضعیف ہے منقطع ہے مضطرب ہے سند اور متن تو یہ صحیح کیسے ہو سکتی ہے اور اس سے احتیاج کیسے کیا جاسکتا ہے۔ جناب محمد حاکمی صاحب نے اس روایت کی بناء پر سولہ صحابہ کرام سے رفع الیہین ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنے رسالہ میں خوب بھرتی کی ہے اور حضرت سلمان فارسی المتوفی ۲۵۰ھ سے (قرۃ العینین ص ۳۲) اور حضرت ابو مسعود النصاری المتوفی ۴۳ھ سے (قرۃ العینین ص ۲۱) بھی اس روایت کی بناء پر رفع الیہین بیان کیا ہے حالانکہ ٹھوس دلائل سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ محمد بن عگر و بن عطا۔ اس زمانے کو نہ پا کے۔ نیز حضرت ابو مسعود النصاری سے مرفع روایت میں صرف رفع الیہین عن الدافتاح کا بیان ہے جس کو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماذ فرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سالع العبراد قال دخلنا على أبي مسعود الانصارى فسئلنا عن القصبة  
فقال الا اصلى بكم كمما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمى  
قال فقام فحكته ورفع يديه . الحديث دیکھئے مذ احمد ص ۱۰۸ و مسلم ص ۲۵۵  
کیا ہی خوب کہا ہے ۔

خشت اول چون نہ معمار کج تاثر آمسیر و دیوار کج  
دلیل ۲۔ ابو داؤد ص ۱۰۸ مذ احمد ص ۲۵۵ و مسلم ص ۲۸۹ میں روایت ہے کہ حضرت  
عبداللہ بن زبیر رکوع و سجود میں رفع الیہین کرتے تھے۔

جواب : یہ حدیث ضعیف اور مجہول اور باطل ہے کیونکہ اس کی سند میں دو لوگیں  
ہیں ایک عبد اللہ بن زبیر ہے جو کہ ضعیف ہے بااتفاق اکثر محدثین وغیر مقلدین۔  
چنانچہ اسی حدیث کا جواب یہ ہے ہوئے منحصر غیر مغلظ عالم میں الدین عبد الجمیع  
حاشیہ ابو داؤد مصری ص ۲۵۵ میں فرماتے ہیں۔

و فی اسنادہ عب د اللہ بن نہیعۃ کے اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن نہیع  
دفیہ معتال ہے جس میں کلام ہے۔

علامہ امیر بیانی غیر مقلد نے سبل السلام ص ۲۰۷ و ص ۳۳۴ میں اے ضعیف  
قرار دیا ہے علامہ قاضی شوکانی غیر مقلد نے الغواہ الجھود ص ۲۱۲ و ص ۲۱۶ میں اے ضعیف  
اور ذا حب الحدیث کہا ہے مولانا عبدالرحمن مبارک پوری غیر مقلد نے تحفۃ الاحدوی  
ص ۲۱۵ و ص ۲۲۵ و ص ۲۳۵ و ص ۲۷۲ میں اے ضعیف اور متردک الحدیث قرار دیا  
ہے۔ روسراراوی تکمیل مکنی ہے جو کہ محبوول ہے میزان الاعتدال ص ۲۲۷ میں ہے  
لا یعرف تصریب ص ۲۳۳ میں ہے مجہول من الرابعة۔ نیز اس روایت  
میں رفع الیدين فی المسجد کا ذکر ہے جس کے غیر مقلدین حضرات منکر میں فنا ہو جوابکم  
نہ ہو جوابنا نیز حضرت ابن الزبیرؓ سے مجمع روایت میں رفع الیدين صرف عند افتتاح  
ثابت ہے دیکھئے اب ثانی میں دلیل ۱۹ کے تحت بلکہ حضرت ابن الزبیرؓ نماز میں  
مطلقاً رفع الیدين سے منع کرتے تھے جس کی سند بھی صحیح ہے وہاں ہی دیکھیں غیر مقلد ان  
حضرات نے اس باطل روایت سے احتجاج کیا ہے دیکھئے قرة العین ص ۲۰۰ گھر کی  
صاحب وزینۃ الصلوۃ ص ۸ حافظ عنایت صاحب اثری غیر مقلد گجراتی مکمل مجموعت  
اور پھر صینیں بمسجد کے الفاظ شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں۔ فوا اسفا۔

دلیل ۱۹۔ ابن عباس ص ۲۲ میں ہے

عن ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تحریر  
کے ساتھ رفع الیدين کرتے تھے۔  
الجواب ہے روایت بھی باطل اور موضع ہے کیونکہ اس کی سند میں عمرو بن میاس  
واقع ہے جو کہ ضعیف اور وجہ ہے امام بخاریؓ پانے استاد عمر و بن علی فلاں سنؓ سے  
نقل کرتے ہیں کریہ وجہ ہے امام نسائیؓ اور امام دارقطنیؓ فرماتے ہیں متردک امام حاکمؓ

ابو حمّد فرماتے ہیں زاہِبُ الحدیث ہے اور یہ حدیث رفع المیین عنده کل تکبیرۃ اسی نے روایت کی ہے رَتَبَهُ يَبْرُدُهُ عَنْهُ (تہذیب التہذیب ص ۲۸۷) حافظ ابن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں (ابن حجرؓ) کہتا ہوں کہ امام ابن حدیؓ نے فرمایا ہے کہ یہ راوی ابن طاؤس سے باطل روایتیں نقل کرتا ہے اس کی کوئی راوی متابعت نہیں کرتا دیہ باطل روایت بھی ابن طاؤس سے ہے اور امام ابن حبانؓ نے کہا ہے کہ یہ راوی - ثقة راویوں سے موصوع روایتیں نقل کرتا ہے اس کی روایت لکھنی جائز نہیں ہے مگر بطور تعجب کے اور امام عقیلؓ نے کہا ہے کہ یہ راوی منکر الحدیث ہے اور امام ساجیؓ نے کہا ہے کہ باطل اور منکر روایتیں نقل کرتا ہے الٰہ تہذیب التہذیب۔

اور تذکرہ مقدسی ص ۱۵۲ میں ہے لایحہ الاحتجاج بہ کہ اس سے احتجاج کرنے حلال نہیں ہے حافظ ابن حجرؓ نے تقریب میں لکھا ہے کہ بعض محدثین حضرات نے اسے کذاب قرار دیا ہے۔ نیز اس حدیث میں عنده کل تکبیرۃ رفع المیین کا بیان ہے اور تم اس کے منکر ہونا ہو جواب کم فہموجو اپنا اس طرح حضرت ابن عباسؓ سے نظر بن کثیر سعدی کے طریق سے ایک روایت مرفیٰ ہے ابو داؤد من ۱۶۹ مگر یہ روایت بھی منکر اور موصوع ہے کیونکہ نظر بن کثیر سعدی سخت مجرد ہے امام ابو حاتمؓ فرماتے ہیں شیخ فیہ نظر امام دارقطنیؓ فرماتے ہیں میہ نظر امام ابن حبانؓ فرماتے ہیں ۔

یہ دو موضوعات عن الثقات ریکوڈ کہ ثقة راویوں سے موصوع روایتیں نقل کرنا الاحتجاج بہ بحال۔

میں (ابن حجرؓ) کہتا ہوں کہ اس کو علی بن حسین بن جنیدؓ اور امام دولاۃؓ اور امام عقیلؓ دغیرہ تم سب نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (تہذیب التہذیب ص ۲۸۷) اور تذکرہ مقدسی ص ۲۸۷ میں اسی حدیث کے جواب میں ہے فیہ النضر بن کثیر ابو سہل قال البخاری عنده مناکیر۔ علامہ احمد مجود شاہؓ نے غیر مقلد تعلیقات محلی ص ۲۸۷ میں لکھتے

ہیں ضعیف اور مولوی محقق الدین عبدالحمید غیر مقلد حاشیہ ابو داود ص ۲۵۶ میں اسی حدیث کے جواب میں لکھتے ہیں وہ ضعیف الحدیث و قال ابو الحمید النیسا ابوی هذا حدیث منکر من حدیث ابن طاوس آه بلفظه - علامہ شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد عن المعمود شرح ابن داود عن ۲۷۰ میں لکھتے ہیں النفرین کثیر السعدی ضعیف الحدیث بہت افسوس آتا تھے ان غیر مقلدین حضرات پر جواس روایت سے احتجاج کرتے ہیں چنانچہ گھر برا کھنی نے قرة العینین ص ۲۷۰ میں اس سے احتجاج کیا ہے نیز حضرت ابن عباسؓ کی صحیح حدیث لا ترفع الہیدی الا گذر چکی ہے کہ رفع الہیدیں سات مقامات کے علاوہ نہ کیا جائے اور نواتب صدیقین حسن خانؓ غیر مقلد فرماتے ہیں بنیہ جیہہ فلذ احضرت ابن عباسؓ سے رفع الہیدیں ثابت کرنا سخت غلطی ہے۔

**دلیل ۶:- ابن ماجہ ص ۶۲ میں روایت ہے۔**

ان جابر بن عبد اللہ کان اذا افتتح حضرت جابرؓ بن عبد اللہ جب نماز شروع کئے الصلوة رفع يد يده و اذا ركع تورفع الہیدیں کرتے اور جب رکوع کرتے اور رفع رأسه من الرکوع فعل مثل رکوع سے سراحت توا ایسا کرتے اور فرماتے ذالک ويقول رأيت رسول الله كم من ذنب رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل فعل عليه دستہ بہی کرتے دیکھا ہے۔ مثل ذالک۔

**حافظ ابن حجر ر درایہ ص ۸۶ میں فرماتے ہیں رجالہ ثقات۔**

**الجواب :-** اس حدیث کی سند میں دو روایت متكلّم فیہ میں ایک ابراہیم بن طہمان ہے جس کے بارے امام ابن حبانؓ فرماتے ہیں کہ اس کی بعض روایات تو صحیح روایتوں کے مشابہ ہیں اور بعض روایات ایسی ہیں جن میں یہ خود متفرد ہے اور وہ روایات مُعْضَلَات ہیں یعنی غیر مصنوم المراد ہیں (تہذیب التہذیب ص ۱۳۱) اور تذکرہ

مقدسی ص ۵ میں اس کی ایک روایت کو بے اصل قرار دیا گیا ہے چنانچہ اصل الفاظیہ میں فیہ ابراہیم بن طہمان و مذالا صل لہ عن رسول اللہ حصلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ اس حدیث کے بارے بھی محدث سیمانی « فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن طہمان نے جو یہ حدیث رفع الیہین کی عن ابی الزبیر عن جابر روایت کی ہے محمد بن کلام نے اس کا انکار کیا ہے چنانچہ اصل الفاظیہ میں و قال السیمانی انکروا علیہ حدیثه عن ابی الزبیر عن جابر فی رفع میدین (تہذیب التہذیب ص ۱۳)۔

حافظ ابن حجر کا اس روایت کے باعے آخری فیصلہ  
 قلت الحق انه ثقة صحيح      میں (ابن حجر) کہتا ہوں کہ حق بات یہ ہے  
 الحديث اذا روی عنہ ثقة      کہ ابراہیم بن طہمان ثقة اور صحیح الحديث ہے  
 فلم يثبت غلوه في الارجاء      جب کہ اس سے روایت کرنے والا بھی ثقہ ہو  
 (تہذیب التہذیب ص ۱۳)      اور اس کا ارجاء میں غلوٹ ثابت نہیں ہے۔

مگر یہاں ابراہیم بن طہمان سے روایت کرنے والا ثقہ نہیں ہے چنانچہ اس روایت میں موسی بن مسعود ابو خدیفۃ التندسی تلمیذ ابراہیم بن طہمان ضعیف ہے امام ترمذی فرماتے ہیں دموصی بن مسعود ضعیف فی الحديث سنن ترمذی ص ۹۸ فرماتے ہیں سنن ترمذی ص ۷۹ امام بخاری کے استاد عمر و بن علی الغلاس ع فرماتے ہیں لا يحدُثُ عَنْهُ مَنْ يَبْصُرُ الْحِدِيثَ جو کو حدیث میں بصر ہوگی وہ اس سے روایت نہ کرے گا معلوم ہوا کہ اس حدیث سے احتجاج کرنے والے بصیرتِ حدیث سے محروم ہیں)۔ امام ابن حزیرۃ فرماتے ہیں لا يحتج بہ امام حاکم ابو الحمد فرماتے ہیں لیس بالقوی عنتہم امام ابن قانع فرماتے ہیں ذیہ ضعفت امام حاکم ابو العبد فرماتے ہیں کثیر الوهم سیئی الحفظ امام ساجی فرماتے ہیں یعنی نعمت و هویت

کہ اصل عبارت میں تحریف کرنا تھا لیتیں الحدیث ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں  
قد اخْرَجَ الْبَخَارِيُّ وَهُوَ كَثِيرُ الْوَهْمِ تَكَلَّمُوا فِيهِ كَمَا نَحَارَى  
نے اس سے احتجاج کیا ہے مالانکہ یہ کثیر الوہم ہے محمد بن کرام نے اس میں کلام  
کیا ہے ابن حجر رحمۃ رحمہ فرماتے ہیں کہ بخاری میں اس کی کوئی حدیث  
نہیں ہے بغیر تین حدیثوں کے جو اس نے سفیان سے روایت کی ہیں وہ بھی بطور  
احتجاج کے نہیں بلکہ متابعتہ ہیں امام احمد و امام ابو حاتم و امام ابن حبان سب نے  
اس کو خطاء کا رقمہ رکھ رکھا ہے تہذیب التہذیب ص ۲۰۶ تا ۲۰۸ . علامہ ابن حزم  
ظاہری غیر مقلد فرماتے ہیں ۔

**موسیٰ بن مسعود ابو حذیفة** کری ضعیف حروف بدلتے والا کثیر الخطاء  
**النهدی ضعیف محدث کثیر** ہے اور اس نے سفیان سے باطل روایتیں  
الخطاء رفعی عن سفیان البوطیل نقل کی ہیں ۔  
(عملی ص ۱۱۴)

حافظ ابن حجر رحمۃ رحمہ پر بہت افسوس آتا ہے کہ وہ اس ضعیف حدیث کے بارے  
ربال ثقات فرماتے ہیں ۔ حافظ ابن حجر رحمۃ رحمہ ایک حدیث کے بارے فرماتے ہیں ۔  
ربال ثقات علامہ امیر عیانی غیر مقلد نے سبل السلام ص ۳۷۳ حدیث ثامن متعلق  
ثمن سنورہ کلب نہیں حافظ ابن حجر رحمۃ رحمہ کی خوب خبری ہے کہ یہ حدیث منکر اور  
باطل ہے اس کے رجال ثقات کیسے ہیں ۔ حافظ ابن حجر رحمۃ رحمہ قصہ تملک غزانیق العلی  
کو بھی صحیح سمجھتے ہیں ردیکھنے فتح الباری ص ۲۲۲ تا ۲۲۳ ۔ حالانکہ قاصنی عیاضن و  
امام نوری اس کو موصوع و باطل قرار دے چکے ہیں اس یہے علامہ احمد محمد شاکر غیر مقلد  
نے شرح ترمذی ص ۲۵۷ میں حافظ ابن حجر رحمۃ رحمہ کی خوب خبری ہے اور آخر میں فرماتے  
ہیں وقد اخطاء في ذلك خطاء لأن رضاه له دليل عالیہ زلۃ  
عفوا اللہ عنہ آہا الحاصل ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ سے رفع الیدين کی

روایت غیر ثابت ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ کی سخت غلطی ہے جو انہوں نے روایت کے بارے کہہ دیا ہے کہ رجالہ ثقات۔

دلیل ۷: ابن ماجہ مولت میں روایت ہے

عمیر بن حبیب قال حکان رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن حبیب فرماتے ہیں کہ فرض صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نماز میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ معل تکبیة فی الصلوة المكتوبة دلیل ہر تکبیر کے ساتھ رفع الہدیین کرتے تھے۔

الجواب :- یہ حدیث بالاتفاق محدثین کرام ضعیف و بناولی ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی تورفہ بن قضاعہ الغانی الشامی ہے جو کہ ضعیف و محبوول ہے دوسرਾ راوی عبد اللہ ہے جس نے پہنچے باپ کے نہیں سن۔ چنانچہ امام بن حارث فرماتے ہیں رفہ بن قضاعہ الغانی الشامی عن الوضاعی فی احادیثہ مناکیر (ضعیف صغیر بن حارث ص ۱۳) یہ روایت بھی ادنیگی کے طریق سے ہے امام شافعی فرماتے ہیں ویسے بالقوی رضعاو ضعیر شافعی ص ۲۲) اور تندکرہ محدث سی ص ۲۳ میں اسی حدیث کا جواب یوں دیا گیا ہے فیہ رفہ بن قضاعہ دھو ضعیف۔ علامہ محمد فواد عبدالباقي تعلیمات ابن ماجہ جلد اول حدیث ۸۶۱ میں اسی حدیث کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مجمع الزوائد میں ہے کہ رفہ بن قضاعہ ضعیف ہے اور عبد اللہ نے پہنچے باپ سے نہیں سن۔

حکاہ العلانی عن ابن حجر عین محمد بن علیؑ نے اسکی ابن حجر عینؑ سے حکایت کی ہے۔ امام دارقطنیؑ امام ابن حبانؑ امام ابن عذرؑ سبکے سب اس حدیث کو غلط قرار دیتے ہیں (دیکھئے تندکرہ حدیثۃ التہذیب ص ۲۸۳ و ص ۲۸۴) اور امام احمدؓ و امام سیوطیؓ بن معینؓ بھی اس حدیث کو غلط قرار دیتے ہیں (دیکھئے برائع الفوائد عینؑ لا بن قیمؓ نیز اس حدیث میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الہدیین بیان کیا گیا ہے حالانکہ غیر مقلدین حضرات اس کے قابل ہی نہیں ہیں فما هو جوابكم فهو جوابت تعجب کی بات ہے کہ

مولوی نور حسین گرجا کھنی غیر مقلد پنے رسالہ قرۃ العینین ع ۳ میں اس غلط روایت کے احتجاج کرتے ہیں۔

دلیل ۹: قال ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دھکان پر ٹھہری ہے اور آپ رفع الیمین کرتے تھے جب کہ افتتاح صلوٰۃ کرتے اور جب کہ الصلوٰۃ و اذارکع و اذارفع رأسہ رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر انھلتے۔ امام سیفی ثقات (وہیقی ص ۲۴) فرماتے ہیں کہ اس روایت کے راوی ثقة ہیں۔

الجواب: اس حدیث میں کسی خوابیاں ہیں جن کے باعث یہ حدیث غیر ثابت ہے اول توبہ حدیث منقطع ہے کیونکہ الفاظ اس طرح ہیں۔

خبرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا محمد بن عبد اللہ الصفار الراہدؑ نے اپنی کتابے یہ حدیث کھلائی اور کہا کہ محمد بن اسماعیل سلمیؑ نے کہا ہے علوم ہوا کریہ حدیث انہوں نے سلمیؑ سے خود کتابہ قال قال ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل السلمیؑ کی ہے۔

من ادعی الاتصال فعليه البيان۔ ثانی محمد بن اسماعیل سلمیؑ مشکلم فیہ بے شاش سلمیؑ کا استاد محمد بن فضل سدویؑ اگرچہ ثقة ہے مگر آخر عمر میں مختلط الحدیث اور تغیر الحافظ اور منقوص العقل ہو گئے تھے اور محمد بن شین کرامؑ کا اتفاق ہے کہ ایسے راوی کی حدیث ضعیف ہوتی ہے۔ امام نوریؓ فرماتے ہیں و عارم (اس کا القبیلہ) اختلط آخرًا (مقدمہ شرح مسلم ص ۱۸) حافظ ابن حجرؑ فرماتے ہیں لقبہ عام ثُمَّة ثبت تعنیف آخر عمرہ (تقریب ص ۲۵) امام ابو حاتمؓ فرماتے ہیں اختلط عارمؓ فی آخر عمرہ و زال عقله (تہذیب التہذیب ص ۲۶) امام بخاریؓ فرماتے ہیں تعنیف آخر

عمرہ۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں  
 تغیرحتی کان لا یدی مایعہ  
 بہ فوج فی حدیثہ المتأخر  
 نیحیب التکب عن حدیثہ  
 فیما رواه المتأخرون فاذالہ  
 یعلم هذاترک الحال ولا  
 یحتج بشی منہا الخ  
 (تمذیب ص ۳۰۳ ج ۹)  
 چنانچہ محمد بن فضل سعد و مسیحی کاشاگر د محمد بن اسماعیل سلمی متأخرین میں سے ہے علامہ شیعوی  
 تعلیق حسن میں لکھتے ہیں

قلت فیہ ابوالنعمان محمد بن  
 فضل السداوسی و هو لفظة تغیر  
 بالآخرہ رواہ عنه ابو اسماعیل  
 السلی و هو لیس من اصحابہ  
 القد ماد ولد عینج الشیخان  
 فی صحيحہمَا الخ  
 محمد بن فضل سعد و مسیحی کاشاگر د محمد بن اسماعیل سلمی متوفی  
 ۲۲۳ھ ہے جس نے حالت اختلاط میں سنائے۔ رابعہ یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 کے عمل کے خلاف ہے کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچے اور  
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچے نماز پڑھی ہے اور یہ سب حضرات رفع الیدين افتتاح  
 سواند کرتے تھے دیکھئے باب ثانی میں دلیل ۱۵ میں۔

(تبیہ) مولوی نورسین صاحب گھر جا کمی غیر مقلد اپنے رسالہ قرۃ العین ص ۱۱ میں عنوان قائم کرتے ہیں دوسری حدیث صدیق اکبر پھر آگے لکھتے ہیں (جس کا خلاصہ یہ ہے) ابن حجر عزیز رفع یہ بن کرتے تھے امام عبد الرزاق فرماتے ہیں کہ ابن حجر عزیز نے نماز عطا سے سیکھی ہے اور عطا نے حضرت ابن زبیرؓ سے اور انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انہوں نے جبریلؓ سے اور حضرت جبریلؓ خدا سے لیکر آیا (بسبق ص ۳۴) گھر جا کمی صاحبؓ اس کو حدیث سمجھ کر اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے حالانکہ یہ امام عبد الرزاق کا قول ہے چنانچہ خود گھر جا کمی صاحب لکھتے ہیں کہ امام عبد الرزاق فرماتے ہیں اور حافظ عنایت اللہ صاحب اثری گجرائی غیر مقلد منکر مجہرات نے اپنے رسالہ ذینتۃ الصلوۃ ص ۱۱ میں اے عبد الرزاقؓ کا قول کہا ہے اگر اسی کا نام حدیث ہے تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت امام ابو حینیظؓ نے ترک رفع الیدين والی نماز اپنے استاد حماد وغیرہ سے سیکھی ہے اور انہوں نے حضرت ابراہیمؓ سخنی سے اور انہوں نے حضرت اسود و علقہؓ سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اور انہوں نے جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور انہوں نے حضرت جبریلؓ علیہ السلام سے اور حضرت جبریلؓ خدا تعالیٰ سے لے کر آیا۔ فلمذہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نماز میں رفع الیدين نہ کیا کرو۔

دلیل ۹۔ مجمع الزوائد ص ۱۰۲ و ص ۱۳۵ ۲۶ میں حضرت معاذ بن جبل کی مرفوع روایت میں رفع الیدين کا بیان کیا گیا مگر علامہ حبیبیؓ اس روایت کے بارے فرماتے ہیں۔ رواه الطبراني في الحکير وفيه الخصيبي بن جحش وهو حذاب مجمع الزوائد ص ۱۰۲ و ص ۱۳۵ ۲۶ - امام طبرانيؓ نے اس روایت کو اپنی کتاب معجم کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں خصیب بن جحش را ایک راوی ہے جو کہ بہت بڑا جھوٹا ہے جب یہ روایت جھوٹی ہے تو اس سے استدلال کیسے کیا جاسکتا ہے۔ گھر جا کمی صاحب اس جھوٹی روایت سے بھی استدلال کرنے سے نہیں چوکے (دیکھئے قرۃ العین ص ۱۱)

دلیل ۱۰: ابن ماجہ ص ۲۷ میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں یہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نماز میں کاندھوں کے برابر رفع یعنی کرتے جب کرنماز شروع کرتے اور جب روئے کرتے اور جب سجدہ کرتے۔

جواب ۱: اس حدیث کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش واقع جو کو ضعیف ہے اور اس کی روایت غیر الشامیین سے تو بالاتفاق محمد بن کرامؐ مردود ہے دیکھئے فروی شرح مسلم ص ۱۸ و سنن ترمذی ص ۱۹ و ص ۲۳ و ص ۲۷ علامہ ابن حزمؐ غیر مقلد فرماتے ہیں اسماعیل بن عیاش فہو ساقط لاسیما فیماروی عن المحجازین ( محلی ص ۱۶۴ جعفر شاکرؒ) امام طحاویؒ شرح معافی الآثار ص ۱۱ میں لکھتے ہیں وہذا لا يتحقق به لانته من روایة اسماعيل بن عیاش عن غير الشامیین مبارکبوریؒ غیر مقلد تحفۃ الا حوزی ص ۲۷ میں لکھتے ہیں اسماعیل بن عیاش المحمصی صدقوق فی روایته عن اهل بلده مختلط فی غیرہم امر حافظ ابن حجرؓ نے بلوغ المرام میں اس کی ایک حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے حالانکہ وہ شامیوں سے روایت کی گئی ہے دیکھئے سبل السلام ص ۱۲ باب سجود السهو حدیث ۹ علامہ میر میانیؒ غیر مقلد سبل السلام ص ۵۸ باب الوصایا میں لکھتے ہیں اسماعیل بن عیاش وہ ضعیف۔ علامہ شوکانؒ غیر مقلد الفوائد المجموع ص ۱۱ میں لکھتے ہیں اسماعیل بن عیاش وہو کثیر الخطأ انکر وہ بہت خطاء کار ہے۔

فارمین گرام۔ اسماعیل بن عیاش کی یہ روایت بھی غیر الشامیین سے ہے جو بالاتفاق محمد بن کرامؐ ناقابل قبول ہے۔

جواب ۲: حضرت ابو ہریرہؓ افتتاح صلوٰۃ کے سوار فتح الیمن ذکرتے تھے اور اس نماز کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ قرار دیتے تھے اور وہ حدیث بھی صحیح ہے دیکھئے باب ثانی میں دلیل وکا۔

جواب ۳: اس حدیث میں حین یسجد کے الفاظ بھی ہیں یعنی آنحضرت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبھہ میں بھی رفع الیدين کرتے تھے اور غیر مقلدین سبھہ میں رفع الیدين کے منکر میں فما هو جواب کو فہموجوابا۔ گھر جا کھتی صاحبین رسالہ قرۃ العینین میں اس روایت کو ذکر کر کے ابن ماجہ کا حوالہ دیتے ہیں اور حین یسجھ کے الفاظ شیر ما در سبھہ کر مہضم کر جاتے ہیں فوہفا۔

اعتراض: حضرت ابو ہریرہؓ کی اگر یہ روایت ضعیف ہے تو ان کی دوسری روایت جو البداؤد ص ۱۰۸ میں رفع الیدين کے باب میں آتی ہے صحیح ہے چنانچہ حافظ ابن حجرۃ المخیضن الجیزی ص ۲۶ میں (بحوالہ قرۃ العینین ص ۲۶) فرماتے ہیں رواہ البداؤد و رجالہ رجال النصیح اور امام ابن دقیق العیدؓ فرماتے ہیں وہ مؤذن خلہم عویجال الصیحع بحوالہ نصب الرایہ ص ۹۳۔

**الجواب:** اس کی سند میں کسی خرابیاں ہیں لا اول۔ اس کی سند میں ایک روایت یحییی بن الیوب غافقی ابو عباس مصری ہے اگرچہ صحیحین میں اس سے احتجاج کیا گیا ہے لگو پھر بھی امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ اس کا حافظ خراشیک اور وہ بہت خطاء کر رہا ہے اور محمدث جدیل امام اسماعیلیؓ فرماتے ہیں کہ اس سے احتجاج نہ کیا جائے امام ابن سعدؓ فرماتے ہیں کہ وہ منکر الحدیث ہے امام دارقطنیؓ فرماتے ہیں کہ اس کی بعض حدیثوں میں اضطراب ہے اور امام عقیلیؓ فرماتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے (تہذیب التہذیب ص ۱۸۶ آ ص ۱۸۷) حافظ ابن کثیرؓ اپنی تفسیر ص ۱۶۹ میں لکھتے ہیں فی مشیئی کما قال الامام احمد فیہ هو مشیئی الحفظ۔ کہ اُس میں کوئی خرابی ہے جیسا کہ امام احمدؓ نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ وہ خراب حافظ والا ہے اور حافظ ابن حجرۃ تقریب ص ۲۴۲ میں لکھتے ہیں۔

ص ۱۰۵ میں اخطاء من السابعة سچا ہے لیکن اکثر اوقات خطاء کی ہے۔

ساقیں طبقہ کاراوی ہے جناب نواب صدیق حسن خانؒ غیر مقلد نزل الابرار عن ۱۲ میں لکھتے ہیں وفیہ معتال لکھتے صدقہ۔ اور اس میں محمدثین کرامؓ کی

جرح ہے لیکن سچا ہے۔ اگر ہم اس کو حسن درجہ کا راوی بھی مان لیں تو بھی رفع الیدين اس کی خطا کا نتیجہ ہے۔ اثنانی اس کی سند میں ابن جریح راوی واقع ہے جو کہ ثقہ ہے مگر سخت قسم کا مدنس ہے اور یہ روایت اُس نے عنفہ سے روایت کی ہے اور ایسے راوی کی روایت بالاتفاق محدثین کرام مجتہدین نہیں ہوتی چنانچہ امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں۔

تجنب تدليس ابن جریح فانه نبی ابن جریح کی تدليس سے کیونکہ دبرتی میں  
قبیح التدليس لا بد لبس الافیما والابے نہیں تدليس کرتا مگر اس راوی سے  
سمعہ من مجموع (تہذیب التہذیب ص ۷۰) جو کہ مخدوش ہوتا ہے۔

مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوریؒ غیر مقلد ابکار الملن ص ۲۳ میں لکھتے ہیں کہ  
ابن جریح مدنس تھے اس کی روایت حسن کیسے ہوئی (بجز الاحسن الكلام ص ۲۵) اثنالث  
امام سعید بن عدینؒ ابن جریح کے متعلق فرماتے ہیں لیس بشی فی الزهری (تہذیب التہذیب ص ۲۶)  
کہ ابن جریح امام زہریؒ سے روایت کرتے ہیں لیس بشی ہے۔ فارمین کرامؒ یہ روایت  
بھی ابن جریح کی امام زہریؒ کے طرف سے ہے۔ اندریں حالات رجالہ رجال السیمیح  
کئے سے حدیث صحیح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سو و خوظ تدليس وغیرہ عیوب صحت حدیث  
کے منافی ہیں اور روایت بھی صحیح نہیں کی ہے۔ نیزان کی دوسری روایت میں ہر لوگ  
نیچے میں رفع الیدين کا ذکر کیا گیا ہے حالانکہ تم اس کے منکر ہو۔ چنانچہ علامہ احمد محمد  
شاکرؒ غیر مقلد شرح تہذیب ص ۲۴ میں لکھتے ہیں وفی روایۃ للدارقطنی فی العلل  
من حدیث ابی هریثۃ یرفع یدیه فی کل خفض ودفع اور حافظ ابن جریح  
تمحیص البیر ص ۱۹ میں لکھتے ہیں عن ابی هریثۃ انتہ کان یرفع یدیه فی کل  
خفض ودفع ویقول انا اسہمکم صلوا بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فما هر جوابکم فهو جوابنا۔

دلیل لا ہے خاتم نویسین صاحب گھر جا کھی اپنے رسالہ فرقۃ العینین ص ۲۷ میں

عنوان قائم کرتے ہیں۔ چودہ سو صحابہ کی شہادۃ۔ پھر یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ زیارت  
بن حرمہ فرماتے ہیں سالت حابد بن عبید اللہ کہ کنتم یوم الشجراة قال حکنا  
الفاواد بعماشة قال و مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سدھر فی رفع الیہ  
فی محل تسبیحة من الصلوة مجتمع الزوائد ص ۱۷۳۔ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ  
سے پوچھا کہ تمہاری (حدیثیہ میں) جب درخت کے شیخے بیعت ہوئی تھی تعداد  
کیا تھی تو اسنون نے فرمایا کہ ہم چودہ تسلو تھے اور جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
وسلم نماز کی ہر تیجیر میں رفع الیہین کرتے تھے۔

**الجواب ۱:** اس حدیث کی سنہ میں نصر بن باب ایک راوی واقع ہے جس کے  
بارے امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ وہ بہت بڑا جھوٹا تھا امام احمد فرماتے ہیں کہ وہ کذب  
نہ تھا مسند احمد ص ۱۷۳ اور محمد بن عین کی ایک جماعتی اسے مترک  
قرار دیا ہے اور امام بخاری فرماتے ہیں کہ محمد بن عین کرام سے جھوٹا شمار کرتے ہیں ابن معین  
وابن حبان نے بھی جرح کی ہے رمیزان ص ۲۳۳۔

**الجواب ۲:** جاپ گر جا بھی صاحب مجتمع الزوائد سے اس حدیث کے نقل کرنے  
میں خیانت اور بد دیانتی سے کام لیا ہے کیونکہ مجتمع الزوائد میں اس حدیث کے  
کے بعد علامہ هشیمی خود فرماتے ہیں

House of Verity

|  |  |
|--|--|
| قلت هو في الصحيح خلا رفع الیہین                        | میں (عینی) کہا ہوں کہی حدیث صحیح بخاری میں موجود |
| رواہ احمد وفيه الحجاج                                  | ہے مگر رفع الیہین کا ذکر اس میں نہیں ہے مگر اس   |
| رفع الیہین کی روایت کو احمد نے دایت کیہے مگر کسی تذکرے | بن ارطاة و اختلت فیہ۔                            |
|  | بن ارطاة واقع ہے جو کہ مختلف فیہ راوی ہے۔        |

چنانچہ چودہ سو صحابہ کی یہ حدیث صحیح بخاری ص ۱۷۳ و ص ۱۷۴ و ص ۱۷۵ و ص ۱۷۶  
و مسند احمد ص ۲۹۶ و ص ۳۰۳ میں موجود ہے مگر رفع الیہین کا لشان تک اس میں نہیں  
ہے جس سے معلوم ہوا کہ رفع الیہین اس روایت میں بیان کرنا حجاج بن ارطاة کی

غلطی ہے کیونکہ حجاج بن ارطاء ضعیف اور متسَّ اور کثیر الخطأ اور متروک الحدیث ہے۔  
 چنانچہ امام سجا۔ یہ اپنی کتاب ضعفاء صغیر ص ۹ میں لکھتے ہیں قال ابن مبارک و  
 حکان الحجج متسَّ حضرت عبد اللہ بن مبارکؓ نے فرمایا کہ حجاج متسَ تھا۔  
 امام نسائی سنن نسائی ص ۲۶۲ (کتاب قطع یہ السارق) میں فرماتے ہیں الحجاج بن  
 ارطاء ضعیف ولا یحتج بحدیثہ۔ حافظ ابن قیم حنبلؓ فرماتے ہیں ضعیف  
 لا یحتج به ردِ بیکھرے زاد المعاوی ص ۸۷ و ص ۱۲۰ اور نذکرہ مقدسی ص ۱۱ و ص ۲۵ و ص ۳۲ و ص ۳۸  
 ص ۹۲ و ص ۱۲۱۔ نسب الرایہ ص ۹۲ میں ہے کہ حجاج بن ارطاء و هو ضعیف  
 امام دارقطنیؓ فرماتے ہیں لا یحتج به۔ امام اصمیؓ فرماتے ہیں اول من انشی  
 بالبصرة من الفضلاء حجاج بن ارطاء کہ حجاج بن ارطاء پہلا شخص ہے قضاۃ  
 میں سے جس نے بصرہ میں رشوت یعنی شروع کی اور عیسیٰ بن یونسؓ فرماتے ہیں  
 کہ حجاج بن ارطاء جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھتا تھا۔ میزان الاعتدال۔ امام یعقوب  
 بن شیبہؓ امام ساجیؓ امام ابن سعدؓ امام ابن خزیمؓ امام حاکم البواحمدؓ قاضی اسماعیلؓ و  
 وغیرہ سبکے سب اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں امام ابن حبانؓ فرماتے ہیں۔  
 ترکہ ابن المبارک و ابن مہدیؓ کہ ابن مبارکؓ و عبد الرحمن بن مددؓ و یحییؓ  
 و یحیی القطان و یحیی بن معینؓ و میزان الاعتدال و امام احمدؓ سب نے  
 داحمد بن حنبلؓ اس کو ترک کر دیا تھا۔

در تفسیر التہذیب ص ۱۹۱ (۱۹۸۱ء)

امام محمد بن نصرؓ فرماتے ہیں الغائب علی حدیثہ الارسال والتمییس  
 و تغیر اللفاظ۔ امام احمد بن حنبلؓ سے پوچھا گیا کہ  
 فلیقؓ یہ هو عند الناس بذاك حجاج بن ارطاء محمد بنین کرامؓ کے ہاں تو یہ کیوں  
 قال لان فی حدیثہ زیادة علی نہیں تو آپؓ نے فرمایا کیونکہ اس کی حدیث میں

حدیث الناس لیس بعادلہ زیادت ہوتی ہے جو درسرے محدثین کرام  
کے ہاں نہیں پائی جاتی اس کی کوئی حدیث  
بھی تقریباً زیادت سے خالی نہ ہوگی۔  
(تنذیب التهذیب ص ۱۹۶)

قاریین کرام امام احمدؓ بجا اس روایت کے راوی ہیں وہ خود اس کی مندی کے راوی  
حجاج بن ارطاة کو متروک الحدیث قرار دیتے ہیں نیز فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث زیادت  
سے خالی نہیں ہوتی چنانچہ اس حدیث میں بھی اس نے رفع الیہین کا اضافہ کر دیا ہے  
وراء تو اس حدیث میں رفع الیہین کا بیان کسی راوی نے بھی نہیں کیا۔ اور مبارکبود عزیز  
مغلب تحفۃ الا حرزی ص ۲۳۴ میں لکھتے ہیں الحجاج بن ارطاة السکونی احمد الفقیہ امام  
حدائق حکیم الحنطاء والتدلیس۔ اور عذرہ عطراء اللہ صاحب غیر مقلد تعلیقات  
سلفیہ ص ۲۵۶ میں لکھتے ہیں حجاج بن ارطاة ضعیف و مدنی۔

**الجواب ۳:** اس روایت میں ہر تکمیر میں رفع الیہین بیان کیا گیا ہے اور تم  
اس کے منکر ہو۔ فما هو جوابکم فهمو جوابنا۔ ایسی کمزور و موضوع روایت  
سے گھر جا کمی صاحب اجماع صحابہؓ اور چودہؓ سو صحابہؓ کی شہادۃ بیان کرتے ہیں۔  
فوا اسفا مولانا گھر جا کمی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ صلح حدیث میں مشرک  
صحابہؓ کرامؓ کی تعداد تیندرہ سو بھی آئی ہے دیکھئے بخاری ص ۵۹۸ پھر اس روایت  
میں ہر تکمیر میں رفع الیہین کرنے پر بھی بقول گھر جا کمی صاحب اجماع ثابت ہوا اور  
گھر جا کمی صاحب ہر تکمیر میں رفع الیہین کے منکر ہیں معلوم ہوا کہ گھر جا کمی صاحب  
اجماع صحابہؓ کرام کے منکر ہیں سے

وام گیسو میں پھنسا دل پاؤں میں زنجیر ہے دہ تمہارا خواب تھا یہ خواب کی تعبیر ہے  
(تبغیہ) حافظ ابن حجر رہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجاج بن ارطاة کی ایک روایت بطور  
متابعۃ کے جو کہ متعلق ہے صحیح بخاری میں کتاب العنق کے اندر دیکھی ہے (تنذیب  
ص ۲۹۸) لیکن یہ حافظ ابن حجر کا وہ ہے کیونکہ صحیح بخاری کتاب العنق ص ۲۳۲ میں

ہے تابعہ الحجاج ہو الاسلامی الباحثی۔ اس لیے علامہ ذہبیؒ سنکرۃ الحنفۃ  
 ص ۱۷ میں لکھتے ہیں (حجاج بن ارطاة) لیں بالمتقن الحدیثہ و حکان ایض  
 ید لئے لمحہ بخیج لہ البخاری المذکورہ براں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ حضرت  
 جابرؓ کی اس روایت سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ اس روایت میں جس رفع الیدين  
 کا ذکر ہے وہ حدیثیہ کے مقام پر ہوا جس پر چودہ سو صحابہؓ کی شہادت کا عنوان اور  
 مُرخی قائم کی گئی ہے۔ اس روایت میں تو حضرت جابرؓ روپیزیدوں کا ذکر فرماتے  
 ہیں ایک یہ کہ حدیثیہ کے مقام پر چودہ گلو صحابہؓ تھے اور دوسری چیز دو کافی (حرف  
 واو عاطفہ کے ساتھ جو مطلق جمع کے لیے ہے اس میں ترتیب نہیں ہوتی) رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یہ دینہ الحدیث کہ آپؐ نے رفع میں  
 کیا یہ کب کیا؟ حدیثیہ کے واقعہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ممکن ہے کہ یہ رفع میں  
 اس وقت ہوا ہو جب آپؐ رفع میں کرتے تھے بعد کو یہ متروک و منسوخ ہو گیا۔  
 کمامہ عن الطحاوی و ابن المہمام وغیرہما۔

دلیل ۱۲ میں ابن ماجہ میں ہے۔

عن حمید عن النس ان رسول اللہ حمید الطويل حضرت النس سے روایت کتے  
 صلی اللہ علیہ وسلم حاتم کے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع الیدين کرتے تھے جب نماز میں  
 یرفع یہ اذا دخل في الصلاة داخل ہوتے اور جب رکوع کرتے داذا رکع۔

جواب :- اس حدیث کی سند میں حمید الطولی راوی مدرس ہے اور اُس نے  
 یہ روایت حضرت النس سے عنفہ کے ساتھ بیان کی ہے اور ایسے راوی کی حدیث  
 بالاتفاق محمد بن کرامؓ غیر مقبول ہے چنانچہ حافظ ابن حجر طبعات المدین ص ۱۲  
 میں اس کو طبقہ ثالثہ کا مدرس شمار کیا ہے جن کی حدیث بغیر صیغہ والہ علی السماع کے  
 قابل قبول نہیں ہوتی علامہ عطاء اللہ صاحب غیر مقلد نے اس روایت کا خوب

روکیا ہے ان کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں ۔

فہمی ایضہ دیست مما تصلح للاحتجاج لأن في سند حمید الطويل وهو من الطبقة الثالثة من المدسين الذين قال الحافظ فهم في أول طبقات المدسين له يتحقق الأئمة من بعادتهم لهم الاما صحفیہ بالسمع و منهم من رد حديثهم مطلقاً آه و هو رحمید الطولی (کثیر المذکور عن النس و غيره راجع المیزان للذهبی والتهذیب ومقدمة الفتنی وطبقات المدسين آہ بلطفہ) . تعليقات سلفیہ علی سنن نسائی ج ۱۲۹ مطبوعہ لامی جواب ۳ : یہ روایت مدرس ہونے کے ساتھ حضرت النبی پر موقوف ہے چنانچہ امام دارقطنی فرماتے ہیں (معیرہ عن حمید مرفوعاً غیر عبد الوہاب والصواب من فعل النبی دارقطنی ج ۱۰۸) امام طحاوی فرماتے ہیں واما حدیث النبی بن مالک فهم یعنی یہ روایت مرفوع نہیں حضرت النبی کافل اور ان پر موقوف ہے صرف عبد الوہاب الشقeni پیغمون اتھ خطاہ وابنہ لمور یزفہ احد الا عبد الوہاب اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں باقی سب حفاظ الشقeni خاصة والحافظ یوقدونہ اس کو حضرت النبی پر موقوف بیان کرتے ہیں

علی النبی (رضی عن علی الائمه ج ۱۱)

جواب ۳ : پھر مرفوع روایت میں حضرت النبی سے رفع الیمن فی السجد بھی مردی ہے ملاحظہ ہو۔ و عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم كان یرفع بیدیہ فی الرکوع والسجود قلت رواه ابن ماجہ خذ قوله والسجد رواه البیہقی و درجاله رجال الصیح (مجموع الزوائد ج ۱۱) مگر جا کھی صاحب غیر مقلد نے اپنے رسالہ فرقۃ العینین ص ۲ میں مجموع الزوائد درجاله رجال الصیح کا حوالہ دیا ہے مگر رفع الیمن فی السجد کو شیر ما در سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں نیز حضرت النبی کا اپنا عمل بھی رفع الیمن فی السجد مردی ہے ذیکر مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۸۲ محلی ابن حزم ج ۲۹۶ جز درفع الیمن

بخاری ص ۳: فما هو جوابكم فهو جوابنا [مجمع الزوائد ص ۱۷] میں ایک روایت  
 حضرت انسؓ سے ہر تکیر میں رفع الیدين کی بھی آتی ہے لیکن علامہ هشیمؓ فرماتے ہیں رواہ  
 الطبرانی فی الاوسط وفیہ محمد بن عبید اللہ العزیزی و هو ضعیف۔  
 امام بخاریؓ فرماتے ہیں والعزیزی متذوک الحدیث (ضعفاء صغیر ص ۹) امام ترمذیؓ  
 فرماتے ہیں و محمد بن عبید اللہ العزیزی یضيقون في الحدیث من قبل  
 حفظه ضعفه ابن المبارک وغیره (سنن ترمذی ص ۱۶) متن یضيقون في  
 الحدیث (سنن ترمذی ص ۲۹) حافظ ابن قیم فرماتے ہیں قال الدارقطنی محمد  
 بن عبد اللہ العزیزی ضعیف (بلائع الفراہد ص ۲۰) تذکرہ مقدسی ص ۲ و م ۹  
 میں ہے متذوک الحدیث ترکہ ابن حبان علامہ هشیمؓ ایک اور مقام میں بھی  
 فرماتے ہیں و هو ضعیف (مجمع الزوائد ص ۲۹) اور دوسرے مقام میں فرماتے ہیں۔  
 محمد بن عبید اللہ العزیزی و هو مجمع على ضعفه (مجمع الزوائد ص ۲۹) امام احمد  
 فرماتے ہیں والعزیزی لا یساوی حدیثه شيئاً (مسند احمد ص ۲۵۸).  
 نیز ہر تکیر میں رفع الیدين کے غیر مقلدین حضرات خود منکر ہیں۔ نیز مجمع الزوائد ص ۱۳  
 میں حضرت انسؓ سے ایک اور روایت آتی ہے جس کے بارعے علامہ هشیمؓ فرماتے  
 ہیں رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ ابراهیم بن محمد الاسلامی دھو  
 ضعیف امام بخاریؓ بھی فرماتے ہیں ضعیف (ضعفاء صغیر ص ۳) امام ترمذیؓ فرماتے  
 ہیں کہ عبد اللہ بن مبارکؓ نے اسے ترک کر دیا تھا رسنن ترمذی ص ۲۲۶ تذکرہ مقدسی  
 ص ۱۲۹ و م ۱۱ میں ہے کذاب کروہ بہت بڑا جھوٹ ہے امام نسائی ضعفاء صغیر  
 ص ۵ میں لکھتے ہیں کہ یہ ان مشہور جھوٹوں میں سے ہے جو موضوع حدیث بنلئے  
 کے ساتھ مشتمل ہیں الحاصل ہے حضرت انسؓ سے رفع الیدين ثابت ہی نہیں ہے۔  
 دلیل م ۱۱: نصب الرأیہ میں ایک روایت غلافیات ہیقی کے حوالے نقل  
 کی گئی ہے۔ عن عبد اللہ بن القاسم قال بينما الناس يصتون في مسجد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ خرج علیہ عمر بن الخطاب  
 فقال اقبلاً علیّ بِجَهْمٍ كمَا أصْلَى بِحَكْمِهِ صَلَوةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْتَقْبِلَ الْقَبْلَةِ وَرَفَعَ يَدِيهِ حَتَّى يَحْذِيَ بِهِمَا  
 مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَرَ ثَمَّ رَكَعَ وَكَذَالِكَ حِينَ رَفَعَ قَوْمٌ هَكَذَا حَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلِي بِنًا قَالَ الشِّيخُ رَجَالٌ إِسْنَادٌ  
 مَعْرُوفٌ - لِكِنَّ اسْـ حَدِيثَ مِنْ رَفْعِ الْيَدِينَ عَنْ الْرَّكْعَ كَمَا كُوئَيْ زَكْرُ نَبِيِّنَ ہے اور  
 حَضْرَتُ عَمَّرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْضَى تَرَكَ رَفْعَ الْيَدِينَ كَعَمَلَ گَذَرٌ حَلَّكَاهُ ہے جس کے بازے حافظَ أَبْنَ حَمْرَاءَ فَمَا  
 چَلَّكَهُ ہیں رَجَالُهُ ثَقَاتٌ أَوْ تَهَامَمٌ خَلْفَهُ دَارُ شَدِيْنَ سَعَى تَبَرِّيْرُ افْتَاحَ کَرَ رَفْعَ الْيَدِينَ  
 ثَابَتَ ہی نَبِيِّنَ ہے چَلَّكَهُ عَلَامُ نَبِيِّیْ ۝ آثارُ السَّنَنِ ص ۱۰۹ میں فرماتے ہیں وَ اَمَا  
 الْخَلْفَاءُ الْاَرْبَعَةُ فَلَمْ يُثْبِتْ عَنْهُمْ رَفْعَ الْيَدِیْ فِی غَيْرِ تَكْبِيرَةِ الْعِدْلِ  
 وَاللَّهُ اَعْلَمُ -

دِلْلِیلٌ ۱۳۰: عن ابی قَلَبَۃِ اَنَّهُ      اَبُو قَلَبَۃٌ كَتَبَتْ ہیں کہ میں نے مالک بن حَوَیْثَ  
 رَأَیَ مَالِکَ بْنَ الْمُؤْنِیْرِ اَذَا حَلَّیْ      کو دیکھا جب نماز پڑھتے تو تَبَرِّیْر کرتے اور نَبِیِّینَ  
 كَبَرَ وَ رَفَعَ يَدِيهِ وَ اَذَا اَرَادَ انَّ      کرتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو رفع میں  
 يَرْكَعُ رَفَعَ يَدِيهِ وَ اَذَا فَعَلَ رَأْسَهُ      کرتے اور جب رکوع سے سراہناتے تو رفع میں  
 مِنَ الرَّكْعِ رَفَعَ يَدِيهِ وَ حَدَّثَ      سُنْنَةً  
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ      اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَنَعَ هَكَذَا (مِجْمَعُ بَجَارِيِّ ص ۱۰۷ وَعَنْيَرُو)

جواب:- اگر اس روایت سے رفع الیدين ثابت کرنے پر آپ کا اصرار ہے  
 تو ہم کہتے ہیں کہ امام بخاریؓ نے یہ حدیث پوری نقل نہیں کی کیونکہ پوری حدیث میں  
 رفع میں عَنْدَ اسْجُودٍ وَ بَعْدَ السُّجُودِ کا بھی ذکر ہے (دیکھیے سنن نبیؓ ص ۱۶۵ و ص ۲۱۸) امام محمد  
 ص ۲۴۳ و ص ۲۴۴ؓ - نیز امام ابو حیانؓ نے جو کتاب طور تحریک کے صحیحین پر لکھی ہے۔

جس میں صحیح عین کی کمی بیشی کا ذکر ہے اس میں بھی پوری حدیث اس طرح ہے۔

حدث الصالع بمكّة قال حدثنا عفان قال شاهنام قال أبا قتادة باسناده ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم حکان يقع یدیه حیال اذنه فی الكوع والسبو

صحیح ابو عوانہ ص ۹۵۔ حافظ ابن حجر فتح الباری ص ۱۷۲ میں لکھتے ہیں۔

واصح ما وقفت عليه من الحديث سبت زیاده صحیح روایت جس پر مطلع ہوا ہوں  
ف الرفع في السجد و مارواه الفسائی۔ وہ روایت ہے جس پر مطلع ہوا ہوں وہ روایت

رالی ان قال) ولعنة نفره به سعید ہے جو نسانیؓ نے روایت کی ہے جس میں رفع میں  
بن ابی عربۃ فقد تابعہ هامر فی السجد کا ذکر ہے (ال) اور سعید بن عربوؓ اس کے  
روایت کرنے میں منفرد نہیں بلکہ ہمامؓ عن قتادة اس کے  
عن قتادة رواد ابو عوانہ فی صحیحه  
متتابع ہیں روایت کیا ہے اسکو ابو عوانہ نہ پہنچیں۔

قارئین کرام معلوم ہوا کہ اس روایت کو ادھور انقل کرنے میں امام بخاریؓ وغیرہ  
نے غلطی کی ہے (تبیہ) حافظ ابن حجرؓ کا اس روایت کے بارے وقوف کمزور ہے۔  
کیونکہ سعید بن ابی عربوؓ کی روایت سے بھی زیادہ مضبوط روایت خود نسانیؓ ص ۱۷۵  
طبع مجتبائی میں شعبہ عن قتادةؓ کے طریق سے مردی ہے۔ البته علامہ سید محمد انور شاہ  
نیل الفرقہ دین ص ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ شعبہ کانسانی کے اندر موجود ہونا غلط ہے جیسا کہ  
فتح الباری کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے آپ کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ فی شعبۃ  
فی النسخۃ غلط یعلم ذلك من الفتن وقال فيه وهو اصح ما وقفت  
عليه فيه وفيه الرفع بين السجدتين ايضًا لوگر علامہ کشمیری کا قوله  
ابن حجرؓ کے بارے یہ حسن ظن صحیح نہیں ہے کیونکہ جس طرح شعبہ نسانی میں موجود ہیں  
اس طرح صحیح ابو عوانہ میں بھی موجود ہیں معلوم ہوا کہ شعبہ کا ذکر نہ تو نسانی میں غلط ہے  
اور نہ صحیح ابو عوانہ میں بلکہ یہ حافظ ابن حجرؓ کا وہم ہے اور علامہ سید کشمیری کا زحسن ظن ہے  
(فائدہ) علوم دینیہ کے بارے علم محيط گلی نہ تو امام بخاریؓ کا ہے نہ حافظ ابن حجرؓ کا نہ

علامہ سید کشمیری دیگرہ کا اگر کسی مسئلہ کے متعلق ان حضرات کو علم نہ ہو سکے اور رد سے  
دلائل سے وہ منسلک ثابت ہو جائے تو اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا مثلاً اذان کی مشور  
دعاد اللہ دربت هذه الموعة التامة المؤمن والدرجۃ الرفيعة کے جمل  
کے بارے علامہ احمد محمد شاکرؒ شرح ترمذی ص ۲۶۲ میں لکھتے ہیں و قد نقل المباکفون  
فی شرح الترمذی (ص ۱۸۵) عن ملأ علی القاری فی المروقة قال امانیادۃ الدجۃ  
الرفیعة المشهورة علی الالسنة فتال البخاری لعوان فی شئی من العدایات  
وکذا المک قال الحافظ فی التلخیص (ص ۸۷) یہس فی شئی من طرفہ ذکر اللہ بحجه  
الرفیعة آہ بن قطہ - امام بخاریؒ اور حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ والدرجۃ الرفیعة  
کا ذکر کسی روایت میں نہیں ہے۔ علامہ سخاویؒ بھی معاصر حسنہ میں فرماتے ہیں کہ حدیث  
کی کتابوں میں اس کا کوئی وجود اور ثبوت نہیں ہے علامہ سید محمد انور شاہ صاحب بھی  
فیض الباری ص ۲۸۸ میں فرماتے ہیں زیادة والدرجۃ الرفیعة فلعدیشت عنی  
فی حدیث - لیکن زبردست دلائل سے کتب حدیث میں والدرجۃ الرفیعة  
کا ثبوت موجود ہے ملاحظہ ہو امام عززالیؒ اذان کی دعاء میں والدرجۃ الرفیعة  
کا ذکر کرتے ہیں (دیکھئے احیا العلوم مع شرح ص ۱۳) - امام ابن سینیؒ جو امام نسائیؒ کے  
شاگرد ہیں اور موجودہ سنن نسائی جو صحاح ستہ میں شمار کی جاتی ہے کے مخصوص ہیں وہ  
اپنی مشہور کتاب عمل الیوم واللیلة ص ۲۳ طبع حیدر آباد دکن میں فرماتے ہیں ۔

حدثنا ابو عبد الرحمن (امانی نسائیؒ) اخیر ناعمر و بن منصور حدثنا  
علی بن عیاش حدثنا شعیب بن حمزة عن محمد بن المستکر عن  
جابر بن عبد اللهؓ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من  
قال حين یسمع النساء اللہ رب هذه الموعة التامة والصلوة  
القائمة آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعة  
والبعث مقاماً محسوداً الذی وعدته، جلت له الشفاعة فیم

لقيامة۔ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ اول درجہ کی صحیح حدیث ہے علامہ شیخوی تعلیق حسن ص ۵۳ طبع مہند باب الزراویح میں لکھتے ہیں وآئا احمد بن محمد اسحق المعروف بابن سنتی موصاحب کتاب عمل الیوم واللیلة دبوی سنن انسانی قال الذهبی فی الطبقات الحفاظ (ذکرۃ الحفاظ ص ۲۲۲) حان دینا خیراً صدوقاً اخر السنن وسماء المحبوبی آہ بلغظہ۔ مولانا عطاء اللہ حب غیر مقلد امام ابن سنتی کے بارے میں لکھتے ہیں حان اماماً فاضلاً ثقہاً صدوقاً و رعایا زاهداً مکثراً من الحديث الا بلغظہ نواب صدیق حسن خان غیر مقلد نزل الایران ص ۱۷ میں جمیع الزوائد کے حوالے سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں جس میں ایک حملہ ایسا آتا ہے جو والدرجۃ الرفیعۃ کے ہم معنی ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو و عن ابن مسعود مرفوعاً مامن مسلم یسمع النساء (الی) اعطی محمد بن الریسۃ و الفضیلۃ واجعله فی الاعلین درجۃ وفی المفضیلین بھۃ (الی) لفظه الطبلی معجمہ الحبیر قال المحتسبی فی جمیع الزوائد و الرجالہ مؤلفون آہ بلغظہ۔ چنانچہ جمیع الزوائد ص ۲۳۳ میں یہ حدیث موجود ہے تارکین رفع الیدين بین السجدین نے حضرت مالک بن خوریث کی حدیث کے کئی جواب دیے ہیں الاول۔ مولوی عبد الرزاق ملتانی غیر مقلد حاشیہ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۶ میں دعا لارشوش کافی غیر مقلد نیل الادطا میں یہ جواب دیتے ہیں کہ رفع الیدين بین السجدین کرنے اور نہ کرنے کا تعارض ہو گیا ہے اور اصل بات ہے کہ رفع الیدين نہ کیا جائے جب غیر مقلدین حضرات کے ہاں اصل بات یہ ہے کہ رفع الیدين نہ کیا جائے تو سارا اختلاف اور جھگڑا ہی ختم ہو گیا ہے کیونکہ رفع الیدين عند الرکوع کرنے اور نہ کرنے کا تعارض آگیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ رفع الیدين نہ کیا جائے الجواب الثاني۔ مبارکپوری غیر مقلد تختۃ الاحوزی میں اس حدیث کا جواب دیتے ہیں کہ اس میں قنادۃ مدرس ہے اور اُس نے یہ روایت غفرنہ سے روایت کی ہے فلمذہ ایہ روایت صحیح نہیں ہے مگر مبارکپوری غیر مقلد کی

بات منطقی نہیں ہے بلکہ مَنْ تُحِبُّ ہے کیونکہ وہ اپنے فرمان کی نافرمانی کر رہے ہیں وہ اس ضابطہ کو خود تسلیم کرتے ہیں کہ اگر قادِر سے شجہان روایت کرنے والے ہوں تو وہ معنعن روایت بھی صحیح شمار کی جائے گی چنانچہ ان کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں۔ قال الحافظ ابن حجیف طبقات المحدثین (ص ۲۷) قال اليهقی دروبينا عن شعبۃ انه قال كفیتكم تدیں ثلاثة الامعنی وابی اسحق وقتاده قال الحافظ فهمة قاعدة جیہہ فی احادیث هؤلاء الثلاثة انها اذا جاءت من طريق شعبۃ دلت علی السماع ولو كانت معنونة انتہی بعطفہ رَحْمَةُ اللَّهِ حَوْلَهُ (۱۵۸). بہرحال غیر مقلدین حضرات جو حواب رفع الیدين بین السجدتین کی روایت کا دیں گے وہی حواب ہماری طرف سے رفع الیدين عندها کا سمجھ لیں۔

دلیل ۱۵: حضرت وائل بن حجر حزمیؓ سے روایت آتی ہے قال رأیت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یرفع پیدا یہ مع التکیر مذ احمد ص ۳۱۶۔

حضرت وائلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ ہر تکیر کے ساتھ رفع الیدين کرتے تھے اور ابو داؤد ص ۱۹۱ و درقطنی ص ۱۹۱ میں بھی حضرت وائلؓ بن حجرؓ سے رفع الیدين کی روایت آتی ہے جس میں رفع الیدين بین السجدتین کا بھی ذکر ہے۔

**الجواب الاول :** غیر مقلدین حضرات کے لیے یہ روایت دلیل نہیں بن سکتی بلکہ یہ اُن پر محبت ہے کیونکہ وہ رفع الیدين مع التکیر کے قابل نہیں ہیں فلمذ اجو حواب وہ اس روایت کا دیں گے وہی حواب ہماری طرف سے رفع الیدين عندها کا سمجھ لیں۔  
**الجواب الثاني :** حضرت امام ابراہیم شععیؓ التبعی الکبیر نے اس روایت کو مرجوح قرار دیا ہے آپ کا کہنا ہے کہ حضرت ابن مسعود و دیگر صحابہ کرامؓ کو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدين کا پتہ نہ چل سکا اور وائل بن حجرؓ بن حجر (دیتی) جس کی دربار بنوی میں دوبار حاضری ہوئی رفع الیدين کا پتہ چل گیا ہے (بجز الرفع العظير وغيره)

رفع الیدين بین المسجدین اور فی محل تبکیرۃ کے منکرین کی طرف سے اس کے کئی جواب دیے گئے ہیں جن میں سے پُلکا یہ ہے امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ دالل ہبھی مجرکی روایت میں ہمام نے رفع الیدين بین المسجدین کا ذکر نہیں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ہمام نے ذکر نہیں کیا تو عبد الوارث بن سعید نے ذکر کیا ہے (ابو داؤد ص ۱۰۵) جواعلی درجہ کا ثقہ ہے دیکھئے تذکرۃ الحفاظ ص ۲۳ و تہذیب التہذیب ص ۴۲ تا ۴۳ نیز عبد الوارث کے علاوہ حضرت دائل بن مجرکی روایت میں رفع الیدين مع کل تبکیر کا ذکر بھی آتا ہے دیکھئے منذ احمد ص ۳۱۶ میں یہ دستے ہیں رواۃ البزار و فیہ محمد بن حجر هشیمی جمیع الزواد ص ۱۲۵ میں یہ دستے ہیں رواۃ البزار و فیہ محمد بن حجر قال البخاری فیہ بعض النظر فقال الذہبی له منا ہیں :- یکن منذ احمد و ناسی کی روایت میں محمد بن مجرکی نہیں ہے۔ غیر مقلدین حضرات وغیرہ جو اس روایت کا جواب دیں گے وہی جواب رفع الیدين عن الدکوع کا سمجھ لیں امام سجادؑ نے تو جان چھڑاتے ہوئے صحیح سجادی میں اس روایت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے مولوی نور حسین گرجاگھی غیر مقلد قرۃ العینیں ص ۲۵ میں اس روایت کو اپنے دلائل میں ذکر کرتے ہوئے ابو داؤد کا حوالہ دیتے ہیں اور رفع الیدين بین المسجدین کو شیر ما د سمجھ کر مضمون کر جاتے ہیں۔ دلیل ۱۶ :- حضرت ابو موسی اشخریؑ سے بھی دارقطنی وغیرہ کے حوالہ سے برفع الیدان کی روایت کی جاتی ہے۔

جواب :- اس روایت کے مرفوع اور موقوف ہونے میں خاصہ اختلاف ہے حضرت عبد اللہ بن مبارکؓ اس کو حماد بن سلمت موقوف بیان کرتے ہیں (بیہقی) جب کو نظر ہیں شمیل اور زید بن الحباب اس کو حمادؓ سے مرفوع بیان کرتے ہیں (دارقطنی) امام دارقطنیؓ نے بھی اس اختلاف کی طرف اشارہ ان الفاظ سے کیا ہے رفعہ هذا راجی لحضرت بن شمیل و زید بن الحباب) عن حماد و فضله غیرها عنده اور علامہ ابن حزم ظاہرؓ غیر مقلد محلی میں اس کو موقوف بیان کرتے ہیں بحوالہ زین الفربیؓ

اور نیل الفرقہ دین ص ۸۷ میں ہے والصواب انه موقف

جواب ۲:- پھر اس کے موقف ہونے کے علاوہ اس حدیث کا دارود احمد بن سلمہ پر ہے جو آخر عمر میں متغیر الحافظہ ہو گئے تھے اور غلطی اور خطأ کر جاتے تھے اور مولانا عبد الرحمن صاحب مبارک پوری <sup>ع</sup> غیر مقلد نے تحقیق الكلم ص ۱۳۲ میں اس کی تصریح کی ہے (بحوالہ احسن الكلام ص ۱۳۲) حافظہ ابن حجر <sup>ع</sup> بلوغ المرام میں حماد بن سلمہ کی ایک روایت کے بارے امام ابو داؤد <sup>س</sup> سے تضعیف نقل کرتے ہیں اور علامہ امیر عیاضی <sup>ع</sup> غیر مقلد اس کی شرح میں بہت سے محدثین کرام سے حماد بن سلمہ کی روایت کے غیر محفوظ اور خطاء ہونے کے فتوحے نقل کرتے ہیں افکی اصل عبارت اس طرح ہے:- ذاحدیث لعیودہ عن ایوب الاحمد بن سلمة وقال المندی قال العرمذی هذاحدیث غیر محفوظ وقال علی بن المدینی حدیث حماد بن سلمة هو غير محفوظ و اخطأ في حماد بن سلمة رسول الله ص ۱۶۰ باب الاذان حدیث ۱۵) اور مولانا محمد ابراهیم میر سیالکوٹی <sup>ع</sup> غیر مقلد اپنے رسالہ زاد المتفقین ص ۹۷ میں لکھتے ہیں بعض راوی ایسے ہیں جو اکابر محدثین مثل امام بخاری <sup>ع</sup> وغیرہ کے نزدیک جھٹ سنبھلے ہیں کہ حماد بن سلمہ کے ادھام ہیں یعنی غلطیاں ہیں۔ اس نیل الاوطار ص ۲۲۷ میں لکھتے ہیں کہ حماد بن سلمہ کے ادھام ہیں یعنی غلطیاں ہیں۔ اس یہے حضرت ابو موسیٰ اشعری <sup>ع</sup> سے حماد بن سلمہ کا رفع الیدين بیان کرنے غلطی و اخطاء ہے چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری <sup>ع</sup> سے حماد بن سلمہ کے سوا جو روایت بیان کی جاتی ہے اس میں تحریر کے الفاظ ہیں رفع الیدين کا نام و نشان تک نہیں ہے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں یہ کبر کلمارکع و کلمارفع و کلماسجده (الحدیث) من احمد ص ۱۱۵ و ص ۲۹۳ ج ۳ و ص ۴۷ ج ۳ -

جواب ۳:- اگر حضرت ابو موسیٰ اشعری <sup>ع</sup> سے رفع الیدين کا ثبوت ہوتا تب بھی یہ روایت مرجوح شمار کی جاتی کیونکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری <sup>ع</sup> حضرت عبد اللہ بن مسعود کو اپنی فدا

پر ترجیح دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تک وہ زبردست عالم تم میں زندہ رہیں مجھ سے مسائل پوچھا ہی نہ کرو (صحیح بخاری ص ۹۹۴ و مسکوٰۃ ص ۲۹۲) نیز ایک موقع پر ایک مسئلہ پر پوچھنے والے شخص کو فرماتے ہیں سَلْ عَبْدُ اللَّهِ فَانْتَ أَقْدَمْتَ وَاعْلَمْتَ الْوَحْلَیَ ابْنَ حَزْمَ ص ۸۳۷۔ نیز ایک موقع پر نماز کا جب وقت ہوا حضرت ابو موسیٰ حضرت عبد اللہ بن مسعود کو فرماتے ہیں تقدم یا ابا عبد الرحمن فاٹک اقدم سنا و اعلمه الْوَحْلَیَ مسند احمد ص ۳۶۱۔

**اعرابی کی روایت** | **صَلَّی فَیْرَفُعُ رَوَاهُ الْبَرْنَیِّمْ فِی كِتَابِ الْمُصْلَوَۃِ حَذَرَ سَبْکِی صَلَّی تَخْیِصُ الْجَیْرَ ص ۸۲ وَجْهَ الْفَرَّةِ الْيَمِینِ ص ۲۷۱، مگر اس روایت میں رفع الیمن کا کوئی ذکر نہیں ہے نیز یہ روایت بھی محبول ہے علامہ هشمتی مجمع الزوائد ص ۱۰۱ میں فرماتے ہیں رواہ احمد و فیہ بعل لعیسہ نیز امام محمد بن سیرینؓ فرماتے ہیں کہ حمید بن ہلال ان چار اشخاص میں سے ہیں جو بات بھی کسی شخص سے سن لیں اس کو پڑھئے بغیر بیان کر سکتے ہیں (تہذیب التهذیب ص ۵۱) چنانچہ حمید بن ہلال سے یہ روایت یوں بیان کی گئی ہے عن حمید بن ہلال قال حدثني من سمع الاعربی الْمُجْمَعُ الزَّوَادَ ص ۱۰۱۔ حضرت برادر بن عازب کی روایت بھی حافظ عبد اللہ صاحب روپری غیر مقلد نے اپنے رسالہ میں رفع الیمن کے دلائل میں ذکر کی ہے حالانکہ حضرت برادر بن عازب سے صحیح روایت کئی سندوں سے تک رفع الیمن کے دلائل میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ حضرت برادر کی یہ روایت جو رفع الیمن میں پیش کی گئی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن بشار رمادی ہے جو سخت قسم کا مجموع ہے اور سیدھی با توں کو اثاب بیان کرنے کے ساتھ ستم ہے امام احمدؓ امام بیہی بن معینؓ امام نافیؓ امام عطیلیؓ علامہ ذہبیؓ سب کے ہال ضعیفت ہے (دیکھئے تہذیب التهذیب ص ۱۰۹، ۱۱۱ و میزان الاعتدال**

حجہ ۱۱) حافظ ابن حجر و بھی اس کو صاحبِ اوصاصِ فارسیتے ہیں تقریباً عجت طبع دہی  
 امام بخاری نے بھی اس کی ایک روایت کو وہم فرار دیا ہے میزان الاعتدال ص ۱۲۳  
 فارمین کرام یہ ہے غیر مقلدین حضرت کے دلائل کی کائنات اور ان کا حشر جنہیں  
 وہ غیر متزل پہاڑ سمجھ دیجھے ہیں اللہ تعالیٰ انکو سمجھ نصیب فرمائے آمین ۱۴  
 پیشکوہ بے وفائی کا یہ رونماج ادائی کا سزا ہے دل گھانے کی مزہ ہے آتنا گا  
 غیر مقلدین حضرات بعض صحابہ کرامؓ سے چند اثار بھی نقل کرتے ہیں جو صنیعوں کوئی  
 کے علاوہ موقوفات صحابہؓ ہیں اور غیر مقلدین حضرات کے ہاں وہ جستہ ہی نہیں ہیں  
 اگرچہ صحیح سندوں سے مروی ہوں قرة العینین گھر جا کسی غیر مقلد من ۹۶ نواب صدیق  
 حسن خاںؒ غیر مقلد ولیل الطالب رواۃ میں لکھتے ہیں علامہ شوکانیؒ در مؤلفات  
 خود ہزار بارے نویس کہ درموقوفات صحابہ جماعت نیست روح الہ احسن الكلام ص ۱۴۱  
 غیر مقلدین حضرات کا ایک غلط افادہ لے سلسلہ عوی ۱۵) ہے کہ رفع الیہین خذ ذکر کو  
غیر مقلدین حضرات کا ایک غلط افادہ لے سلسلہ عوی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک جاری رہا ہے۔

دلیل ۱۶) مولوی زر حسین صاحب گرجا کمھی غیر مقلد پسند رسالہ قرة العینین ص ۱۹  
 میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نماز شروع کرنے اور رکوع جانے اور رکوع سے سراٹھانے کے وقت رفع یہیں  
 کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ملتے دم تک آپ کی نماز اس طرح رہی یعنی  
 اپنی عمر کی آخری نماز تک آپ رکوع جانے اور رکوع سے سراٹھانے کے وقت  
 رفع یہیں کرتے ہے دatas اللہ سب ص ۱۷) تلخیص الجیہر ص ۸۷ نیل الاطمار ص ۱۳۹  
 التعلیم المحمد ص ۹۲ مسند امام احمد ص ۱۶۶ جز امام تقی الدین سیکی ص ۲۷ رواہ البیہقی  
 تسیل القاری شرح بخاری ص ۲۸۸۔

المجاہب: نصب الرأی ص ۲۹۹ میں اس حدیث کی سند اس طرح ہے عن ابی

عبدالله الحافظ (امام حاکم اسٹارڈام بھی) عن جعفر بن محمد بن نصر عن  
عبد الرحمن بن قریش بن خزیفة الہروی عن عبد الله بن احمد الدجی  
عن الحسن بن عبد الله بن حمدان الرق شاعصۃ بن محمد الانصاری  
شاموسی بن عقبہ عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی اللہ علیہ  
 وسلم رالحادیث اس حدیث کی سند میں دو روایی واقع ہیں جو وضاع اور کذاب  
 ہیں۔ اول عبد الرحمن بن قریش ہے جس کے بارے علامہ ذہبی میزان الاعتدال ص ۱۱۷  
 اور حافظ ابن حجرasan المیزان ص ۲۵۴ میں لکھتے ہیں اتهمہ السیمانی بوضع  
 الحدیث کہ محدث سیمانی نے اس روایی کو موضوع حدیث بنانے کے ساتھ مٹھم  
 کیا ہے۔ دوسری روایی عصمتہ بن محمد الانصاری ہے علامہ ذہبی میزان الاعتدال ص ۱۹۶  
 میں اور حافظ ابن حجرasan المیزان میں لکھتے ہیں واللفظ لمیزان الاعتدال۔ قال ابو  
 العحاتہ ليس بالقوى فقال عیٰ کذاب یضع الحديث وقال العقیلی یحث  
 بالبواطیل عن الثقات فقال الدارقطنی وعیدة متوجه رالی) قال ابن عدی  
 عصمة بن محمد بن فضالتہ بن عبید الانصاری مدنی کل احادیث  
 غیر محفوظ اور حاشیہ نصب الرایہ ص ۱۱۳ میں بحوالہ تاریخ بغداد ص ۲۸۶ کے لکھا ہے  
 کہ امام تحریکی بن معین نے کہا ہے کان کذاباً یعنی الاحدیث کذباً نیز انہوں  
 نے فرمایا منِ اکذب الناس نیز فرمایا ہذا کذاب یضع الحديث۔ علامہ قاضی  
 شوکانی غیر مقلد الغواص الجموعہ فی الاحادیث المرضوعہ ص ۲۶ طبع مصر انہر میں لکھتے  
 ہیں عصمة بن محمد الانصاری کذاب و ضاع اور ص ۱۸۱ میں لکھتے ہیں۔

عصمة بن محمد و هو کذاب علامہ عطاء اللہ صاحب غیر مقلد تعليقات  
 سلفیہ ص ۱۰۷ میں لکھتے ہیں و حدیث البیهقی ماذالت آه ضعیف حبذا الو  
 بلغفظہ کہ سخت قسم کی ضعیف ہے حافظ عبد اللہ صاحب روپری غیر مقلد رفع  
 یہیں اور آئیں ص ۲۵ میں اس روایت کو پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں حافظ  
 ابن حجر نے تلمیص البیهقی ص ۱۸۱ اور درایہ فی تخریج احادیث البداۃ کے ص ۸۵ میں اس

حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس پر سکوت کیا ہے البتہ مجلس علماء دیوبند نے اس کا ضعف بیان کیا ہے چنانچہ حاشیہ نصب الایہ میں اس کی اسناد میں ڈو راوی ضعیف بتلائے ہیں ایک عقیدہ (صحیح عصر ہے) بن محمد بن فضال الفصاری اور دوسراء عبد الرحمن بن قریشی (صحیح قریش ہے) بن خزینۃ المروی مگر دونوں نسخ بھی تو ایک توہم ہے جس کی کوئی اصلیت نہیں اس کی تردید کے لیے ایسی حدیث کا پیش کرنا کوئی حرج نہیں آہ بلفظہ۔ روپری تی صاحب کی عبارت میں کہی گلطیاں ہیں اولاً تو ان کا حافظ ابن حجرہ کا سکوت پیش کرنا سخت غلطی ہے کیونکہ جب تا حدیث ہی بنادی ہے تو حافظ ابن حجرہ کا سکوت کیا فائدہ نہیں کام بلکہ ان کے سکوت سے یہی مجاہدے گا کہ چونکہ یہ صحبوی روایت ان کے مذہب کے مطابق تھی تو وہ حق بات کہنے سے محروم ہے اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے و مأثناً روپری صاحب نے ان دو روایت کے ناموں میں بھی غلطی کی ہے و ثالثاً روپری صاحب کا یہ کہنا کہ ایسی حدیث کا پیش کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔

غیر مقلدین حضرات کے ہاں ایسی صحبوی روایات کا بیان کرنے حرج نہ ہو تو الگ بات ہے مگر احادیث حضرات کے ہاں تو ایسی روایات کا پیش کرنا دونسخ میں ٹھکانہ تیار کرنا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے من کنف علیٰ مستعد افلی بتوا م تعددہ من النار۔ علامہ سید محمد اوزر شاہ نیل الفرقہ دین صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدين کرتے ہے کذب۔ جھبڑ ہے علامہ نیموی امام السنن صراحت میں لکھتے ہیں و هو حدیث ضعیف بل موضوع اور علامہ نیموی ۱۷۱۰ میں لکھتے ہیں تعلیق حسن صراحت میں لکھتے ہیں تعلیق العجب منهم کیف اور دوہ ف تصانیفہ و سکھتا ہے مع ان بعض رجالہ اتهامہ برضیع الحدیث آہ بلفظہ۔

لطیفہ ۱۔ علامہ قاضی شوکانی جنیل الاول طار ص ۱۸۳ میں اس بھوثی روایت کے بارے لکھتے ہیں قد شببت من حدیث ابن عمر عن عبد المہمی۔ الا کہ یہ حدیث ثابت ہے حالانکہ خود اس کی سند کے ایک راوی عصرہ بن محمد الفزاری کو مضارع اور کذا بھی قرار دیتے ہیں (الغواہ المجموعہ ص ۶ و ص ۱۸ للشوکانی) مولانا عبد الحجی لکھنؤی پر بھی افسوس آتا ہے کہ وہ اس موضوع حدیث اور معاذ بن جبل کی موضوع حدیث کو رفع الیدين کے دلائل میں بھرتی کرتے ہوئے رفع الیدين کی روایات کو اکثر را ذی فی قرار دیتے ہیں (التعليق للمجدد)۔ فالي اللہ المشکل۔

دلیل ۲ : حافظ عبد اللہ صاحب روپی غیر مقلد رفع میرین اور امین ص ۵۵ میں لکھتے ہیں کہ مالک بن حمیریث اور داہل بن حجراخ کا اخیر میں اسلام لانا (بھی اس کے دوام و بقاء کی دلیل ہے) ۔

الجواب : حضرت مالک بن حمیریث اور حضرت داہل بن حجراخ کی روایتوں میں رفع میرین بین السجدین اور عند محل تبکیر بھی موجود ہے مگر غیر مقلدین حضرات اس کے منکر ہیں ۔  
دلیل ۳ : کائن جب مضارع میں داخل ہو جاتے تو دوام اور استمرار کا فائدہ دیتا ہے اور رفع الیدين کی بعض روایات میں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع میدیہ کے الفاظ آتے ہیں ۔

ایجاد : امام نووی شرح مسلم ص ۲۵۲ میں اور قاضی شوکانی غیر مقلد شیل الاول طار ص ۲۷۳ میں لکھتے ہیں کہ کان کے مضارع پر داخل ہونے سے دوام اور استمرار کا ہونا لازمی نہیں ہے چنانچہ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ فان المختار الذي عليه الاكتار والمحققون من الاصوليين ان لفظه كأن لا يلزم منها الدوام ولا التكرار وإنما هي فعل ماضٍ يدل على وقوعه مرة فان دل دلیل علی التكرار عمل به والآفلة لتفتیحه بوضعها الخ اور امام البر السجعی ابرہیم بن موسی الشاطئی المتوفی ۹۰ هـ الاعتصام ص ۲۹ میں اس ضابطہ

پر بحث کرتے ہوئے آخرين لکھتے ہیں بل قدیماً فی بعض الاحادیث کان  
ی فعل فی ماله ی فعله الاممہ واحده نعم علیہ اهل الحديث بکل بعض  
حدیثوں میں کان ی فعل (یعنی مصدرع پر واقع ہے) ایک مرتبہ کام ہوجانے کے  
لیے آیا ہے محدثین حضراتؓ نے اس کی تصریح کی ہے۔

مثال ۱ :- کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف علی نسائے

بعضی واحد صحیح بخاری ص ۲۱۰ و ص ۲۱۱ و ص ۲۵۵ و ص ۲۸۵ و سنن ترمذی ص ۲۷۶  
ابوداؤ و ص ۲۹۰ مشکوٰۃ ص ۲۹۰ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۹۵۰ ابن ماجہ ص ۲۷۷ من مسن احمد  
ص ۹۹ و ص ۱۱۱ و ص ۱۶۶ و ص ۲۲۵ و ص ۲۹۱۔ یہاں کان مصدرع پر داخل ہے  
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کا ایسا یہ ایک واقعہ ہے دوسرا واقعہ  
اس کے خلاف بھی مروی ہے لاحظہ ہوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
ٹاف علی نسائے فی لیلۃ و کان یفتسل عنہ حل وحدة منه  
فقیل لہ پار رسول اللہ الاتجده عنسلا واحداً اقتال هوا نکی و اطیب  
واطہر (ابوداؤ و ص ۲۹۰ ابن ماجہ ص ۲۷۷)۔ یہاں بھی مصدرع پر داخل  
ہے مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کا ایسا یہ بھی ایک ہی واقع  
ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرات ازواج مطراثؓ کے لیے  
باری مقرر کیا کرتے تھے دیکھئے نیل الادوار ص ۱۵۱۔

مثال ۲ :- و عن علیٰ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخزج  
من الخوار فیترثنا القراء فیأكل معنا الحم الحدیث مشکوٰۃ ص ۲۷۷  
حالانکہ یہ بھی ایک دو و فرع کا واقعہ ہے۔

مثال ۳ :- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہت اطیب رسول اللہ صلی  
الله علیہ وسلم لحلہ قبل ان یطوف صحیح بخاری ص ۲۱۰ و ص ۲۱۱

صو۱۸ و صو۱۹ مسند حمیدی ص۱۰۶ مسلم ص۱۰۷ ۲۴۸ - یہ صرف حجۃ الوداع کا واقع ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ نے آپ کا صرف یہی حج پایا ہے۔

**مثال ۳ :-** عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم ينام وهو جناب ولا يمتنع ماً ملحوظة زنة يغيرة حالانك يه بھی ہمیشہ کام عول نہ تھا کیونکہ حضرت عائشہؓ سے بھی مردی ہے کہ انحضرت صلى الله عليه وسلم سونے سے پہلے وضو کر لیا کرتے تھے۔

**مثال ۵ :-** عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل بعض اذن العجب ثم يصلي ولا يتوضأ الوداع ص۱۰۷ وقال صيبح<sup>۱</sup> یہ بھی بعض اوقات کا واقع ہے ذکر ہمیشہ کہ انحضرت صلى الله تعالیٰ علیہ وسلم پہلے یہ فریضہ سر انجام دیتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے۔ اور بھی حد پڑ پاک سے بہت سی شالیں موجود ہیں مگر ان پر اکتفا کرتا ہوں۔

علّامہ محمد الدین فیروز آبادی<sup>۲</sup> لغوی وہ اپنے رسالہ سفر السعادة ص۱۲ صاحب قاموس کی ایک گپ طاخٹہ ہو میں لکھتے ہیں۔

وقد ثبت رفع الیدين في هذه رفع الیدين ان تین مقامات میں ثابت ہو الموضع الثالثة ولکثرة رعلة چکا ہے اور اس کے راویوں کی کثرۃ کے باش یہ متواتر روایت کے مشابہ ہو گیا ہے اہ شابہ المتواتر فقد صلح في هذا الباب اربعاء خبر و اشرواها العشرة المبشرة بالجنة دلم ينزل على هذه الکيفية حتى رحل عن هذا العالم دلم یثبت شئی عنیرها آہ بلطف

رفع الیدين کی خلاف کوئی روایت بھی نہ تھیں ہے

فارمین کرام فیروز آبادی صاحب کی نام باتین غلط و بے بنیاد ہیں اولاً تو ان  
 تین مقامات میں رفع الیدين کی روایات پھر ان کا مفصل جواب آپ پڑھ چکے ہیں  
 وہ آنیا فیروز آبادی کے ہاں چارتسو حدیثیں صحیح ثابت ہو جانے کے باوجود رفع یعنی  
 کی روایت پھر بھی متوازن نہیں ہے بلکہ مشابہ متوازن ہے خدا معلوم ان کے ہاں متواتر  
 کی حد کیا ہے؟ المحاصل ان کا چارتسو صحیح حدیث کا رفع الیدين کے بارے میں  
 دعوے کرنا بالکل بے بنیاد ہے علامہ سید محمد انور شاہ صاحب فیض الباری ص ۲۵۹  
 میں فرماتے ہیں فباطل لا اصل له اصل علامہ نیمیوی تعلیق حسن ص ۱۱۴ میں اور  
 علامہ سید محمد انور شاہ صاحب نیل الفرقہ میں لکھتے ہیں کہ رفع الیدين کے  
 بارے میں فلمعیض فیہ حدیث ایک حدیث بھی صحیح ثابت نہیں ہوئی۔  
 وہ مالک حضرت عشرہ بشریۃ سے رفع الیدين بیان کرنا صحیح نہیں ہے امام ابن دقیق  
 العید فرماتے ہیں لیس عندی بحیث (نصب الرأی ص ۱۸۷) بلکہ حضرات عشرہ  
 بشریۃ سے رفع الیدين صرف عند الافتتاح مروی ہے (دیکھے سبل السلام ص ۱۱۱)  
 و نیل الاوطار ص ۱۸۲ علامہ حلیہ شرح شرح وقایہ ص ۲۹ میں فرماتے ہیں ان العشرة  
 الذين بشر لهم النبي صلى الله عليه وسلم بالجنة لعیکون زایغون  
 ایہ یہاں لا عند الافتتاح۔ حضرات عشرہ بشریۃ افتتاح کے سوارف رفع الیدين  
 نہ کرتے تھے و رابعاً فیروز آبادی کا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری عمر تک  
 رفع الیدين بیان کرنا بے بنیاد ہے کیونکہ ابھی گذر چکا ہے کہ وہ حدیث موجود  
 ہے اس میں دلو راوی جھوٹی واقع ہیں و خاصاً فیروز آبادی کا یہ کہنا کہ رفع الیدين کے  
 خلاف کوئی روایت ثابت نہیں ہے محض تعصیب و سینہ زوری ہے درز دلائل  
 سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ ترک رفع الیدين کے دلائل نہ است  
 مضبوط ہیں خود غیر مقلدین حضرات کے بندگوں نے ہم کا مضبوط ہونا تسلیم کیا ہے  
 چنانچہ اس کتاب کے مقدمہ میں علامہ ابن حزم علامہ احمد محمد شاکر علیہم السلام اللہ

علامہ محمد خدیل ہر س علامہ شعیب الارناؤوط علامہ محمد ناصر الشاوش جانب  
 مرا حیرت صاحب دہلوی کا حوالہ ملاحظہ فرمادیں۔  
 لطیفہ : حضرت انسؓ سے موقوف روایت آتی ہے  
 من رفع پیدا یہ فی الواقع هذا جس نے رکوع میں رفع الیمن کیا اس کی نماز  
 صلی اللہ علیہ وسلم

لیکن اس کی سند میں محمد بن اسحق عکاشی واقع ہے جو کہ کذاب ہے غیر مقلد یہ حضرت  
 کا بھی ایک محمد بن اسحق راوی ہے جو فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے سے نماز کا باطل ہونا  
 روایت کرتا ہے یہ دو لوگ ہم نام ہو گئے ہیں یہ بھی کذاب ہے اور وہ بھی کذاب  
 ہے مگر غیر مقلد یہ حضرات ائمہ کی روایت سے قو اجتہاج کرتے ہیں اور اس کی  
 روایت پر بدکتے ہیں اللہ تعالیٰ انہو ہیں نصیب کرے آئیں۔  
 وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ

واصحابہ اجمعین

House of Verification

خط و کتابت کا پرستہ

حافظ محمد حبیب اللہ

جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلاں آباد ملتان روڈ، ڈیرہ اسماعیل خان

کوڈ نمبر ۵۹۶۱ - فون: ۷۱۱۳۶۴